Shaksh

اُردو کا بہترین اور اپنے موضوع پر نرالا ناول

عیّار ملکہ

حصہ دوم عیاش شہنشاہ

جس میں

آسٹریا کی ملکہ کی عیاریاں اور سازشیں ۔ اشتراکی جماعت کی شرانگیزیاں ۔ ملکہ کی دایہ کی شرارتیں ۔ شاہی خاندان کے زیورات پر قبضہ کرنے کیلئے ملکہ اور بادشاہ کے ملازموں کے درمیان رسہ کشی اور پرلطف تدبیریں دکھائی گئی ہیں ۔

مؤلفہ

عالیجناب حضرت مولانا آغا رفیق صاحب بلند شہری مصنف و مترجم حور آرا نقاب پوش ترک ہوا باز ۔ معرکہ دردانیال ۔ یا نصیب ۔ انگورہ میں ہندوستانی جاسوس ۔ مجبوبۂ شام ۔ کالا شکاری وغیرہ وغیرہ

پبلشرز

سرب ہتیشی و بیاپار منڈل دریبہ کلاں دہلی

(باہتمام منشی امداد حسین حلیم برقی پریس چوڑیوالان دہلی)

فصاحت، بلاغت، لطافت، ظرافت و مہارت کا سرچشمہ محاورات،
تمثیلات طلسمات و عجائبات کا مجموعہ دلچسپ حکایات و حیرت انگیز واقعات کا خزینہ

قصہ ممتاز اُردو باتصویر

نہایت آن بان و شان کیساتھ چھپ کر تیار ہے۔ یہ وہی قصہ ہے جس کو دہلی کے آخری بادشاہ بہادر شاہ نے جناب حکیم احسن اللہ خاں صاحب عنایت وزیر اعظم سے بطور یادگار شاہی قدیمی سلیس اُردو زبان میں لکھوایا تھا۔ اسکو پڑھکر ایک معمولی تعلیمیافتہ انسان بھی بڑے بڑے منشیوں کے کان کترنے لگتا ہے اگر اسکو الفاظ کا ذخیرہ، محاورات کا منبع، ضرب الامثال کا مرقع، زبان دانی کا سرچشمہ علمیت، قابلیت، واقفیت اور سلیقہ و قرینہ کا اُستاد کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اس پر بھی قصہ جات و حکایات اسقدر دلچسپ کہ ایک بار پڑھنا شروع کرکے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ اس کی عبارت مقفےٰ، تسلسل مضامین، برجستگی اشعار، آداب القاب، شاہانہ اطوار دیکھنے سے ہی تعلق رکھتے ہیں اس پر بھی رزم بزم اور رقص و سرود، مکر و فریب، دغا و عیاری کے واقعات نے اسکو اور بھی چار چاند لگا دیئے ہیں مدرسوں و طالبعلموں کے لئے چشمۂ فیض سے کم نہیں ہے دلچسپ اسقدر ہے کہ مُنہ سے بیساختہ واہ واہ کے نعرے بلند ہونے لگتے ہیں اور یہ شعر زبان پر آجاتا ہے ؎

تشبیہ کس سے دوں کہ طرحدار کی مرے
سب سے نرالی وضع ہے سب سے نئی طرح

ہر موقع و محل کے اشعار سے پُر۔ سائز کلاں صفحات ۲۲۴ تقریباً ضخیم مع تصاویر سے مزین۔
قیمت صرف دو روپے (عـ۲) ملنے کا پتہ

سرب بہشتی وپارمنڈل دریبہ کلاں دہلی

پہلا باب

متلاطم امواج

آخر باروونہ نے قفل خاموشی کو توڑا اور ترش رُو ہو کر کہا "اہا آپ ہیں جو رات کی تاریکی میں لوگوں کے گھروں میں کودتے پھرتے ہیں"

درویلٹ۔ اچھا آپ ہیں جو دریچہ میں بیٹھ کر نوجوانوں کو پھسلاتی اور گھر میں بلا کر اپنے جال میں پھانس لیتی ہیں

باروونہ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور غضبناک لہجہ میں اوس نے کہا "تم یہاں کیونکر آئے اور کیا کر رہے تھے"

درویلٹ۔ اور تم یہاں کیا کر رہی تھیں۔

مرتھہ۔ میں تو مکان کے دروازہ سے اندر آئی ہوں دریچہ سے اوچک کر مکان میں داخل نہیں ہوئی ہوں لیکن تم تمہارے لئے تو مکان کا دروازہ نہیں کھولا گیا۔

درویلٹ۔ لیکن تم نے میرے لئے کھڑکی تو ضرور کھولی ہے۔

مرتھہ۔ درست ہے لیکن میں مکان کے دروازہ سے داخل ہوئی ہوں اور تم باغ کی دیوار پھاند کر آئے ہو۔

درویلٹ۔ درست ہے میں اس جگہ سے اچک کر آیا ہوں جہاں سے مجھکو اچک کر آنے کا اشارہ کیا گیا تھا۔

مرتھہ۔ تم جھوٹے ہو۔

درویلٹ۔ میں جھوٹا نہیں ہوں۔ اسی کھڑکی میں میں نے تم کو اشارہ کرتے دیکھا پھر اس کمرہ میں تمہارے سوا کسی دوسرے کو موجود نہیں پایا۔

مرتھہ درویلٹ! معلوم ہوتا ہے تم نے لڑکیوں کو اپنے پھندے میں پھانسنے کیلئے سڑکوں پر مارے مارے پھرنے کا پیشہ اختیار کرلیا ہے جہاں تم نے کسی لڑکی کو کھڑکی میں کھڑے دیکھا اور اشارہ بازی شروع کردی اور پھر اپنے ڈھب پر لگالیا۔

درویلٹ بارونہ غالباً تم اس سے تو انکار نہ کروگے کہ تم نے جبکہ میں کھڑکی کے نیچے کھڑا تھا آہستہ سے مجھ سے یہ کہا تھا کہ اوپر چڑھ آؤ مکان خالی ہے اور کوئی خطرہ نہیں ہے۔

مرتھہ بیشک میں نے ایسا ہی کیا تھا اس سے میرا مطلب یہ تھا کہ میں یہ معلوم کرسکوں کہ یہ کون شخص ہے جو اس قدر دلیری سے لوگوں کے گھروں اور کمروں میں گھس آتا ہے اور میں

یہ دیکھکر حیران رہگئی کہ وہ شخص شاہ آسٹریا کا اسسٹنٹ سکرٹری ہے آہ کس قدر ذلیل حرکت ہے۔

درویلیٹ۔ میں بھی اس سے انکار نہیں کرتا۔ جو کچھ تم نے کہا درست ہے لیکن میرے یہاں آنے کی غرض بھی یہی معلوم کرتا تھا کہ وہ خاتون جو راستہ چلتوں سے عشقبازی کرتی اور ان سے دل لگی مذاق کر کے ان کو اپنے پاس بلا لیتی ہے آخر وہ کون ہے آہ میں یہ دیکھکر حیرت میں رہ گیا کہ وہ ملکہ محترمہ کی خادمہ عورتوں کی افسر اعلیٰ ہے آہ کس قدر شرمناک واقعہ ہے۔

بارونہ کا غیظ و غضب اور بڑھ گیا اور اس نے سخت لہجہ میں کہا "یہ محض افترا اور بہتان ہے میں ایک معزز اور محترم مکان میں ہوں جہاں اس قسم کی کوئی بات نہیں ہوتی لیکن تم اس سڑک پر اور اس مکان کے اطراف میں پھرنے کی کوئی معقول وجہ بیان نہیں کر سکتے بجز اس کے کہ تمہارا مقصد تجسس ہے اور تلاش۔ پس یہ کس قدر ندامت کی بات ہے

درویلیٹ۔ ممکن ہے تمہارا خیال درست ہو لیکن تم نے یہ خیال محض اس بناء پر قائم کیا ہے کہ تم اس مکان میں امید کے خلاف موجود ہونے کی کوئی معقول وجہ پیش نہیں کر سکتیں تمہارا اس مکان میں پایا جانا ثابت کرتا ہے کہ تم ضرور کسی سازش

میں شریک ہو آہ یہ کس قدر ذلیل خیانت ہے۔

بارونہ یہ سنکر غصہ سے کانپنے لگی اور غضبناک لہجہ میں کہا "تم اس سے تو کسی طرح انکار ہی نہیں کرسکتے کہ تم ملکۂ محترمہ کے خدام کی افسراعلیٰ کی نگرانی کرتے اور اوس کے تجسس میں رہتے ہو اور اس جرأت کے معنے یہ ہیں کہ گویا تم خود ملکۂ معظمہ کے خلاف جاسوسی کرتے ہو آہ یہ واقعہ کس قدر ذلیل اور شرمناک ہے"

درویلیٹ۔ بارونہ اس قسم کی فضول باتوں سے اپنے جرم کو ہلکا کرنے کی کوشش نہ کرو۔ ملکۂ محترمہ کے خدام کی افسراعلے کی نگرانی کرنا بادشاہ کے خلاف سازش کرنے کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

بارونہ۔ یہ سنکر گھبراگئی اور اضطراب انگیز لہجہ میں کہا "تم مجھہ پر یہ الزام لگاکر اپنے جرم سے برأت حاصل کرنا چاہتے ہو اگر کسی دوسرے شخص کے گھر میں میرا موجود ہونا یا خاندان شاہی کے سوا کسی غیرخاندان میں میرا پایا جانا اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ میں سازشی ہوں تو تمہارا تاریک راتوں میں سڑکوں پر پھرنا۔ باغوں کی دیواروں کو پھاندنا اور دوسروں کے مکانات میں گھس جانا یقیناً دو باتوں میں سے ایک بات کو ثابت کرتا ہے یعنی یہ کہ یا تو تم جاسوس ہو یا چور

درویلیٹ۔ بارونہ! گھبرانے اور غضبناک ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے اگر تم سازشی نہیں ہو تو میں بھی جاسوس اور چور نہیں ہوں لیکن یہ تو بتاؤ کہ تم سازشی نہیں ہو تو اس گھر میں تمہارا پایا جانا کیا معنے رکھتا ہے۔

بارونہ۔ وان درویلیٹ اگر تم اس موقع پر تحقیقات کرنا چاہتے ہو تو میں تمہارے اس سوال کا جواب دینے پر مجبور نہیں ہوں

درویلیٹ۔ میں تم کو کسی سوال کا جواب دینے پر مجبور نہیں کرتا لیکن بادشاہ کے خلاف سازش کرنے کا جو الزام تم پر ہے وہ تم کو مجبور کرتا ہے کہ تم اپنے الزام کو دور کرو۔

بارونہ۔ بہت ممکن ہے میں یہاں کسی نیک کام میں مشغول ہوں ایسی حالت میں کیا میں اس پر مجبور ہوں کہ اپنے نیک کام کو طشت از بام کر کے اپنے الزام کو دفع کروں۔

درویلیٹ:۔ اس مکان کی حالت کو دیکھتے ہوئے کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کے رہنے والے کسی مدد کے محتاج یا احسان کے خواستگار ہوں گے۔

بارونہ۔ میں تم سے کہہ چکی ہوں کہ میں کسی عدالت مجاز کے سامنے حاضر نہیں ہوں کہ اپنے الزام کو دور کردوں البتہ تم اس پر مجبور ہو کہ تاریک رات میں اس مکان کے اندر گھس آنے کا سبب بیان کر کے اپنی بریت چاہو ورنہ یقیناً تم کو چور سمجھا

جائے گا۔

دآن درویلیٹ نے مسکرا کر کہا "محترم خاتون! میں چور نہیں عاشق ہوں اور عشق میں اکثر اس سے زیادہ اہم امور وقوع میں آتے ہیں"

بارونہ یہ سنکر چونک پڑی گویا خلاصی ونجات کا کوئی سبب اوس کے ہاتھ آگیا ہے اور کہا "کیا تم عاشق ہو"

درویلیٹ - ہاں۔

بارونہ - تمہاری معشوقہ کون ہے۔

درویلیٹ وہ لڑکی جو اس مکان میں رہتی ہے۔

بارونہ - وہ لڑکی جو اس مکان میں رہتی ہے ایسے عاشق کو پسند نہیں کرتی جو دروازہ کے بجائے مکان کی پشت کی کھڑکی سے مکان کے اندر داخل ہو۔

درویلیٹ وہ لڑکی میرے سوا ایک ایسے ہی عاشق کو پسند کر چکی ہے جو کھڑکی سے مکان کے اندر داخل ہوا کرتا ہے۔

بارونہ (غضبناک لہجہ میں) خاموش! یہ محض بہتان وافترا ہے

درویلیٹ - میڈم تمہارا خیال غلط ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تم اس کھڑکی میں صرف اس لئے چھپ کر کھڑی ہوئی تھیں کہ اوس فوجی افسر کا حال معلوم کر سکو جو اس مکان کے سامنے رہتا ہے اور اس لڑکی سے ملاقات کیا کرتا ہے۔

بارونہ۔ اگر اس بات کو درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر تمہارا یہاں موجود ہونا کیا معنی رکھتا ہے۔

درویلٹ۔ میں اس لڑکی کا دوسرا عاشق ہوں اور اوسی کھڑکی یا دروازے سے مکان کے اندر داخل ہوا ہوں جس سے دوسرے عاشق داخل ہوا کرتے ہیں لیکن یہ تو بتاؤ کہ تم اس مکان میں کیا کر رہی تھیں اور یہاں کیوں آئی تھیں۔

بارونہ۔ میں اوس لڑکی کی سرپرست و نگراں ہوں جو اس مکان میں رہتی ہے اور بحیثیت نگراں میں کسی ایسے عاشق کو پسند نہیں کرتی جو مکان کے اندر دروازہ سے داخل نہ ہو۔

درولیٹ۔ اچھا میں تمہاری اس خواہش کو پورا کروں گا اور دروازے سے آؤں گا۔

بارونہ۔ نہیں..... میں تمہارا آنا پسند نہیں کرتی۔

درولیٹ۔ میں تمہاری خواہش و پسند کی پروا نہیں کرتا اور نہ تم سے اس امر کی اجازت چاہتا ہوں بلکہ میں اوس لڑکی سے اجازت طلب کرتا ہوں جو اس مکان میں رہتی ہے

بارونہ۔ لڑکی نابالغ ہے وہ اس امر کی مجاز نہیں اور وہ اس قسم کی تمام خواہشات کا صرف ایک ہی جواب دے سکتی ہے یعنی انکار۔

درولیٹ۔ اس صورت میں مجھکو لڑکی کی اصلی سرپرست و

نگراں سے گفتگو کرنی چاہیئے۔

بارونہ۔ یعنی

درویلیٹ۔ یعنی میڈم مارگریٹ میزل سے جو اس مکان کی مالک ہے اب مجھکو تم سے کوئی مطلب نہیں میں صرف مارگریٹ سے ملنا چاہتا ہوں۔

یہ کہکر درویلیٹ دروزہ کی طرف بڑھا بارونہ نے اوسکو روک لیا اور کہا "میں اس مکان کی مالک و مختار ہوں۔ میں تم کو صرف یہ اجازت دسکتی ہوں کہ تم اس مکان سے باہر چلے جاؤ"۔

درویلیٹ۔ جب تک میں مالکۂ مکان سے نہ مل لوں باہر نہ جاؤں گا یا مالکۂ مکان کے حکم سے پولس مجھکو یہاں سے نکالے گی۔

بارونہ (غضبناک ہوکر) تم انتہا درجہ کے ذلیل اور ڈھیٹ ہو

درویلیٹ۔ میں نہیں تم۔ اسلیئے کہ تم ایک غیر شخص کے مکان میں حکمرانی کی خواہشمند ہو جہاں حکومت کا تم کو کوئی حق نہیں ہے اور جہاں میں اور تم دونوں اجنبی اور برابر ہیں۔ تم مجھہ کو کسی بات سے نہیں روک سکتی ہو اگر مجھہ کو روکنے یا منع کرنے کا کوئی حق ہے تو صرف مالکۂ مکان کو ہے بہتر ہے اوس کو یہاں بلالو۔

بارونہ۔ میں تم سے کہہ چکی ہوں کہ اس مکان کے اندر ہر قسم کے حقوق مجھکو اور صرف مجھکو حاصل ہیں۔

درویلیٹ۔ میں بلا دلیل اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتا کیا تم یہ بتا سکتی ہو کہ نوجوان لڑکی امیلیا سے تمہارا کیا تعلق ہے۔

بارونہ۔ میں یہ بتانے پر مجبور نہیں ہوں۔

درویلیٹ۔ کیا امیلیا تمہاری لڑکی ہے۔

بارونہ۔ (غضبناک ہو کر) اس قسم کی بحث و گفتگو سے کوئی فائدہ نہیں۔

درویلٹ۔ اگر امیلیا تمہاری لڑکی نہیں ہے اور نہ مارگریٹ کی تو پھر کس کی لڑکی ہے۔

بارونہ۔ تم سے کس نے کہا کہ وہ مارگریٹ کی لڑکی نہیں ہے۔

درویلیٹ۔ اگر وہ مارگریٹ کی لڑکی ہے تو ماں کی موجودگی میں تم اوس کی نگران و سرپرست کیوں کر ہو سکتی ہو اس لئے مناسب یہ ہے کہ میں مارگریٹ سے ملاقات کروں۔

بارونہ۔ تمہارا ڈھیٹ پن انتہا کو پہونچ چکا ہے تم خیریت سے باہر نکل جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ ورنہ میں پولس کو بلاتی ہوں

بارونہ کے الفاظ ختم ہوئے تھے کہ دروازہ کی گھنٹی بجی اور درویلیٹ نے کہا "اچھا میں خیریت سے باہر جانا چاہتا ہوں"

بارونہ (چونک کر) ابھی ٹھہرو۔ تم اوس وقت تک نہیں جاسکتے

جب تک میں اجازت نہ دوں۔

یہ کہکر بارونہ دروازہ باہر سے بند کر کے چلی گئی اور وان درویلیٹ نے اوسکی عدم موجودگی میں غور سے کمرہ کی چیزوں پر نظر ڈالی اوس کی نگاہ نوجوان امیلیا کی ایک تصویر پر پڑی فوراً اوس نے تصویر کو اٹھالیا اور جیب میں رکھہ لیا معاً بارونہ کمرہ میں داخل ہوئی اور کہا "اچھا اب تم جا سکتے ہو"۔

درویلیٹ۔ کیوں۔ تم چاہتی ہو کہ آنے والے شخص کو میں نہ دیکھوں۔ اب میرا خیال یقین کے درجہ تک پہنچ گیا۔

بارونہ نے چلاکر کہا "تمہارا کیا خیال ہے۔ بلاشبہ تم انتہا درجہ کے ذلیل ہو"۔

درویلیٹ نے مسکراتے ہوے کہا" بارونہ! جو کچھہ تمہارا جی چاہے کہو میں اس سے زیادہ قابل ملامت ہوں جتنا کہ تم سمجھتی ہو"۔

درویلیٹ۔ خیر اب تم یہاں سے ٹھنڈے ٹھنڈے سدھارو۔

یہ کہکر بارونہ نے کمرہ کا دروازہ کھولا اور مکان کے دروازہ کیطرف درویلیٹ کو لے چلی اور اس کو دروازہ سے باہر نکالکر دروازہ بند کر دیا اور اطمینان کا لمبا سانس لیا گویا اس کے سینہ سے کوئی بھاری سل اتر گئی۔

دوسرا باب

لومڑی کی چالیں

ناظرین فوجی افسر جوزف شنندر کا حال معلوم کرنے کے لئے بیچین ہوں گے کہ نوجوان لڑکی امیلیا سے خفیہ طور پر ملنے کے لئے اوس نے کیا کیا اور اپنے کمرہ سے نیچے آنے کے بعد اوس کو کیا پیش آیا۔

واقعہ یہ ہے کہ وان درویلیٹ اور نینا فرسٹ جس نے اپنا نام بارونہ لیوبی ٹر رکھہ لیا تہا دونوں فرڈ نینڈ اسٹریٹ پر آئے تھے تاکہ دونوں نوجوان فوجی افسر اور امیلیا کی اشارہ بازی کی نگرانی کریں چنانچہ جب ان دونوں نے یہ محسوس کیا کہ فوجی افسر اور امیلیا کے درمیان اشارہ بازی سے نامۂ و پیام ہو چکا ہے اور فوجی افسر امیلیا کے کمرہ پر چڑہنے کیلئے تیار ہے تو دونوں نے قرار دیا کہ نینا تو سڑک پر رہے اور فوجی افسر کو باتوں میں مشغول رکہے اور ور درویلیٹ خاموشی کیساتھ اپنا کہیل کہیل لے۔

اس قرارداد کے بعد رولیٹ تو اوپر چڑھ گیا اور نینا نے آگے بڑھکر فوجی افسر کو باغ کیطرف جاتے ہوئے روک کر کہا ”میجر جوزف شنڈر سلام“

نوجوان فوجی افسر ایک خوبصورت عورت کو جو اوس کا نام لیکر مخاطب کررہی تھی راستہ پر پاکر چونک پڑا اور کہا ”محترم خاتون معاف کیجئے اس تاریکی میں چونکہ آپ کا چہرہ صاف نظر نہیں آتا اس لئے میں آپ کو پہچان نہیں سکا“

نینا۔ آپ پہچاننے کی کوشش نہ کیجئے اس لئے کہ آپ مجھ سے واقف نہیں ہیں۔

جوزف۔ پھر۔ ۔ ۔ ۔ اگر مجھ سے آپ کوئی خدمت لینا چاہتی ہیں تو کل صبح کو تشریف لائیے اس وقت میں ایک ضروری کام سے جارہا ہوں۔

یہ کہکر جوزف آگے بڑھا لیکن نینا نے اوس کو روکتے ہوئے کہا۔ ”ذرا ٹھہرئیے میں آپ سے کوئی حاجت نہیں رکھتی بلکہ آپ کو میری خدمت کی ضرورت ہوگی۔

جوزف۔ خیر کوئی مضائقہ نہیں۔ کل صبح گفتگو ہوگی۔

نینا۔ کل صبح نہیں۔ آج ہی اور اسی وقت کیونکہ واقعہ نہایت اہم ہے۔

جوزف۔ اس وقت میں ایک ضروری کام پر جانیکے لئے مجبور

ہوں محترم خاتون! خدا کے لئے اس وقت مجھ کو نہ روکئے۔

نینا۔ میں ہرگز ہرگز آپ کو آگے بڑھنے کی اجازت نہ دوں گی۔ میں نے آپ کو راستہ میں اور اس تاریک رات میں صرف اس وجہ سے روکا ہے کہ خطرہ سے میں آپ کو آگاہ کر دوں۔

جوزف۔ خطرہ۔۔۔ کس چیز کا خطرہ ہے۔

نینا۔ میں آپ کو اوس جگہ جانے سے روکتی ہوں جہاں آپ جانا چاہتے ہیں

جوزف۔ میں کہاں جا رہا ہوں تم کو اس کی بابتہ کیا معلوم ہے

نینا۔ مجھکو معلوم ہے آپ اس باغ میں جا رہے ہیں

جوزف یہ سنکر چونک پڑا اور گھبرا کر کہا " تم سے کس نے کہا میری نسبت تمہارا خیال غلط ہے۔

نینا۔ آپ انکار کریں یا اقرار اس کی مجھ کو پروا نہیں میرا فرض صرف خطرہ سے آپ کو آگاہ کرنا ہے ہاں اوس خطرہ سے جو آپ کو اس راہ میں پیش آنیوالا ہے

جوزف۔ مجھکو خطرہ سے آگاہ کرنے کا سبب۔

نینا۔ ممکن ہے اس میں ہم دونوں کی کوئی مصلحت ہو۔

جوزف۔ میں اس مصلحت کے مفہوم کو نہیں سمجھا۔

نینا۔ آج کی رات اپنی تجویز سے دست بردار ہو جائیے اور میرے ساتھ چلئے تاکہ دونوں اطمینان سے بیٹھ کر مشترکہ مصلحت کو سمجھ لیں

جوزف نے ایک لمحہ تامل کے بعد پوچھا "میں کہاں چلوں"!

نینا۔ اس جگہ کے سوا جہاں آپ چاہیں۔

جوزف۔ خاتون! تم نے مجھکو کیونکر پہچانا۔

نینا۔ یہ بات ابھی معلوم ہو جائے گی۔ جہاں آپ چلنا پسند کریں میرے ساتھ چلئے اس لئے کہ یہاں زیادہ دیر ٹھہرنا شکوک اور بدگمانی کا موجب ہو گا۔

جوزف۔ آخر وہ کونسا خطرہ ہے جس سے تم مجھکو آگاہ کرنا چاہتی ہو۔

نینا۔ تم جیسے ہوشمند و ذکی انسان سے اس قسم کا سوال باعث حیرت ہے۔

جوزف۔ ممکن ہے تم غلطی پر ہو میرا خیال تو یہ ہے کہ میں جس راہ پر چل رہا ہوں اوس میں کوئی خطرہ نہیں ہے۔

نینا۔ یہ خطرہ صرف تمہارے ہی لئے نہیں ہے۔

جوزف۔ اور کس کو

نینا۔ اوس لڑکی کو بھی جس سے تنہائی میں تم ملنا چاہتے ہو اور ممکن ہے کہ یہ خطرہ اوس کے لئے تم سے زیادہ سخت ہو۔

جوزف کا دل دھڑکنے لگا اور اس نے گھبرا کر پوچھا "کونسی لڑکی"!

نینا۔ واللہ۔۔۔ آپ تو تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے ہیں۔۔۔ کیا امیلیا سے جو اس مکان میں رہتی ہے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے

جوزف۔ تعجب ہے۔۔۔ تم کو یہ کیونکر معلوم ہوا۔

نینا۔ کوئی مخفی بات ایسی نہیں جو کبھی ظاہر نہ ہو۔
جوزف۔ آخر وہ خطرہ کیا ہے۔
نینا۔ خطرہ اور نہایت سخت خطرہ جو ممکن ہے تم کو لڑکی کی زیارت سے بھی محروم کردے۔
جوزف۔ یا اللہ۔ ۔ ۔ ۔ اس خطرہ سے بچنے کے بعد تو میں امیلیا کی زیارت سے محروم نہو سکوں گا۔
نینا۔ مجکو امید تو یہی ہے۔
جوزف (نینا کی باتوں سے اثر پذیر ہوکر) کیا اوس لڑکی سے تم بھی کوئی تعلق رکھتی ہو۔
نینا۔ ممکن ہے ۔ ۔ ۔ ۔ بہتر یہ ہے کہ ہم خطرہ کی جگہ کو چھوڑ دیں
جوزف۔ تو پھر کہاں چلیں۔
نینا۔ اگر آپ پسند کریں تو ہرمن کی دکان پر چلیں۔
جوزف۔ چلو وہ یہاں سے دور بھی نہیں ہے اور وہاں تنہائی کی جگہ بھی ملجائے گی۔
چند منٹ میں دونوں ہرمن کی دکان پر ایک تنہائی کی جگہ میں پہنچ گئے اور نوجوان فوجی افسر نے کہا "تم اوس لڑکی کی نسبت کیا جانتی ہو"
نینا۔ آپ اس کی نسبت کیا جانتے ہیں۔
جوزف۔ تم بتاؤ

نینا۔ وہ لڑکی اوس عورت کی بیٹی نہیں ہے جس کا نام مارگریٹ میزلی ہے اور جو اس مکان میں اس کے ساتھ رہتی ہے۔

جوزف۔ پھر کس کی لڑکی ہے۔

نینا۔ کیا آپ کو اس کے والدین کی نسبت کچھ بھی معلوم نہیں

جوزف۔ مجھکو کچھ معلوم نہیں تم جو کچھ جانتی ہو مجھکو بتاؤ

نینا۔ میں اتنا جانتی ہو کہ مارگریٹ اوس کی ماں نہیں ہے اور نہ اس کی سرپرست بلکہ اوس کی دایہ اور نگراں ہے۔

جوزف۔ پھر اوس کی سرپرست کون ہے۔

نینا۔ شاہی خاندان کے چند لوگ

جوزف (اضطراب انگیز لہجہ میں) شاہی خاندان کے لوگ۔

نینا۔ ہاں اور بارونہ مرتھہ برجن ان دونوں کی نگرانی کرتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں آپ کو خطرات سے آگاہ کر رہی ہوں خطرات نہایت سخت ہیں اور نہ صرف آپ کے لئے بلکہ لڑکی کے لئے بھی۔ آج بارونہ اسی مکان میں ہے اور خود نگرانی کر رہی ہے اور نگرانی کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے باہمی اشارات کا پتہ چل گیا ہے۔ اگر آج آپ وہاں پہنچ جاتے تو یقیناً گرفتار بلا ہو جاتے۔

نوجوان فوجی افسر یہ سنکر گھبرا گیا لیکن پھر دلکو مضبوط کر کے کہا "میں ان باتوں سے نہیں ڈرتا"

نینا۔ کیا اپنی محبوبہ کو خطرہ میں پاکر بھی آپ نہیں ڈرتے۔
جوزف۔ اوس کا جرم۔ قصور۔ گناہ۔
نینا۔ اوس کا جرم یہ ہے کہ وہ خفیہ طور پر ایک نوجوان سے گفتگو کرتی ہے جو اوس کے لئے قطعاً ممنوع ہے آج کی رات اس جرم کی سزا سے وہ بھی بچ گئی اور اوس کو چھوڑکر آپ نے بھی اپنے آپکو خطرہ سے بچا لیا اور مجھہ کو امید ہے کہ آیندہ کبھی آپ اپنے کو اس خطرہ میں نہ ڈالیں گے۔
جوزف۔ محترم خاتون آپ کی مہربانیوں کا شکریہ لیکن اس وقت تک مجھکو آپ کا نام نامی معلوم نہو سکا۔
نینا۔ آپ میرا نام معلوم کر کے کیا فائدہ اٹھائیں گے۔ فرض کیجیے میں آپ کو بتادوں کہ میرا نام جولیا ہرتمان ہے۔
جوزف۔ واقعہ یہ ہے کہ میں جولیا ہرتمان سے واقف نہیں ہوں
نینا۔ بس اتنا کافی ہے کہ آپ مجھکو اپنا مخلص سمجھیں۔
جوزف۔ میں تمہارا شکرگذار ہوں۔ ۔ ۔ ۔ تم نے مجھہ سے کہا تھا کہ میں مشترک مصلحت کی غرض سے ایسا کر رہی ہوں وہ مصلحت کیا ہے
نینا۔ وہ مصلحت یہی ہے ۔۔۔ کیا آپ اُس لڑکی سے محبت نہ رکھتے ہیں۔
جوزف۔ انتہا درجہ کی محبت اور وہ بھی مجھہ سے ایسی ہی محبت رکھتی ہے
نینا۔ درست ہے باہمی محبت میں اضافہ سے قبل آپ کی خواہش

یہ ہوگی کہ آپ اوس کی حقیقت سے آگاہ ہو جائیں۔

جوزف۔ ہاں ۔۔۔ میں اس امر کو نہایت ضروری اور اہم خیال کرتا تھا۔

نینا۔ اور ایسا ہونا چاہیے اس لئے کہ جس شخص سے تعلق ہوتا ہے اسکی حقیقت سے آگاہی بعض اوقات بہت سی مشکلات کو دور کر دیتی ہے۔

جوزف۔ درست ہے ۔۔۔۔ درست ہے۔

نینا۔ پھر آپ اس امر کو بھی ضروری خیال کرتے ہوں گے کہ لڑکی کے سرپرست اور آپ کے درمیان میل جول ہو جائے تاکہ لڑکی سے ملاقات کرنے میں کوئی مشکل باقی نہ رہے۔

جوزف۔ درست ہے ۔۔۔ درست ہے میری یہی خواہش تھی کہ لڑکی کے سرپرست سے تعلق قائم ہو جائے تاکہ پھر کوئی روک ٹوک باقی نہ رہے۔ محترم خاتون کیا کوئی ایسا ذریعہ ہے جس سے ہر طرح برجن سے موافقت ہو جائے۔

نینا۔ یہ امر ناممکن ہے۔

جوزف۔ کیوں؟

نینا۔ اس لئے کہ بارونہ اس کو ہر ایک انسان کی نظر سے پوشیدہ رکھنا چاہتی ہے۔

جوزف۔ پھر اب کیا کیا جائے۔

نینا۔ صرف ایک صورت ہے اور وہ یہ کہ لڑکی کو اوس کے اصلی حقیقی وقانونی سرپرست کے حوالہ کردیا جائے۔
جوزف۔ تمہاری باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بارونہ نے زبردستی لڑکی کو اپنے قبضہ میں رکھ چھوڑا ہے۔ یا وہ اس کو بھگالائی ہے۔
نینا۔ میرا یہی خیال ہے۔ لڑکی کے حقیقی سرپرست کو یہ بھی معلوم نہیں کہ لڑکی کہاں ہے۔
جوزف۔ کیا تم لڑکی کی اصلی سرپرست ہو۔
نینا۔ میں کہہ سکتی ہوں کہ میں اوس سے واقف ہوں لیکن حقیقت کے چہرہ سے نقاب اٹھنے سے قبل میں کچھ کہہ نہیں سکتی لیکن آپ یہ تو بتائیے کہ آپ لڑکی کی نسبت کیا جانتے ہیں۔
جوزف۔ میں ظاہری حالات کے سوا اور کچھ نہیں جانتا۔
نینا۔ کیا آپ لڑکی سے مل چکے ہیں۔
جوزف۔ ہاں لیکن چند منٹ سے زیادہ نہیں۔
نینا۔ آپ نے اوس سے اوس کا حال دریافت نہیں کیا۔
جوزف نے چند منٹ تامل کے بعد کہا "ممکن ہے وہ بھی اس سے زیادہ نہ جانتی ہو"
نینا۔ بہرنوع آپ کو جو کچھ معلوم ہو اوس کو بیان کردیجئے تاکہ جس تجویز کو ہم نے سوچا ہے اوس پر عمل کیا جاسکے۔
جوزف۔ کون سی تجویز۔

نینا۔ لڑکی کو اصلی سرپرست کے ہاتھوں میں پہنچا دینے کی تجویز۔
جوزف۔ ان تمام باتوں سے تمہارا کیا مطلب ہے اور اس امر میں کون سی مصلحت پوشیدہ ہے یہ راز مجھکو آجتک معلوم نہیں ہو سکا
نینا۔ معاف کیجئے آپ کو ہم پر اعتماد کی بابتہ ہر قسم کے سوال کا حق حاصل ہے۔ فرض کیجئے میں یہ کہوں کہ نوجوان لڑکی سے میں خاص تعلق رکھتی ہوں تو آپ میری نسبت کیا رائے قائم کریں گے۔
جوزف (غور سے نینا کی طرف دیکھہ کر) یعنی
نینا۔ میں جو کچھہ کہہ چکی ہوں اس سے زیادہ نہیں بتا سکتی اور ایک مرتبہ پھر آپ کو آگاہ کرتی ہوں کہ جب تک امیلیا کے معاملات حل نہ ہو جائیں تم اس کی محبت میں مجنوں نہ بننا ورنہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ گے ہاں ہلاکت آفریں مصیبت میں اور اس مصیبت سے نجات کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ میرے رازدار بن جائیں میری رائے سے کام کریں اور امیلیا کی بابت جو کچھہ آپ کو معلوم ہو اوس کو مجھہ سے بیان کردیں۔
جوزف۔ امیلیا کے متعلق میں جو کچھہ جانتا ہوں وہ بہت معمولی ہے جس سے تم کو کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔
نینا۔ آخر آپ کو کیا معلوم ہے۔
جوزف۔ وہ ایک راز ہے جس کی حفاظت کا عہد امیلیا نے مجھہ سے لیا ہے۔

نینا۔ اس راز کو بیان کر دینا امیلیا کے لئے مفید ہوگا اور بہت
ممکن ہے ہماری تجویز کی کنجی یہی راز ہو۔
جوزف۔ امیلیا خود اپنی حقیقت سے واقف نہیں ہے مگر صرف
اس قدر کہ اوس کو دیر داعی صالح میں پرورش کیا گیا ہے اور
دو سال ہوئے کہ کنیہ مذکور کی افسر اعلیٰ نے اوس کو مارگیرٹ
میزل کی نگرانی میں دیا ہے وہ یہ بھی نہیں جانتی کہ اوس کے
ماں باپ کون ہیں البتہ وہ مارگیرٹ میزل سے بہت خوش ہے
نینا۔ کیا اوس نے آپ سے کبھی بارونہ برجن کا ذکر بھی کیا ہے۔
جوزف۔ نہیں۔ البتہ اوس نے یہ بتایا ہے کہ ایک عورت
کبھی کبھی مارگیرٹ میزل سے ملنے آتی ہے۔ لیکن وہ اس کا
نام نہیں جانتی ہاں اوس نے یہ دیکھا ہے کہ وہ کافی زر نقد
سے مارگریٹ کی مدد کرتی رہتی ہے۔
نینا نے یہ سنکر ایک خاص انداز سے سر کو گردش دی اور
کہا وہ درست ہے ۔۔۔۔ کیا اس لڑکی کی بابت آپ صرف
اتنا ہی جانتے ہیں؟"
جوزف۔ میں اس سے زیادہ نہیں جانتا اور لڑکی نے
مجھ سے عہد لیا ہے کہ میں راز کو محفوظ رکھوں اور ایک
حرف بھی زبان سے نہ نکالوں۔
نینا۔ آپ مطمئن رہئے میں امیلیا کی مخلص ہوں اور پھر آپ کی

بھی ہیں آپ کی اور اوس کی شاندار خدمات انجام دوں گی اب میں آپ سے صرف اس امر کی متوقع ہوں کہ آپ ہماری ملاقات کے راز کو مخفی رکھیں اور امیلیا تک سے اس واقعہ کو بیان نہ کریں پھر یہ کہ جب تک ہماری تجویز عملی جامہ نہ پہن لے اوس وقت تک آپ امیلیا سے ملاقات نہ کریں ورنہ ممکن ہے ہماری تجویز ناکام رہے اچھا اب ضرور کے وقت میں آپ سے ملوں گی آخر میں مکرر عرض ہے کہ آج کی رات آپ اپنے گھر کے سوا اور کسی جگہ جانے کا ارادہ ہرگز نہ کیجئے۔

اس کے بعد نوجوان فوجی افسر اپنے گھر چلا گیا اور نینا نے وان دروملیٹ سے جاکر ملاقات کی دروملیٹ نے ساری آپ بیتی اوس کو سنائی اور امیلیا کی تصویر اوس کو دکھائی۔ نینا نے تصویر کو دروملیٹ سے لے لیا اور وعدہ کیا کہ وہ اوس کو واپس کردے گی۔

تیسرا باب ۳

پیچیدگیاں

دوسرے روز چار بجے کے وقت شاہ فرانسیس جوزف نے بارون

لیوٹی کو شرف باریابی حاصل کرنے کی اجازت دی جس
کی سفارش نائب پرائیویٹ سکرٹری وان ورولیٹ نے کی تھی
شاہ جوزف چونکہ اس امین اہلکار پر کامل اعتماد رکھتا تھا
اس لئے وہ اس کی کسی خواہش کو رد نہیں کرتا تھا۔
بارہ‌ونہ لیوٹی بہترین لباس اور زیورات میں حاضر ہوئی بادشاہ
نے اوس سے وہ خط لے لیا جو اس کے ہاتھ میں تھا۔ اور کہا
"کیا یہ تمہاری درخواست ہے"؟
میوٹی۔ میری درخواست نہیں بلکہ عالی جاہ کی لونڈی میڈم
کیتھرائن شراٹ کا عریضہ۔
یہ الفاظ سنکر بادشاہ کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی
اور اس نے کہا "میڈم شراٹ کا عریضہ۔۔۔۔ کیا تم اوسی
کے پاس تھیں۔
میوٹی۔ ہاں عالی جاہ۔۔۔ میں انہیں کی پیامبر ہوں۔
بادشاہ۔ کیا تم اس کی سہیلی ہو۔
میوٹی۔ حضور والا ایک مخلص و وفادار سہیلی۔
بادشاہ نے لفافہ کو کھولا اور دل میں پڑھنا شروع کیا
میرے آقا شہنشاہ معظم
میں حضور کے غیظ و غضب اور رضا و خوشنودی دونوں حالتوں
میں ایک ادنی کنیز ہوں اور عذاب و ثواب دونوں حالتوں

میں عالی جاہ کے احسانات کی شکر گذار ہاں ہمہ دنیا کے ہر مکان کو میں اپنے لئے قید خانہ خیال کرتی ہوں اور وائنا میں اپنے گھر کی چار دیواری کے اندر نگرانی و قید کو اپنے سب لئے آزادی۔ اگر حضور والا میری قید اور عذاب کی مدت کو ختم کرنا پسند فرمائیں تو مجھکو اجازت دیں کہ میں اپنی بقیہ زندگی کے ایام کو اپنے گھر کے جیل میں بسر کر دوں اس لئے کہ ٹرلیسٹ کی زندگی میرے لئے سوہان روح ہے اور دنیا کی کوئی تفریح گاہ ایسی نہیں جو میرے رنج و غم کے بوجھ کو ہلکا کر سکے بجز اس چھوٹے سے گھر کے جو وائنا کے اندر حضور کی توجہ سے مجھکو میسر ہوا ہے۔

عالی جاہ میرا اعتقاد ہے کہ آسمان کے نیچے کوئی ایسی طاقت نہیں جو حضور والا کے ارادوں میں مخل ہو سکے۔ ہر حال میں حکم و امر حضور کے ہاتھ میں ہے اور عالی جاہ ہی ہر چیز کے مالک و مختار ہیں۔

حضور والا۔ یہ خاتون جو میرا عریضہ حضور کی خدمت میں پیش کریگی میری مخلص سہیلی اور وفادار خادمہ ہے۔ امید ہے حضور والا اس کی درخواست کو بھی قبولیت کا شرف عطا فرمائیں گے

وفادار خادمہ:۔ کینتھرائن شراٹ

نینا یعنی بارونہ لیوٹی نے دیکھا کہ خط پڑھتے پڑھتے بادشاہ کی

آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور وہ دیر تک خط کے الفاظ سے متاثر رہا پھر اوس نے نظریں اٹھائیں اور لیوٹی سے کہا

"بارونہ اکیتھرائن سے تمہاری کب کی ملاقات ہے؟"

لیوٹی عالی جاہ! اسی سال اُن سے شرف ملاقات حاصل ہوا ہے۔ اکثر ایسا اتفاق ہوا کہ ہم دونوں ہیجی کے تماشا گاہ میں ایک دوسرے سے ملتے اور دیر تک ملاقات کے کمرہ میں باتیں کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے ہمدرد بن گئے۔

بادشاہ۔ خط سے معلوم ہوتا ہے کہ کیتھرائن ٹریسٹ میں خوش نہیں ہے

لیوٹی۔ عالی جاہ درست ہے وہاں ان کا دل بالکل نہیں لگتا۔

بادشاہ۔ وہ اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کو تفریح کے لئے جاسکتی ہے۔

لیوٹی۔ حضور والا۔ وہ وائنا ہی کے اندر رہنا پسند فرماتی ہیں۔

بادشاہ۔ اور تم ...... بارونہ تم کیا خواہش رکھتی ہو

لیوٹی عالی جاہ میری درخواست حقیقت میں راعئی صالح گرجے کی افسر اعلےٰ سے ہے میں حضور کے ذریعہ اس درخواست کو پہنچانا چاہتی ہوں امید ہے عالی جاہ اوس

کو حکم دیدیں گے کہ وہ میری خواہش کو پورا کر دے۔

بادشاہ۔ تم اوس سے کیا چاہتی ہو۔

لیوٹی۔ کنیسہ مذکور میں میری ایک لڑکی ہے جس کو شیر خوارگی حالت میں میں نے گرجے میں داخل کیا تھا۔ اب میں اس لڑکی کو واپس لینا چاہتی ہوں لیکن گرجے کی منتظمہ اوسے واپس نہیں دیتی۔

بادشاہ۔ حیرت ہے۔۔۔۔ وہ کیوں انکار کرتی ہے۔

لیوٹی۔ عالی جاہ! کچھ لوگ میرے دشمن ہیں جنہوں نے گرجے کی منتظمہ کو بہکار کھا ہے اور وہ ان کے فریب میں آکر میرے دلائل و براہین کو تسلیم نہیں کرتی حالانکہ وہ حقیقت حال سے اچھی طرح واقف ہے اور جانتی ہے کہ میں لڑکی کی ماں ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ عدالت میں جانے سے پہلے اگر معاملہ مصالحت سے طے ہو جائے تو بہتر ہے اس معاملہ میں عالی جاہ کا صرف اشارہ کافی ہوگا۔

بادشاہ نے چند منٹ تامل کیا اور میز کی طرف متوجہ ہو کر ایک لفافہ اٹھایا اور اوس پر دیر رائی صالح کی منتظمہ کا کا نام لکھا اور پھر ایک کاغذ پر ایک سطر لکھکر کاغذ کو لپیٹا اور لفافہ کے اندر رکھنا چاہتا تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی

بجی بادشاہ نے کاغذ کو لفافہ کے اندر رکھہ دیا اور
آلہ سماعت کو ہاتھ میں لے کر بارونہ کی طرف اشارہ
کیا کہ وہ باہر چلی جائے بارونہ فوراً باہر چلی گئی اور
ٹیلیفون پر یہ باتیں ہوئیں۔
— کون ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وزیر اعظم۔
— حضور والا ۔ ۔ ۔ کیا میں عالی جاہ شہنشاہ سے مخاطبت
کی سعادت حاصل کر رہا ہوں ۔
بادشاہ ۔ ہاں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پارلیمنٹ میں کیا ہوا ۔
وزیر اعظم ۔ حضور والا اشتراکی جماعت نہایت سخت
حملے کر رہی ہے ۔
بادشاہ یہ شور و شر کرنیوالے تباہ و برباد ہوں ۔ ۔ ۔
آخر یہ اوباش کیا چاہتے ہیں ۔
وزیر اعظم ۔ عالی جاہ زیورات کا مسئلہ درپیش ہے ۔
بادشاہ یہ سنکر چونک پڑا اور غضبناک لہجہ میں کہا
"ان سرکشوں کو زیورات سے کیا مطلب؟"
وزیر اعظم ۔ یہ لوگ نہایت سختی سے زیورات کا مطالبہ
کر رہے ہیں ۔
بادشاہ ۔ کیا وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ میں زیورات کو
اون پر تقسیم کر دوں ۔ ۔ ۔ ان پر خدا کی لعنت ۔

وزیراعظم۔ اون کا مطالبہ یہ ہے کہ وہ کل کے دن ملکہ معظمہ کی سالگرہ میں ملکۂ معظمہ کو ان زیورات میں آراستہ دیکھنا چاہتے ہیں۔

یہ سنکر بادشاہ کا چہرہ بگڑ گیا اور ایک منٹ تک خاموش رہنے کے بعد کہا "یہ تجویز کس نامراد اور کمبخت نے پیش کی ہے؟"

وزیراعظم۔ اس تجویز کو مسنزا۔ فروسن۔ فرنزا ورٹرمی نے پیش کیا ہے اور میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ تجویز ساری اشتراکی جماعت کی جانب سے پیش ہوئی ہے اور دوسری جماعتوں کے بہت سے لوگوں نے اس کی تائید کی ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ پر پہلے ہی بحث دنیز ہو چکی ہے اور مطالبہ نہایت سختی کیساتھ کیا جا رہا ہے۔

بادشاہ۔ تعجب ہے.... حیرت ہے کیا حکومت کے مخلص لوگوں میں سے کسی ایک نے بھی ان کو خاموش کرنے کی کوشش نہیں کی۔

وزیراعظم۔ یہ لوگ بھوکے بھیڑیوں کے طرح حملے کر رہے ہیں اور اپنی بات کہنے کے سوا کسی دوسرے کی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہیں اور میرا خیال ہے کہ جب تک ان کے مطالبہ کو قبول نہ کر لیا جائے ان کو خاموش نہیں کیا جا سکتا

ان کا خیال یہ ہے کہ زیورات عالی جاہ کے پاس موجود نہیں ہیں ہم لوگوں نے انتہائی درجہ کی کوشش کی اور ان لوگوں کو یہ سمجھایا کہ اس قسم کی بحث وگفتگو پارلیمنٹ کی شان کے شایاں ہی نہیں بلکہ معیوب ہے لیکن انہوں نے پروانہ کی

بادشاہ۔ تمہاری رائے کیا ہے؟

وزیر اعظم۔ میرے رائے میں ان زیورات سے ملکہ معظمہ کو کل کے دن آراستہ کرنا مناسب ہے تاکہ تمام لوگ ان زیورات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

بادشاہ۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ان کے مطالبہ کو رد کردیا جائے تاکہ یہ شریر لوگ آیندہ تخت وتاج کے خاص امور میں مداخلت کی جرأت نہ کرسکیں۔

وزیر اعظم۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ عالی جاہ مجھکو اندیشہ ہے کہ اس کا نتیجہ خراب ہوگا۔

بادشاہ۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔

وزیر اعظم مجھکو اندیشہ ہے کہ کہیں بغاوت کی سی صورت پیدا نہ ہوجائے!

بادشاہ۔ آخر اب کیا کرنا چاہئے۔

وزیر اعظم۔ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ حضور والا مجھکو ان سے وعدہ کرلینے کی اجازت مرحمت فرمادیں۔

بادشاہ - خدا ان نامرادوں کو تباہ کرے ۔ ۔ ۔ خیر اس وقت تم ان سے وعدہ کرلو ۔ ۔ ۔ میں عنقریب ان فتنہ پروازوں کو معقول ادب دوں گا ۔

یہ کہکر بادشاہ نے ٹیلیفون کے آلہ کو رکھدیا اور کرسی پر لیٹ گیا اس وقت اوس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے ہے اور چہرہ غیظ و غضب کا مجسمہ بنا ہوا تھا چند منٹ تک وہ واقعہ پر غور کرتا رہا اور پھر اوس نے گھنٹی بجائی معاً دربان داخل ہوا بادشاہ نے اوس کو حکمدیا "فوراً اکرنیل ہان فرنر کو حاضر کرو" ۔

اس کے بعد بادشاہ میز پر جا بیٹھا اور ایک لفافہ پر میڈم کیتھرائین شٹراٹ کا نام لکھا اور پھر کاغذ پر دو سطریں لکھیں ابھی بادشاہ اس کاغذ کو لپیٹ ہی رہا تھا کہ گھنٹی بجی معاً دربان داخل ہوا اور عرض کیا "حضور والا ۔ کونٹ ایلڈروان کیبن ایک نہایت ضروری کام سے حاضری کی اجازت چاہتے ہیں" ۔

بادشاہ ۔ اچھا حاضر کرو ۔

دربان باہر چلا گیا کاغذ ابھی بادشاہ کے ہاتھ ہی میں تھا اور وہ اپنے دل میں کہہ رہا تھا "خدا جانے یہ نامراد کیوں حاضر ہوا ہے کل ہی تو اپنا وظیفہ لیکر گیا ہے اس کمبخت نے کوئی فریب کا نیا جال بچھایا ہے" ۔

معاً ایلڈر وان کیس کمرہ میں داخل ہوا جھک کر آداب بجا لایا اور ہاتھ باندھ کر خاموش کھڑا ہو گیا بادشاہ نے اپنے چہرہ کو بشاش بنا کر پوچھا "کونٹ! خیریت تو ہے .... کیسے آئے"

کونٹ۔ حضور والا کی توجہ سے ہر قسم کا سکون و امان حاصل ہے .... عالی جاہ مجھکو معلوم ہوا ہے کہ کیتھرائن نے میرے بیٹے کو اپنے پاس بلایا ہے تاکہ مدرسہ کی چھٹیوں میں وہ اس کے پاس رہے یہ امر مجھکو گوارا نہیں ہے میں چاہتا ہوں کہ میرا لڑکا چھٹیوں میں میرے پاس رہے اس لئے میں حضور والا سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے لڑکے کو میرے پاس رہنے کا حکم دیدیا جائے۔

بادشاہ نے مسکرا کر کہا "کونٹ! تمہاری خواہش پوری کی جائے گی"

کونٹ عالی جاہ ایک حکم کے ذریعہ لڑکے کو جانے سے روک دیں ورنہ وہ کل صبح چلا جائے گا۔

یکایک دوسرے دروازے پر دستک ہوئی اور ملکہ کی ایک خادمہ نے حاضر ہو کر کہا "عالی جاہ ملکۂ معظمہ حضور کی ملاقات کا شرف حاصل کرنا چاہتی ہیں"

بادشاہ یہ سنکر کھڑا ہو گیا کاغذ کو چوا! بتک اوس کے

ہاتھ میں تھا لفافہ پر رکھدیا۔ کونٹ کو باہر چلے جانے کا اشارہ
کیا کونٹ حکم کے موافق دروازہ کی جانب بڑھا اور دروازہ
تک ہی پہنچا تھا کہ اوس نے دیکھا بادشاہ دوسرے دروازہ
سے باہر چلا گیا ہے کونٹ فوراً پلٹا تاکہ خالی کمرہ سے فائدہ
اٹھائے اور بادشاہ کی میز پر پہنچکر کاغذات پر نظر ڈالی
اوس نے وہ کاغذ اٹھالیا جس کے نیچے دیررائمی صالح
کی منتظمہ کے نام کا لفافہ تہا پھر اوس نے وہ کاغذ اٹھالیا
جس کے نیچے کیتھرائن شراٹ کے نام کا لفافہ تھا اوس نے
کانپتے ہوئے ہاتھوں سے خط کو کھولا ہی تھا کہ کوئی آہٹ ہوئی
یا اوس کو کوئی وہم ہوا فوراً اوس نے خط لپیٹ دیا اور
اور اس کاغذ کو دیرہ صالح کے لفافہ پر رکھدیا۔ اور دوسرے
کاغذ کو کیتھرائن کے لفافہ پر رکھدیا خدا جانے خطوط کی یہ
تبدیلی اوس نے جان بوجھ کر کی یا بھول میں بہر حال وہ
دونوں خطوں کو لفافوں پر رکھکر بجلی کی سی تیزی کے ساتھ
واپس ہوا اور دروازہ سے باہر نکل گیا یہ تمام کام
نصف منٹ میں ہوا۔

بادشاہ اپنے کمرہ سے نکل کر ایک خاص کمرہ میں پہونچا
جہاں ملکہ کرسی پر بد حواس سی پڑی تھی بادشاہ ملکہ کو اس
حال میں دیکھکر پریشان ہوگیا اور پوچھا "کیا بات ہے"

ملکہ نے ایک کاغذ بادشاہ کے ہاتھ میں دیدیا اور آہستہ سے کہا "اس کو ملاحظہ فرمائیے"

بادشاہ نے کاغذ کو لیکر پڑھنا شروع کیا لکھا تھا :

حضور ملکۂ محترمہ کی خدمت میں جن کو ساری قوم محبوب رکھتی ہے -

ملکۂ محترمہ ! جو زیورات آپ نے فونکس تھیٹر میں زیب جسم فرمائے تھے اگر کل کے دن سالگرہ کی تقریب پر آپ ان کو پہن کر تشریف نہ لائیں تو آپ تخت و تاج کو خطرہ میں سمجھ لیں اور بہت ممکن ہے بعض اشخاص کی جانیں بھی خطرہ میں پڑ جائیں -

دستخط

قوم

بادشاہ نے اس عریضہ کو چہرہ بگاڑ کر پڑھا اور پھر کہا "تمہارے پاس یہ تحریر کیونکر پہنچی"

ملکہ - ڈاک میں جسطرح حسب معمول خطوط آتے ہیں یہ خط بھی ملا -

بادشاہ - اس معاملہ میں تم کیا کہتی ہو -

ملکہ - میرے نزدیک قوم کو راضی کرنا ضروری ہے -

بادشاہ - تم کو معلوم ہے یہ ساری باتیں چند آدمیوں کی سازش ہے -

ملکہ۔ ممکن ہے ایسا ہی ہو۔ لیکن ساری قوم غیظ و غضب اور جوش میں ہے خواہ سازش کے سبب یا بغیر سازش اور اس کا نتیجہ بہتر نہیں ہے کیا آپ قوم کے جوش و خروش کو آسانی سے فرو کر سکتے ہیں۔

بادشاہ۔ نہیں۔ اور کل تم او نہیں زیورات میں آراستہ نظر آؤ گی البتہ یہ امر نہایت تکلیف دہ ہے کہ چند شریر اور فتنہ پرواز اشخاص کی بدولت میں اب بادشاہ نہیں قوم کا مامور ہوں

ملکہ۔ اور یہ امر میرے لئے بھی تکلیف دہ ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ قوم کو جوش و خروش میں لانے کا سبب ہم ہی ہیں۔

بادشاہ۔ خیر۔ اب تم اپنے محل میں جاؤ اور مطمئن رہو صبح کو زیورات تمہارے پاس پہنچ جائیں گے۔

اس کے بعد بادشاہ اپنے خاص دفتر کے کمرہ میں واپس آیا اور گھنٹی بجائی معًا دربان حاضر ہوا بادشاہ نے پوچھا "کیا کرنیل ہان فرفر حاضر ہے۔

دربان۔ عالی جاہ حاضر ہیں۔

فوراً کرنیل کمرہ میں داخل ہوا بادشاہ نے اوس کو مخاطب کر کے کہا "تم آج رات ٹرلسیٹا جاؤ اور یہ خط لفافہ کے پتہ پر پہنچا کر فوراً واپس آؤ"

یہ کہکر بادشاہ نے اس کاغذ کو جو کیتھرائن کے لفافہ پر رکھا تھا لفافہ کے اندر رکھہ دیا اور لفافہ کو بند کر کے اسپر

خاص مہر لگائی اور کرنیل کو دیتے ہوئے کہا "بہتر یہ ہے کہ تم موٹر کار میں جاؤ تاکہ رات ہی کو پہنچ جاؤ"

کرنیل ۔ عالی جاہ بہتر ہے ۔

بادشاہ ۔ تم کو ایک قیمتی صندوقچی دی جائے گی ۔

کرنیل ۔ میں زندگی کے آخری لمحہ تک اوس کی محافظت کروں گا ۔

بادشاہ ۔ کل صبح یہ صندوقچی یہاں پہنچ جائے ۔

کرنیل ۔ عالی جاہ اچانک موت ہی اس میں حائل ہو سکتی ہے ۔

بادشاہ نے مسکراتے ہوئے کہا "خدا تم کو عمر طویل مرحمت فرمائے"

کرنیل خط لیکر چلا گیا تو بادشاہ نے باردونہ لیوٹی کو طلب کیا اور اس سے کہا "یہ خط گرجے کی منتظمہ کے نام ہے تم اس کو اوس کے پاس لیجاؤ وہ فوراً تمہاری خواہش کو پورا کرے گی"

یہ کہکر بادشاہ نے خط کو گرجے کی منتظمہ کے نام کے لفافہ میں بند کیا اور باردونہ کو دیتے ہوئے کہا "باردونہ! تمہارا ایتہ کیسا ہے"

لیوٹی ۔ عالی جاہ وان درویلیٹ مجھ سے اچھی طرح

واقف ہیں۔

بادشاہ۔ ممکن ہے کسی کام میں تمہاری مدد کی ضرورت پڑے اس لئے بہتر یہ ہے کہ تم اپنے پتہ سے وان درد بلیٹ کو آگاہ کر دینا۔

سلوئی۔ "عالی جاہ کی خدمت میں میری جان بھی حاضر ہے۔"

بادشاہ۔ بارونہ! خدا تم کو برکت دے۔

بارونہ کے چلے جانے کے بعد بادشاہ کمرہ میں تنہا بیٹھا ہوا آج کے واقعات پر غور کر رہا تھا۔ کہ دروازہ پر دستک ہوئی دربان نے حاضر ہو کر عرض کیا "عالی جاہ! کونٹ ایلڈروان کیس شاہی حکم کا منتظر ہے"!

بادشاہ۔ اچھا بلاؤ۔۔۔۔ اس ذلیل انسان کا مرنا ہی بہتر ہے۔۔۔ میں نہیں جانتا اس کمبخت کے دل میں کبھی ہمدردی کا جذبہ بھی تھا جو آج یہ اپنے بچہ کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے یقیناً اس میں کوئی خاص راز ہے۔

کونٹ اندر داخل ہوا اور فوراً اوس سے بادشاہ نے کہا "اس وقت لڑکے کو اوس کی ماں کے پاس

چلے جانے دو ایک ہفتہ بعد میں اوس کو بلا لوں گا
اور تمہارے پاس بھیجدوں گا تم مطمئن رہو"
کونٹ نے سر تسلیم خم کیا اور چلا گیا۔

چوتھا باب

ایک ذلیل انسان سے بہترین کام

سورج غروب ہو رہا تھا کہ مرتھہ برجن مارگیرٹ میزل کے مکان پر پہنچی اسوقت مرتھہ اسقدر مضطرب و پریشان تھی گویا وہ انگاروں پر لوٹ رہی ہے مکان کے اندر داخل ہوتے ہی اوس نے مارگیرٹ سے کہا "مارگیرٹ میں چاہتی ہوں کہ آج کی رات یہ مکان میرے لیئے خالی کر دیا جائے"

مارگیرٹ۔ حضور والا! کیا آپ چاہتی ہیں کہ آج کی رات میں یہاں سے چلی جاؤں۔

مرتھہ۔ نہیں۔۔۔ میرا منشا یہ نہیں۔۔۔۔ میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ آج مکان مقفل رہے اور کوئی

شخص مکان کے اندر داخل نہ ہو مگر صرف وہ لوگ جن کو میں اجازت دوں۔

مرتھہ اتنا ہی کہنے پائی تھی کہ دروازہ پر دستک ہوئی مرتھہ نے یہ خیال کر کے کہ آنے والا کونٹ ہے مارگیرٹ کو حکم دیا کہ وہ اوس کو درمیانی کمرہ میں لیجا کر بٹھا دے اور خود اپنے کمرہ میں چلی جائے اور کمرہ کی کھڑکیاں بند کر لے تاکہ روشنی باہر نظر نہ آئے اور یہ کہ وہ ہر وقت تازہ احکام کی منتظر رہے اس کے بعد مرتھہ نے مارگیرٹ کو روک کر کہا "ٹھہرو! کیا آج تمہارے پاس بارونہ میری فنبیرا آئی تھی"

مارگیرٹ۔ ہاں دس بجے کے قریب آئی تھی۔

مرتھہ۔ اور عالی جاہ پرنس روڈلف۔

مارگیرٹ۔ وہ بھی تشریف لائے تھے لیکن زیادہ نہ ٹھہرے اور چند منٹ کے بعد چلے گئے البتہ بارونہ دو بجے دن تک قیام پذیر رہیں اور پرنس کا انتظار کرتی رہیں لیکن وہ تشریف نہیں لائے۔

مرتھہ۔ اگر میری واپس آجائے تو تم اوس کو اپنے کمرہ میں رکھنا جب تک کہ میں اپنی مہم سے فارغ نہ ہوں۔

مارگیرٹ! آج کے مشاغل ایکسال کی مہمات سے بھی

زیادہ ہیں۔ جاؤ آنے والے کا استقبال کرو۔
مارگریٹ چلی گئی اور چند منٹ بعد واپس آکر کہا "حضور کونٹ ایلڈروان گیس آپ کا انتظار کر رہے ہیں"۔
مرتھہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی اور درمیانی کمرہ میں پہونچی۔ دیکھا تو کونٹ کمرہ میں ٹہل رہا تھا مرتھہ نے مسکراتے ہوئے کہا "کونٹ! امید ہے آپ کو اپنے مقصد میں کامیابی ہو گئی ہو گی"۔
کونٹ بارونہ! میں نہیں جانتا تم کامیابی کس چیز کو کہتی ہو۔
مرتھہ۔ (مسکراتے ہوئے) میری مراد یہ ہے کہ تمہارا بچہ تمہارے پاس رہا۔
کونٹ۔ (قہقہہ لگا کر) خدا کا شکر ہے لوگ میرے بیٹے کو مجھ سے زیادہ اہم خیال کرتے ہیں۔
مرتھہ۔ کیا حضرت بادشاہ نے اجازت دیدی ہے کہ...
کونٹ۔ (بات کاٹ کر) ہاں... اور بادشاہ نہایت خوشی کے ساتھ مجھ سے ملے اور میری مزاج پرسی کی۔
مرتھہ۔ اور تمہاری درخواست کو قبول کر لیا۔
کونٹ میری درخواست کو قبولیت کی سعادت نصیب ہونے سے پہلے ملکہ محترمہ نے حضرت بادشاہ کو اپنی

جانب متوجہ کرلیا اور بادشاہ کو بلالیا۔

مرتھہ (مسکراتے ہوئے) ملکہ معظمہ نے...... انہوں نے کیا کیا

کونٹ۔ میں اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ ملکہ کی ایک خادمہ حاضر ہوئی اور بادشاہ سے عرض کیا کہ ملکہ معظمہ عالی جاہ سے ملاقات کی خواہشمند ہیں فوراً بادشاہ نے مجھکو باہر چلے جانے کا اشارہ کیا اور خود دوسرے دروازے سے چلے گئے میں دروازہ تک نہ پہنچا تھا کہ میں نے کمرہ کو خالی پایا اور پلٹ کر کمرے کی چیزوں پر نظر ڈالی میز پر مجھکو دو خط نظر آئے جو دو لفافوں پر رکھے تھے میں نے ایک خط کو اٹھالیا اس کے نیچے ڈیر زائی صالح کی منتظمہ کا نام تھا...

مرتھہ کا دل دھڑکنے لگا اور اس نے پریشان ہو کر پوچھا "کیا تم نے اس خط کو پڑھا"

کونٹ۔ نہیں... اس لئے کہ میرے خیال میں اس خط کے اندر تمہارے مطلب کی کوئی بات نہ تھی...... پھر میں نے دوسرے خط کو اٹھایا جس کے نیچے کیتھرائن سٹراٹ کے نام کا لفافہ تھا۔

مرتھہ یہ سنکر چونک پڑی اور کونٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "تم نے اس خط کو ضرور پڑھا ہوگا"

کونٹ۔ خاتون! نہیں...... میں نے نہیں پڑھا اسلئے

کہ مجھکو یہ خوف تھا کہ کہیں بادشاہ اچانک واپس نہ آجائیں۔۔۔۔۔ اس وقت میرے ہاتھ کانپ رہے تھے اور دل دہڑک رہا تھا میں نے ان خطوں کو دونوں لفافوں پر رکھدیا۔

مرتھہ۔ یعنی ہر خط کو اس کے لفافہ پر۔

کونٹ نہیں۔۔۔۔۔ بلکہ اس لفافہ کا خط اوس لفافہ پر اور اس لفافہ کا خط اس لفافہ پر۔

مرتھہ۔ یا اللہ۔۔۔۔ تم نے ایسا کیوں کیا۔۔۔ تمہارے دل میں کیا آیا کہ تم نے ایسا کیا۔

کونٹ۔ اس کا سبب میں نہیں جانتا۔۔ لیکن میرا خیال ہے کہ میرا یہ فعل تمہارے غیظ و غضب کا موجب نہ ہوگا۔

مرتھہ (مسکراتے ہوے) کونٹ! تم نے واقعہ یہ ہے کہ ایک قیمتی کام کیا ہے۔ مجھکو تم سے ایسی امید نہ تھی۔ میں نہیں کہہ سکتی تم نے یہ کام کیا سمجھ کر کیا تھا۔۔۔ تمہارے خیال میں ایسا تو نہ ہو کہ بادشاہ کو اس معاملہ میں تم پر کوئی شبہ ہوجائے۔

کونٹ۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ خود بادشاہ نے خطوط کو لفافوں میں رکھنے میں غلطی کی ہو۔۔ مجھہ پر شبہہ کرنیکا تو کوئی موقع ہی نہیں ہے اس لئے کہ میں بادشاہ

سے پہلے کمرہ سے اٹھ کر دروازہ کی طرف چلدیا تھا۔۔۔ واقعہ یہ ہے کہ بادشاہ کے چلے جانے کے بعد نصف منٹ سے زیادہ کمرہ میں ٹھہرنے کی مجھکو جرأت ہی نہیں ہوئی اور میں گھبرا کر فوراً چلا آیا۔

مرتھہ کونٹ! اس کے بعد کیا ہوا۔۔۔ تمہاری خبریں نہایت پسندیدہ ہیں اور میں ان کو سنکر بہت خوش ہوئی

کونٹ (خوش ہو کر) میں شاہی دفتر کے کمرہ سے باہر نکل آیا اور ملاقاتیوں کے کمرہ میں بیٹھ کر شاہی طلبی کا انتظار کرنے لگا۔

مرتھہ۔ تمہارے سوا اوس کمرہ میں اور لوگ بھی ہوں گے

کونٹ۔ ہاں کمرہ میں ایک خاتون تھی جس نے مجھکو اپنا نام بارونہ لیوٹ بتایا تھا اور میرا خیال ہے کہ وہ مجھ سے پہلے بادشاہ سے مل چکی تھی اور میری طرح دوبارہ طلبی کی منتظر تھی یعنی ابھی تک اس کی مہم پوری نہیں ہوئی تھی۔

مرتھہ۔ اور کون لوگ تھے۔

کونٹ۔ چند لوگ اور تھے جن کی طرف میں نے توجہ نہیں کی میں انتظار میں تھا کہ کرنل ہان فرنر باڈی گارڈ کا ایک سپاہی داخل ہوا۔

مرتھہ۔ کرنیل فریز۔۔۔۔۔ وہ کیوں آیا تھا؟
کونٹ۔ اس کے سوا میں کچھہ نہیں جانتا کہ وہ بادشاہ کے کمرہ میں داخل ہوا اور چند منٹ بعد باہر چلا آیا۔۔۔۔ اس کے بعد بارونہ لیوٹی کو طلب کیا گیا وہ بھی چند منٹ بعد واپس آ گئی پھر میں نے حاضری کی اجازت طلب کی بادشاہ نے مجھکو بلا لیا اور مجھہ سے وعدہ کیا کہ اگر تم اپنے بیٹے کو اپنے پاس رکھنا چاہو گے تو ایک ہفتہ کے بعد اوس کو اوسکی ماں کے پاس سے بلا لیا جائے گا۔
مرتھہ۔ بہتر ہے۔۔۔۔ امید ہے تم اوس کو عنقریب بلا لوگے
کونٹ۔ خدا کی پناہ۔۔۔ ٹریسیٹ اوس کی صحت کے لئے وائنا سے بہتر ہے۔
مرتھہ۔ کاش تم اوس کو بلا لیتے۔
کونٹ۔ اوس پر خرچ کرنے کو روپیہ کہاں سے لاؤں۔۔۔۔ آج میں بالکل مفلس ہوں حالانکہ کل ہی مجھکو میرا وظیفہ ملا ہے۔
مرتھہ۔ تعجب ہے۔
کونٹ بارونہ تعجب کی بات نہیں ہے۔۔۔۔ میرے ذمہ کافی قرضہ ہے اور بہت ممکن ہے قرضخواہوں کے تقاضوں سے چند روز بعد مجھکو کپڑے چھڑانے مشکل ہو جائیں۔

مرتھہ۔ (مسکراتے ہوئے) تمہارے اوپر کتنا قرض ہے۔
کونٹ۔ کم از کم دو ہزار کرون۔
مرتھہ۔ یہ لو۔ ۔ ۔ یہ چار ہزار کرون ہیں۔ ۔ ۔ کونٹ ہم تم سے بے پروا نہیں ہو سکتے۔ ۔ ۔ ۔ اچھا کچھہ اور خبریں سناؤ۔
کونٹ۔ باروںہ ممکن ہے کل اس سے زیادہ بہتر خبریں لیکر آؤں۔
یہ کہکر زر نقد کو اپنے قبضہ میں کیا اور "باروںہ ایں آپ کا خدمت گذار ہوں" کہکر باہر چلا گیا۔

پانچواں باب

ہتھیار پر قبضہ

مرتھہ برجن فوراً مارگیرٹ کے مکان سے نکل کر دائمی صالح کے گرجے کی طرف روانہ ہوئی اور گرجے میں داخل ہو کر گرجے کی افسر اعلیٰ سے ملاقات کی اجازت طلب کی گرجے کی افسر اعلیٰ کو جب باروںہ مرتھہ برجن کی اچانک

آمد کی اطلاع ہوئی تو وہ سمجھ گئی کہ کوئی اہم معاملہ ہے فوراً وہ دوڑی اور گرجہ کا بڑا کمرہ کھولکر بارونہ کو ہاتھوں ہاتھ لیا بارونہ نے اس سے کہا کہ وہ خاص کمرہ میں ملاقات کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ وہ اسکو اپنے خاص کمرہ میں لے گئی بارونہ نے اطمینان سے بیٹھ کر اور چہرہ کو بشاش بنا کر اوس کی طرف دیکھا گرجے کی منتظمہ نے پوچھا وہ مجھکو امید ہے حضور ملکۂ معظمہ خیریت سے ہوں گی۔

مرتھہ۔ ہاں وہ خیریت سے ہیں اور اس پر خدا کا شکر ہے میں کئی مرتبہ مادر محترم خرستینا کا ذکر خیر ملکہ کے حضور میں کر چکی ہوں۔

خرستینا (گرجے کی افسر اعلی کا نام) کاش حضور ملکہ محترمہ مجھکو اپنی مہربانیوں کے قابل خیال فرمائیں۔

مرتھہ۔ محترم ماں! ملکہ معظمہ آپ کے اخلاص پر کامل اعتماد رکھتی ہیں اور جب ملکہ محترمہ کو کسی شخص پر اعتماد ہو جاتا ہے تو پھر وہ متزلزل نہیں ہوتا اور جس شخص کو ملکۂ محترمہ اپنی نعمتوں سے نوازتی ہیں اوسپر ہمیشہ نوازشات کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ . . . مادر مہربان آپ کو معلوم ہے کہ ملکۂ محترمہ . . . .

خرستینا (بات کاٹ کر) محترم بارونہ! مجھکو معلوم ہے اگر

ملکۂ محترمہ کی نوازشات مجھ پر نہ ہوتیں تو میں اس گرجے
کے اندر ایک معمولی عورت کی حیثیت میں پڑی رہتی
اور مجھ سے ایک شخص بھی واقف نہ ہوتا یہ سب ملکہ محترمہ
کا فیضان ہے۔ کہ میں اس درجہ پر پہنچ گئی ہوں اور میرا
فرض ہے کہ میں ملکۂ محترمہ کی خدمت ایک لونڈی کیطرح
انجام دوں۔

مرتھہ۔ مادر مہربان! آپ ہر وقت ملکہ معظمہ کی خدمت
کر سکتی ہیں اس لئے کہ ملکہ محترم کو اپنی مخلص رعایا
کی خدمات کی ضرورت ہے اور خصوصاً ان لوگوں کی
خدمات کی جو ملکہ محترمہ کی نوازشات سے متمتع ہوئے ہیں
خرستینا۔ کیا اس وقت میں ملکۂ محترمہ کی کوئی خدمت
انجام دے سکتی ہوں۔

مرتھہ۔ اس کا وقت بھی آئے گا۔ . . . میں نہیں
کہہ سکتی کب . . . . بہر نوع آپ کا فرض یہ ہے کہ
مناسب موقعہ کی تلاش میں رہو۔

خرستینا نے مرتھہ کی پیچیدہ گفتگو پر غور نہیں کیا اور
سادہ لوحی کے انداز میں کہا "کاش حضور والا
مجھکو اس قسم کے مواقع سے آگاہ فرماتی رہیں اگر میں
ان سے غافل رہوں یا مجھکو اول کی خبر نہ ملے"

مرتھہ۔ (مسکراتے ہوئے) یہ تو ایک معمولی بات ہے مثلاً ایک موقع یہی ہے کہ آپ ملکۂ محترمہ کو اوس خط کے مضمون سے آگاہ فرمادیں جو آج ہی آپ کے پاس آیا ہے۔

خرستینا (چونک کر) محترم خاتون کون سا خط

مرتھہ۔ بادشاہ کا وہ خط جو آپ کے نام آیا ہے۔

خرستینا۔ بادشاہ کا گرامی نامہ۔ . . . محترمہ میرے پاس تو بادشاہ کا کوئی خط نہیں آیا۔ . . اگر میرے پاس کوئی خط آیا ہوتا تو میں ضرور اوس کے مضمون سے آگاہ کردیتی۔

مرتھہ۔ نہیں آیا ہے تو آج رات کو ضرور آجائے گا۔ . . . کیا آپ یہ سچ کہہ رہی ہیں کہ اوس خط کے مضمون سے آپ مجھہ کو آگاہ کردینگی تاکہ میں ملکہ محترمہ تک اس مضمون کو پہنچادوں۔

خرستینا۔ محترم خاتون! میرے خیال میں بدگمانی کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اگر اس کا مضمون ملکہ محترمہ کے مفید مطلب ہوا تو میں ضرور اس سے آگاہ کردوں گی۔ خواہ اس معاملہ میں مجھہ کو اپنی جان ہی کیوں نہ قربان کرنی پڑے۔

مرتھہ۔ مادرِ مہربان! اوس خط کا مضمون خواہ کچھہ بھی کیوں نہو آپ اس سے ضرور آگاہ کردیں۔

خرستینا نے یہ سنکر کچھہ سوچا اور پھر کہا "اگر مجھکو یہ معلوم ہوا کہ

کہ خط کے مضمون سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔ تو مجھکو تامل نہ ہوگا"
گفتگو کا سلسلہ یہیں تک پہنچا تھا کہ دروازہ پر دستک ہوئی
اور خرستینا یہ کہتی ہوئی دروازہ کی طرف بڑھی۔ "محترم
باروتہ! ممکن ہے وہی خط آیا ہو جس کی آپ متوقع ہیں"
اور پھر چند منٹ بعد واپس آکر کہا "محترم باروتہ! اس خط
کے مضمون سے آپ کو آگاہ کرنا ضروری ہے اس لئے کہ
میں اس کا مطلب نہیں سمجھہ سکی ہوں شاید آپ شاہی خاندان
کی اصطلاحات سے زیادہ واقف ہوں"
باروتہ نے گردن کو حرکت دی اور پریشان نظروں سے
خرستینا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "محترم ماں! میں اسی لئے
آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں میں اس امر سے واقف
تھی کہ آپ شاہی حکم کے الفاظ کا مطلب نہ سمجھہ سکیں گی"
یہ کہکر مرتھہ نے خط کو خرستینا کے ہاتھ سے لے لیا اور پڑھنا
شروع کیا۔

میڈم۔
جس وقت یہ حکم تمہارے پاس پہنچے فوراً اس کے حامل کو
وہ تمام زیورات جو تمہارے پاس ہیں حوالہ کردو اور بغیر کسی
تشویش و اضطراب کے دوسرے احکام کا انتظار کرو۔
بادشاہ

احساس ہو پھر جب آپ میری طرف سے کوئی آواز سنیں تو اپنی گفتگو کو ختم کر دیں۔ اور اس سے اجازت طلب کر کے میرے پاس چلی آئیں تاکہ میں آپ کو ضروری ہدایات دے سکوں اور آپ ان کے موافق اوس کو جواب دے سکیں بہر نوع اس کا خیال رکھیئے گا کہ وہ یہ معلوم نہ کرنے پائے کہ تم خط کا مفہوم نہیں سمجھی ہو مختصر یہ کہ تم اوس سے اس کی وہ غرض معلوم کر لو جس کے لئے وہ یہ خط لائی ہے۔

بارونہ کی ہدایت کے موافق خرستینا بڑے کمرہ میں چلی گئی اور خط لانے والی خاتون سے کہا میں حضرت بادشاہ کے حکم کے موافق جناب بارونہ کی خدمت کے لئے حاضر ہوں فرمائیے کیا حکم ہے۔

لیوٹی۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ حضرت بادشاہ کے حکم کو بجا لائیں۔

خرستینا۔ (تردد آمیز لہجہ میں) حضرت بادشاہ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم ہے اور بادشاہ کی اطاعت عظمت و بزرگی کی موجب فرمائیے کیا حکم ہے۔

لیوٹی بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بادشاہ نے حکم کی تشریح نہیں کی ہے اور نہ واضح الفاظ میں حقیقت حال کو ظاہر کیا ہے۔

خط پڑھ کر مرتھہ نے کہا "محترم ماں! یہ خط کون لایا ہے"
فرستینا۔ ایک خاتون جو پر تکلف لباس میں ملبوس ہے اور اپنا نام بارونہ لیوڈی بتاتی ہے۔

مرتھہ۔ تم نے اوس سے کیا کہا۔
فرستینا۔ میں نے اس وقت تک کچھہ نہیں کہا اس لئے کہ میں اس عورت سے گفتگو کرنے سے پہلے اس خط کو آپ کو دکھا لینا ضروری سمجھتی تھی خصوصًا اس وجہ سے کہ میں اس کا مفہوم نہ سمجھی تھی۔ گویا یہ خط میرے نام نہیں کسی دوسرے شخص کے نام ہے۔ بارونہ کیا آپ اس کا مطلب سمجھیں ... میں تو اس کو پڑھ کر حیران رہگئی۔
مرتھہ۔ کچھہ سمجھہ میں آگیا ہے اگر تم نے میرے مشورہ پر عمل کیا تو یقین ہے آپ خطرہ سے محفوظ رہیں گی تم اس بارونہ کے پاس جاؤ اور اوس سے پوچھو وہ کیا چاہتی ہے یا وہ کس غرض سے آئی ہے لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ وہ خط کے مضمون سے واقف نہ ہونے پائے اور اس بات کا لحاظ بھی رکھنا کہ اوس کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ آپ خط کے مفہوم سے واقف نہیں ہیں میں قریب کے کمرہ میں تمہارے پاس ہی رہوں گی تاکہ اس بارونہ کی گفتگو کو سنتی رہوں۔ خاتون مجھکو نہ تو دیکھنے پائے اور نہ کسی کی موجودگی کا

خرستینا۔ درست ہے! اگر جناب والا معاملہ کی حقیقت سے مجھکو آگاہ فرمادیں گی تو آسانی کے ساتھ جناب والا کی خواہش کو پورا کر سکوں گی۔

باروننہ لیوئی ٹ نے چند منٹ تامل کیا اور پھر کہا "مجھکو امید ہے جناب والا اس واقعہ کو نہ بھولی ہوں گی کہ ایک باعزت خاتون تقریباً ۱۳ سال ہوئے ایک بچہ کو یہاں لائی تھی جس کی عمر اوس وقت ایکسال سے کچھ زیادہ تھی"

خرستینا۔ (پریشان ہوکر) میڈم اس قسم کے واقعات یہاں اکثر پیش آتے ہیں۔ آپ کی مراد کس بچہ سے ہے۔

لیوئی ٹ اوس بچہ سے جس کو باروننہ مرتھہ برجن لیکر آئی تھیں۔

خرستینا۔ ہاں مجھہ کو یاد آگیا۔

لیوئی ٹ۔ بہتر ہے۔ حضرت بادشاہ اوس بچہ کی کیفیت دریافت فرماتے ہیں۔

معاً دستک ہوئی اور خرستینا نے لیوئی ٹ سے کہا "ایک ضروری کام کے سبب مجھہ کو چند منٹ کی مہلت طلب کرنی پڑے گی۔ چند منٹ کی اجازت دیجئے میں ابھی حاضر ہوتی ہوں"

خرستینا فوراً مرتھہ برجن کے پاس پہنچی مرتھہ نے اوس سے کہا "آپ سمجھیں"

فرستینا ہاں سمجھہ گئی وہ امیلیا کو طلب کرتی ہے۔

مرتھہ۔ اچھا اب تم جا کر اس سے کہو کہ وہ کل اوس بچہ کے متعلق تمام ضروری معلومات پیش کرے گی اور گفتگو کو جلد سے جلد ختم کر دو۔

خرستینا واپس چلی گئی اور لیوبی ڈ کو اطمینان دلا دیا کہ کل وہ تمام ضروری معلومات پیش کرے گی لیوبی ڈ نے اوس کا شکریہ ادا کیا اور واپس چلی گئی خرستینا مرتھہ برجن کے پاس آئی اور کہا "آہ! اب میں کیا کروں . . . جب وہ دوبارہ آئیگی تو میں کیا جواب دوں گی"

مرتھہ۔ پریشان ہونے اور گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے میں تم کو کل اس کا جواب بتا دوں گی۔

خرستینا۔ مجھکو بادشاہ کے حکم کی خلاف ورزی کا بہت خوف ہے،

مرتھہ۔ اس بدکار عورت نے آپ سے جو کچھ کہا ہے بادشاہ نے اس بات کا آپ کو کوئی حکم نہیں دیا ہے۔

خرستینا۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہوا یہ کون عورت ہے۔

مرتھہ۔ ہاں اس مکار و دغا باز کو میں خوب جانتی ہوں۔ پچھلے دنوں اس نے کونٹس المافورٹن نام اختیار کر رکھا تھا . . . لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ نوجوان امیلیا کی تلاش میں کیوں ہے؟ آپ کے خیال میں یہ اوس کی خالہ تو نہیں ہے جو اپنی بہن کی وصیت کو پورا کرنے کی فکر میں ہو . . . بہر نوع

اس عورت کا معاملہ اگرچہ شکوک وشبہات سے خالی نہیں ہے۔ لیکن تم اس کی زیادہ پروانہ کرو۔
خرستینا۔ لیکن اس خط کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔
مرتہہ۔ میری رائے میں یہ خط مجھکو ملکہ کے پاس لیجانا چاہیئے۔
خرستینا۔ ہائیں۔ اگر بادشاہ نے مجھہ سے مطالبہ کیا کہ حکم کی تعمیل کیوں نہیں کی گئی تو میں اس کا کیا جواب دوں گی۔
مرتہہ۔ کیا آپ کے پاس زیورات ہیں۔
خرستینا۔ نہیں اور نہ مجھکو زیورات کے متعلق کسی قسم کا کوئی علم ہے۔ اور نہ میں یہ سمجھہ سکی ہوں کہ اس حکم سے حضرت بادشاہ کا کیا مطلب ہے۔
مرتہہ۔ آپ سے اگر دریافت کیا جائے تو یہ کہدیجیئے کہ میں نے شاہی حکم بارونہ مرتہہ برجن کے حوالہ کردیا ہے تاکہ وہ اس کا مفہوم بادشاہ سے دریافت کرکے مجھکو آگاہ کریں۔
خرستینا۔ بہتر ہے۔۔۔ لیکن بہت ممکن ہے بادشاہ اس امر سے غضبناک ہو جائیں۔ اور مجھہ سے مطالبہ کریں کہ تم نے خود اس کا مفہوم کیوں دریافت نہیں کیا یا حکمنامہ کو قاصد کے ہاتھ واپس بھیجکر اوس کا مطلب کیوں معلوم نہیں کیا گیا۔
مرتہہ۔ میں بادشاہ کے غیظ وغضب کی تلافی آسانی سے کرسکونگی میرے خیال میں یہ امر کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ خاندان شاہی

کے سربمہر احکام کسی غیر شخص کے کانوں تک پہنچیں خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ آپ کو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ یہ خاتون ایک ایسے امر کا مطالبہ کر رہی ہے جس کا حکم حضرت بادشاہ نے نہیں دیا ہے یہ گویا اس امر کا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ اس حکم نامہ کو لانے والی خاتون حکم شاہی سے واقف نہیں ہے اب رہا خط کے مضمون کو دریافت کرنا اس کی بابتہ معاملہ صاف ہے اس لئے کہ خط کا مضمون اوسی شخص سے دریافت کیا جاسکتا ہے جس کا تعلق شاہی خاندان سے ہو اور جو آپ سے زیادہ لایق و قابل ہو آپ جب اس قسم کے جوابات بادشاہ کو دیں گی تو بادشاہ کو آپ کی نیک نیتی کا یقین ہو جائے گا اور آپ بالکل بے قصور قرار پائیں گی اور اگر کسی قسم کا کوئی قصور بھی قرار دیا جائے گا تو اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے اور میں اس کی مدافعت باآسانی کر سکوں گی۔

خرستینا۔ بہتر ہے ...... لیکن کل جب خاتون میرے پاس آئے تو میں کیا جواب دوں۔

مرتھہ۔ آپ اس سے یہ کہدیں کہ آپ نے جس معاملہ کی بابت مجھ سے گفتگو کی ہے اوس کی تشریح و تفصیل میں نے بادشاہ سے دریافت کی ہے بادشاہ کا آخری حکم آجانے پر میں

آپ کے ارشاد کی تعمیل کر سکوں گی۔
خرستینا۔ اس طرح تو تمام باتوں کی ذمہ دار میں قرار پاؤنگی مرتھہ۔ آپ پر کسی قسم کی ذمہ داری عائد نہ ہوگی تمام باتوں کی ذمہ دار میں اور تنہا میں ہوں البتہ آپ کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے کہ جو گفتگو میرے اور آپ کے درمیان ہوئی ہے۔ اس کا کسی کو پتہ نہ چلے جب تک کہ حضرت بادشاہ کیطرف سے جوابدہی کے لئے آپ کی طلبی نہ ہو اور میرا خیال ہے۔ کہ حضرت بادشاہ کل صبح سے پہلے آپ سے کچھ دریافت نہیں کر سکتے۔

اس کے بعد بارونہ نے خرستینا سے ہاتھ ملایا اور شکریہ ادا کر کے اوس خزانہ کو لئے ہوئے جو اوس کے ہاتھ میں تھا واپس چلی گئی۔

چھٹا باب

اندھی محبت

مرتھہ برجن گرجے سے واپس ہو کر سیدھی مارگیرٹ منیرل

کے مکان پر پہنچی جہاں فرڈینینڈ دان فرنگٹن ڈپارلیمنٹ کی اشتراکی جماعت کا ممبر اوس کا انتظار کر رہا تھا مرتھہ نے اوس کو دیکھتے ہی پوچھا ”جناب دان فرنگٹن کیا خبر ہے“

دآن فرنگٹن نے خوش ہو کر کہا ”میڈم آجکل کے شور و شغب سے تو تم بہت مسرور ہوئی ہو گی“

مرتھہ خوش اور بہت خوش اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ نے کسی شخص کو ٹرلسیٹ بھیجدیا ہو گا تاکہ وہ کیتھرائن شراٹ کے پاس سے زیورات لے آئے اور کل سالگرہ کے جشن میں ملکہ محترمہ اون کو پہن سکیں۔

فرنگٹن۔ بہتر ہے اور اس کے سوا آپ کیا چاہتی ہیں۔

مرتھہ۔ اس سے کیا ہوتا ہے کل کے بعد زیورات پھر کیتھرائن کے پاس پہنچ جائیں گے۔

فرنگٹن۔ تعجب ہے کیا ملکہ کے امکان میں یہ نہیں ہے کہ وہ زیورات کو محفوظ رکھیں۔

مرتھہ۔ بظاہر ایسا ممکن نہیں ہے۔

فرنگٹن۔ اگر ملکہ اتنی ضعیف و کمزور ہیں کہ اپنے ان حقوق کی حفاظت بھی نہیں کر سکتیں جو قوم کے ذریعہ اون کو حاصل ہوں تو ان کے لئے بہتر یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

مرتھہ۔ واقعہ یہ ہے کہ ملکہ محترمہ صلح پسند ہیں اور بادشاہ ضدی

اور بد مزاج جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ اس لئے میں نے یہ انتظام کیا ہے کہ میں ہمیشہ کے لئے ان زیورات سے کیتھرائن شرائٹ کو محروم کردوں۔

فرنگٹن۔ ایسا ہو جائے تو بہت بہتر ہے لیکن ایسا کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ ملکہ . . . . .

مرتہہ۔ ایسا ہونا ممکن ہے جب کہ تم مجھکو ایک ایسا شخص دو جو وفادار مخلص اور مضبوط ہو اور عقلمند ہونے کے ساتھ ہی اندھوں کی طرح میرے احکام کی اطاعت کرے میں جو احکام اوس کو دوں گی اون کی ذمہ داری مجھ پر ہو گی کیا تمہاری نظر میں کوئی ایسا شخص ہے؟

فرنگٹن نے چند منٹ غور کیا اور پھر کہا "تم اوس سے کیا کام لو گی"

مرتہہ۔ میں اوس سے ہر وہ ضروری کام لوں گی جو وہ کر سکیگا یہاں تک کہ چوری اور ڈاکہ اگر میرے احکام و مشورات پر عمل پیرا ہوا تو غالب خیال یہ ہے کہ کامیابی ہمارے سامنے ہے۔

فرنگٹن۔ گویا تم کو ایک تجربہ کار فوجی افسر چاہیئے۔

مرتہہ۔ ہاں۔ کیا تمہاری نظر میں کوئی ایسا فوجی افسر ہے

فرنگٹن۔ آج رات کو ایسے شخص کا انتظام کرسکوں گا۔

مرتھہ۔ رات کو نہیں میں تو ابھی گھنٹہ دو گھنٹہ بعد چاہتی ہوں۔

فرنگٹن۔ میرا خیال ہے ایسا آدمی ملجائے گا۔

مرتھہ۔ کیا تم پر میں اعتماد کرلوں۔

فرنگٹن۔ اطمینان رکھو۔

مرتھہ۔ اچھا میں یہیں تمہارا انتظار کر رہی ہوں جس قدر جلد ممکن ہو انتظام کرو۔

فرنگٹن کو گئے ہوئے دو ہی منٹ گذرے ہوں گے کہ مرتھہ بر جن نے مکان کے دروازہ کے قریب دو آدمیوں کو لڑتے اور گالیاں بکتے سنا مرتھہ نے کھڑکی سے جھانکر دیکھا تو دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے پایا ایک شخص دوسرے شخص کو اپنی گرفت میں لئے ہوئے تھا۔ اور دوسرا اپنے کو اوس کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش میں تھا اور ایک دوسرے کے رخساروں پر طمانچے لگا رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ شخص جو گرفت میں تھا چھٹ گیا اور بھاگ نکلا دوسرے شخص نے پکار کر کہا "مارو۔ بزدل۔ چور۔ ذلیل" مرتھہ نے یہ دیکھکر پوچھا "اے بہادر افسر! یہ کون تھا"

افسر۔ یہ چور ہے یا کوئی جاسوس ہے مجھکو معلوم نہیں کون ہے۔ میں نے اس کو اس مکان کے گرد گھومتے اور گشت لگاتے ہوئے دیکھا تھا۔

مرتہہ۔ اور آپ کہاں سے اس کو دیکھہ رہے تھے۔
افسر۔ میں اس مکان میں جو آپ کے مکان کے سامنے واقع ہے مقیم ہوں تہوڑی دیر میں مجھہ کو کئی بار اپنے مکان میں آنا جانا پڑا اور ہر دفعہ میں نے اس چور کو آپ کے مکان کے گرد گھومتے پایا اس کی یہ ذلیل حرکت مجھکو پسند نہ آئی اور میں نے اس کو اس کی جرأت کا مناسب سبق دیدیا۔
مرتہہ۔ بہادر فوجی افسر۔ اے شریف النسان خدا تم کو خوش رکھے کیا آپ تہوڑی دیر کے لئے یہاں تشریف لا سکتے ہیں تاکہ ہم آپ کے اخلاق و مروت کا شکریہ ادا کر سکیں۔
فوجی افسر۔ محترم خاتون! میں نے اپنا وہ فرض ادا کیا ہے جو ہر باعزت شخص کے ذمہ ہے۔ اگر آپ مجھہ کو حاضری کی اجازت مرحمت فرمائیں گی تاکہ میں آپ کے مکان کی حفاظت میں اپنے اخلاص کا ثبوت دے سکوں تو آپ کا شکر گذار ہوں گا۔
مرتہہ۔ بڑی خوشی سے آپ تشریف لا سکتے ہیں۔
یہ کہکر مرتہہ کھڑی ہو گئی اور دروازہ کھولدیا فوجی افسر مکان کے اندر آگیا تو دروازہ بند کر کے مرتہہ اوسکو اپنے ساتھ کمرہ میں لے آئی فوجی افسر کا دل اس وقت دھڑک رہا تھا وہ اس کا فیصلہ نہ کر سکتا تہا کہ یہ خاتون واقعی اوس پر

مہربان ہے یا اوس کو کسی بلا میں مبتلا کرنا چاہتی ہے بہر نوع جو کچھ بھی ہو وہ نتیجہ سے بے پروا تھا اس لئے کہ وہ اوس مکان میں آ گیا تھا جہاں اوس کی محبوبہ مقیم تھی اور اس کا امکان تھا کہ اس کی زیارت نصیب ہو جائے خواہ چند سیکنڈ ہی کے لئے ہو۔

وہ جب اوس کمرہ میں داخل ہوا جو شاندار اور روشنی سے جگمگا رہا تھا۔ اور جس میں قیمتی قالین بچھے ہوئے تھے تو اس کو یقین ہو گیا کہ وہ مرتھہ برجن کے حضور میں حاضر ہے اس لئے کہ اس کو اوس خاتون سے جس سے اوس کی گفتگو ہرمن کی دکان میں ہوئی تھی یہ معلوم ہو چکا تھا کہ اس مکان کی مالک و مختار مرتھہ برجن ہی ہے۔

جب مرتھہ اور فوجی افسر دونوں اطمینان سے بیٹھ گئے تو مرتھہ نے اس سے کہا "کیا آپ کو معلوم ہوا کہ یہ ذلیل شخص کون تھا؟"

فوجی افسر۔ میں صرف روشناس ہوں اس سے زیادہ نہیں جانتا۔

مرتھہ۔ یہ بھی پتہ چلا کہ وہ یہاں کیوں گھوم رہا تھا۔

فوجی افسر۔ میں نہیں کہہ سکتا اوس کا کیا منشا تھا ممکن ہے وہ کسی برے اور غیر شریف ارادہ سے یہاں گھوم رہا ہو جیسا کہ

عموماً اوباش نوجوان نادان لڑکیوں اور جوان عورتوں کو چلتے پھرتے چھیڑا کرتے ہیں۔

مرتھہ نے اوس کی ہمت و جرأت اور اخلاق و مروت کی تعریف کرتے ہوئے کہا "آپ کو اس کے چور ہونے کا شبہہ کیونکر ہوا؟"

فوجی افسر۔ اس کے بار بار ادہر ادہر گھومنے سے۔

مرتھہ۔ جناب والا! میں آپ کی توجہ فرمائی اور مہربانی کی شکرگذار ہوں اور امید رکھتی ہوں کہ آپ اپنے حال سے آگاہ فرمائیں گے۔

فوجی افسر کچھ گھبرا سا گیا اور ایک منٹ کی خاموشی کے بعد کہا "محترم خاتون! مجھ کو میجر جوزف شندر کہتے ہیں۔"

مرتھہ۔ میجر جوزف شندر ... آپ کی تشریف آوری کا شکریہ ... میڈم منرل نے آپ کی اوس روز کی مہربانیوں کا مجھ سے ذکر کیا تھا جس روز کہ آپ میڈم موصوف اور امیلیا کے ساتھ فونکس کے تھیٹر سے آئے تھے میں نے کئی مرتبہ چاہا کہ آپ کی اس مہربانی کا شکریہ ادا کروں لیکن موقع نہیں ملا۔

میجر جوزف ان الفاظ سے بہت خوش ہوا اور مسرت انگیز لہجہ میں کہا "محترم خاتون! وہ رات میری ساری زندگی

کی راتوں میں نہایت باکیف اور مبارک تھی اور میں آرزومند ہوں کہ اس قسم کی رات مجھہ کو پھر نصیب ہو۔

مرتھہ (مسکراتے ہوئے) آپ کے احسان کا شکریہ ادا نہ کرنا کفران نعمت ہے اور ہم مسرور ہیں کہ خدا نے آج ہم کو اس احسان کا شکر ادا کرنے کا موقع مرحمت فرمایا میڈم میزل اور امیلیا کا فرض ہے کہ وہ خود حاضر ہوکر شکریہ ادا کریں۔

یہ کہکر مرتھہ اٹھی اور میڈم میزل اور امیلیا کو بلاکر کہا دی مارگریٹ اور امیلیا یقین ہے تم دونوں اپنے محسن کا شکریہ ادا کرکے ایک خاص مسرت حاصل کروگی میجر جوزف شنڈر نے ہم پر صرف یہی احسان نہیں کیا ہے کہ اوس رات کو تم کو یہاں تک اپنی حفاظت میں پہنچایا بلکہ آج ہی ایک شریر النفس النسان کو تمہاری اقامت گاہ سے دفع کرکے تم کو اوس کے شر سے محفوظ رکھا ہے"

مارگیرٹ میزل اور امیلیا دونوں آگے بڑھیں اور میجر جوزف شنڈر سے ہاتھ ملائے امیلیا کبھی ندامت سے سر جھکا لیتی تھی اور کبھی اظہار مسرت کے لئے میجر کی طرف دیکھنے لگتی تھی میجر کا دل اس وقت محبت کا گہوارہ بنا ہوا غیر معمولی حرکت میں تھا۔

مختصر یہ کہ پندرہ منٹ تک چاروں شخصوں میں مہربانی

آمیز گفتگو کا سلسلہ جاری رہا اس کے بعد مرتھہ نے گوشہ چشم سے مارگیرٹ اور امیلیا کو اشارہ کیا کہ وہ چلی جائیں چنانچہ دونوں ایک ایک کر کے وہاں سے چلی گئیں میجر نے چونکہ مرتھہ کے اشارہ کو نہ دیکھا تھا اس لئے وہ مارگیرٹ اور امیلیا کی واپسی کا منتظر تھا۔

ان دونوں کے چلے جانے کے بعد بارونہ مرتھہ نے میجر سے کہا "امیلیا نہایت شرمیلی لڑکی ہے اگر اس سے جناب کا شکریہ ادا کرنے میں کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو معاف کرنا یاں ہمہ وہ دل سے آپ کی شکر گذار ہے"

میجر۔ محترم خاتون! میں نے اپنا انسانی فرض ادا کیا ہے اس لئے آپ اس کا شکریہ ادا کرنے میں اتنا مبالغہ نہ فرمائیے کہ میں اپنی اس خدمت کو عبث و فضول سمجھنے لگوں اور اپنے آپ کو ایک بچہ سمجھنے پر مجبور رہوں۔

مرتھہ۔ جناب میجر! معاف فرمائیے۔ میں نے جو کچھ کہا ہے شکر گذاری کے معمور جذبات دل سے کہا ہے آپ کے احسانات کا شکریہ۔ آپ کی سچائی اور اخلاص پر اظہار فخر۔ اور آپ کی تشریف آوری پر اظہار مسرت میرا فرض تھا اور میں نے اس فرض کو ادا کیا ہے۔ جناب میجر۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جس مکان کی نگرانی و حفاظت آپ فرماتے ہیں وہ آپ ہی کا مکان ہے اور آپ کو یہاں ہر قسم کے امر و نہی کا اختیار ہے اگر آپ میڈم

میرل اور امیلیا کے جانب سے کسی قسم کی سرد مہری پائیں یا وہ آپ کی شان کے مطابق آپ کا احترام نہ کریں تو آپ بے تکلف ان کو ناشکر گذار اور احسان فراموش کہہ سکتے ہیں۔

امیلیا کا نام سنتے ہی میجر کا دل زور زور سے حرکت کرنے لگا یہانتک کہ مرتھہ نے اس کی آواز کو محسوس کر لیا ہو تو تعجب نہیں اور پھر مرتھہ کو مخاطب کر کے اوس نے کہا "میڈم! آپ تو مجھکو ایسا خواب دکھا رہی ہیں گویا میں اس کو خواب و بیداری کی درمیانی حالت میں دیکھہ رہا ہوں حقیقت یہ ہے کہ یہ خواب ہی ہے جس کی تعبیر حقیقت سے اتنی ہی دور ہے جتنا بُعد کہ انسان اور فرشتہ کے درمیان ہے"۔

مرتھہ (کھلکھلا کر ہنستے ہوئے) جناب میجر! آپ کا خیال غلط ہے اس لئے کہ ملائکہ کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ انسانوں کے ساتھہ حل کر رہیں اور اس بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ ہر انسان کے ساتھہ ایک فرشتہ ہے جو ہمیشہ انسان کے قریب رہتا ہے جبکہ وہ اس کو اپنی قربت سے خوش رکھے۔

میجر (خوش ہو کر) خاتون خدا آپ کو خوش رکھے...... کیا یہ ممکن ہے کہ میرا فرشتہ میرے قریب رہے۔

مرتھہ میجر! یہ بات تو آپ کے اختیار میں ہے۔

مینیجر۔ خاتون! اگر یہ بات میرے اختیار میں ہے تو میں اپنے فرشتے کی پرستش کروں گا۔

مرتہہ۔ اور تمہارا فرشتہ بھی تم سے دور نہ رہے گا۔

مینیجر۔ خاتون! میں ایک سپاہی ہوں ادب اور شعر سے واقف نہیں اس لئے پیچیدہ الفاظ کے بجائے اگر صراحت کے ساتھ حقیقت کا اظہار کیا جائے تو بہتر ہو گا۔

مرتہہ۔ مینجر! یہاں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو آپ کو صاف و صریح الفاظ میں اپنا مطلب بیان کرنے سے روک سکے

مینجر۔ محترم خاتون! میرا خیال ہے آپ اس مکان کی سرپرست اور مختار کل ہیں۔

مرتہہ۔ ہاں۔ اور میں یہاں کی ہر بات کی ذمہ دار ہوں۔

مینیجر۔ آپ کس کے سامنے ذمہ دار ہیں۔

مرتہہ۔ حکمران اعلےٰ کے سامنے۔

مینیجر یہ سنکر کچھ گھبرا سا گیا اور اس کا دل خوف سے تھر تھرانے لگا لیکن پھر حواس کو درست کر کے اوس نے کہا "میری آقا! میری روح . . . میری حور اس مکان میں ہے اور میں ہمیشہ اس کی زیادت سے متمتع ہوتا رہا ہوں اگر اب اس کی زیارت سے مجھکو محروم رکھا گیا تو مکان کی سرپرست کی جانب سے یہ مجھپر ایک سخت ظلم ہو گا۔

مرتھہ ۔ (مسکراتے ہوئے) اس مکان کے سرپرست نہایت سختی کے ساتھ اس کا خیال رکھتے ہیں کہ اون کی طرف سے کسی ایسے شخص پر ظلم نہ ہو جس نے ان کے ساتھ برا سلوک نہیں کیا ہے ۔ اور جو شخص اس مکان کے سرپرستوں کی رضامندی حاصل کرنا چاہے ۔ اوس کا فرض ہے کہ وہ اس طرح اون کی خدمت کرے جس طرح ایک غلام اپنے آقا کی خدمت کرتا ہے ۔ یقین ہے کہ اس طرح کی خدمت کا صلہ ضرور ملیگا ۔

میجر ۔ درست ہے ۔ مجھکو سرپرست کی اطاعت کا شرف تو حاصل ہو گیا ہے اب میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ سرپرست اعلےٰ کون ہے تاکہ میں ان کی اطاعت و غلامی کا شرف بھی حاصل کر سکوں ۔

مرتھہ ۔ اس مکان کی اعلیٰ سرپرست حضور ملکۂ محترمہ ہیں ۔

میجر ملکہ کا نام سنکر چونک پڑا چہرہ کا رنگ اڑ گیا اور گھبرا کر اوس نے کہا " حضور ملکۂ محترمہ "!

مرتھہ ۔ ہاں! حضور ملکۂ معظمہ اور اون کی سرپرستی کا معاملہ ایک خاص راز ہے میں نے تم سے اس راز کو صرف اس لئے بیان کر دیا ہے کہ میں تمہاری شرافت پر پورا اعتماد رکھتی ہوں ۔

میجر۔ خاتون! میں حضور ملکۂ محترمہ کی اطاعت و غلامی کو تمام کاموں پر مقدم سمجھتا ہوں اور حضور کی خدمت میں جان کی قربانی اپنی سعادت۔ میں حضور کے راز کی زندگی کے آخری لمحہ تک حفاظت کروں گا.... محترم خاتون! کیا ملکۂ محترمہ اس امر کو پسند فرمائیں گی کہ میں اس مکان کی ایک امین محافظ کی طرح حفاظت کروں۔

مرتھہ۔ اگر ملکۂ معظمہ سے کہا جائے کہ آپ ایک امین خادم اور مخلص غلام کی طرح ان کی خدمت پر آمادہ ہیں۔ تو میرا خیال ہے وہ ضرور تمہاری خدمات کو پسند فرمائیں گی اور ملکہ محترمہ کا خلق اور سلوک تو ساری دنیا میں مشہور ہے۔

میجر۔ محترم خاتون! خدا کے لئے کوئی ایسی خدمت میرے سپرد فرمائیے جس کو انجام دیکر میں اپنے خلوص اور عبودیت کا ثبوت دے سکوں۔

مرتھہ۔ اس قسم کی خدمات کا موقع بہم پہنچانے میں میں بخل سے کام نہ لوں گی۔

میجر۔ میڈم۔ آپ کا شکریہ کیا آپ مجھکو ایک بات دریافت کرنے کی اجازت دیں گی۔

مرتھہ۔ پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو۔

میجر۔ کیا آپ یہ بتلا سکتی ہیں کہ امیلیا حضرت ملکۂ محترمہ سے کیا تعلق رکھتی ہے۔

مرتھہ۔ ملکہ محترمہ امیلیا کی محسن ہیں اس سے زیادہ اور کوئی تعلق نہیں ہے۔

میجر نے یہ سنکر چند منٹ تامل کیا اور پھر کہا "اس صورت میں کہ امیلیا ذاتی طور پر ملکہ محترمہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتی غالباً وہ اس معاملہ میں دخیل نہ ہوں گی۔ کہ امیلیا اور میرے درمیان۔۔۔۔۔ اتنا کہکر میجر خاموش ہو گیا بارونہ نے گویا اس کے مفہوم کو سمجھکر کہا "میرا خیال ہے وہ اس معاملہ میں مداخلت نہ کرینگی۔۔۔۔۔ اور میں کہہ سکتی ہوں کہ ملکہ محترمہ اور امیلیا کے درمیان خواہ کسی قسم کا تعلق سہی وہ اپنے مخلص و وفادار غلام کے معاملہ میں کبھی دخل نہیں دیتیں"۔

میجر۔ کیا کوئی ایسی صورت ممکن ہے کہ جس طرح میں نے آپکی خوشنودی و رضامندی کی سعادت حاصل کی ہے اسی طرح حضور ملکۂ محترمہ کی خوشنودی و رضامندی کا شرف بھی مجھکو حاصل ہو جائے۔

مرتھہ۔ میرے خیال میں یہ بات مشکل نہیں ہے۔

میجر۔ امید ہے کہ آپ مجھہ کو کوئی ایسی خدمت سپرد فرمائیں گی جس سے مجھہ کو حضور ملکۂ معظمہ کی خوشنودی کی سعادت حاصل ہو جائے۔

مرتھہ۔ میں نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ اس قسم کی خدمت کا

موقع ہم پہونچانے ہیں۔ میں بخل نہ کروں گی میرا یہ وعدہ نہایت پختہ وعدہ ہے۔

مینجر۔ کیا یہ ممکن ہے کہ مجھکو آج ہی کوئی ایسا موقع نصیب ہو جائے مرتھہ نے منہ کے دہانہ کو حرکت دی گویا وہ منہ کے لعاب کو نگل رہی ہے اور پھر کہا "ممکن ہے۔ ۔ ۔ ۔ لیکن میں نہیں کہہ سکتی کہ حضرت ملکۂ محترمہ کو آج رات جس خدمت کی ضرورت ہے تم اس کو انجام بھی دے سکو گے یا نہیں۔

مینجر کے چہرہ پر چمک پیدا ہو گئی اور اس نے آنکھوں کو اوپر اٹھا کر کہا "آج کی رات؟"

مرتھہ۔ ہاں۔ آج کی رات۔ ۔ ۔ ۔ آج کی رات ملکۂ معظمہ ایک بہادر اور امین شخص کی خدمات کی محتاج ہیں۔

مینجر۔ محترم خاتون! میں بھی ایک وفادار اور امین غلام ہوں۔

مرتھہ۔ لیکن۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مینجر۔ کاش آپ مجھکو اس خدمت کی حقیقت سے آگاہ فرمائیں۔

مرتھہ۔ جب تک مجھہ کو اس کا یقین نہو جائے کہ تم اس خدمت کے اہل ہو یا نہیں اوس وقت تک میں خدمت کی نوعیت کا اظہار نہیں کر سکتی۔

مینجر۔ میڈم! میں ہر اس خدمت کو جسمیں امانت و شجاعت کی ضرورت ہے پوری قابلیت کے ساتھہ انجام دینے کی اہلیت رکھتا ہوں

مرتھہ۔ کیا تم رات کو ساری رات سفر کر سکتے ہو۔؟

میجر۔ میرے لئے اس سے زیادہ آسان کام کوئی نہیں۔

مرتھہ۔ کیا تم حملہ آوروں کی مدافعت کر سکتے ہو۔

میجر۔ میں سپاہی ہوں اور لڑنے مرنے ہی کے لئے پیدا کیا گیا ہوں۔

مرتھہ۔ درست ہے لیکن اگر کسی موقع پر مکرو حیلہ کی ضرورت پیش آئے تو کیا تم اس کام کو بھی خوبی کے ساتھہ انجام دے سکتے ہو۔

میجر۔ میڈم! مشکلات اور خطرات خود مکرو حیلہ سکھا دیتے ہیں۔

مرتھہ۔ بہت ممکن ہے کوئی سخت خطرہ بھی پیش آئے۔

میجر۔ میں شاہی غیظ و غضب کے سوا کسی خطرہ کی پرواہ نہیں کرتا۔

مرتھہ۔ اچھا کیا اب تم اوس اہم خدمت کو انجام دینے پر تیار ہو۔

میجر۔ بالکل تیار۔

مرتھہ۔ میجر! تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ اگر تم نے اس خدمت کو انجام پر پہنچانے میں کامیابی حاصل کر لی تو تمہارے خواب کی تعبیر سچی ہو جائے گی۔

میجر۔ خدا کی قسم آپ کے حکم کو برق کی سرعت کے ساتھہ بجا لاؤں گا۔

مرتھہ۔ بہتر ہے۔ اچھا سنو۔ یہ ایک حکم ہے خاص شہنشاہ معظم کا کیتھرائن شراٹ کے نام۔ اس میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ کیتھرائن

اپنے ان تمام زیورات کو جو اوس کے پاس ہیں حامل حکم کے حوالہ کر دے ..... کیا تم اس حکم کو پہنچا سکتے ہو۔

یہ کہکر مرتھہ نے جیب سے وہ خط نکالا جس کو اوس نے دیر راعیٔ صالح کی منتظمہ سے حاصل کیا تھا اور مینجر کے ہاتھہ میں دیدیا۔

مینجر اول تو مرتھہ کے الفاظ سنکر مبہوت رہ گیا اور پھر کہا۔

"میڈم! آپ نے تو واقعہ کو نہایت اہم اور خطرناک بتایا تھا۔ یہ تو کوئی اہم خدمت نہیں بہت معمولی کام ہے"۔

مرتھہ۔ ممکن ہے یہ خدمت ظاہر میں آسان نظر آتی ہو لیکن حقیقت میں دشواریاں رکھتی ہو۔

مینجر۔ جو کچھہ بھی ہو مجھہ کو خطرات کی پروا نہیں۔

مرتھہ۔ کیتھرائن شرٹ سے زیورات کو لینے کے لئے تم سے پہلے اور لوگ بھی گئے ہوں گے۔

مینجر۔ لیکن شاہی حکم تو میرے ہاتھہ میں ہے۔

مرتھہ۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دوسرا حکم جاری کر دیا جاتا ہے

مینجر۔ پھر کیا۔ کیا جائے۔

مرتھہ۔ تم اس قدر جلد جاؤ کہ دوسرے لوگوں سے پہلے پہنچ جاؤ۔

مینجر۔ میں موٹر کار میں اڑ کر جاؤں گا۔

مرتھہ بہتر ہے ..... بہت ممکن ہے کچھہ لوگ تم سے اس حکم کو چھیننے یا زیورات پر قابض ہونے کی کوشش کریں۔

میجر۔ جس طرح کتا گھر کی حفاظت کرتا ہے اسی طرح میں ان زیورات کی حفاظت کروں گا۔

مرتھہ۔ بہت ممکن ہے تم سے کوئی شخص زبردستی زیورات کو چھین لے۔

میجر۔ جب تک میرے جسم میں روح ہے اس وقت تک میں زیورات کو اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوڑ سکتا۔

مرتھہ۔ ممکن ہے تم پر غاصبوں کی ایک جماعت حملہ آور ہو۔

میجر۔ میں ان کے ہاتھوں سے نجات پا کر بھاگ کھڑے ہونے کا کوئی حیلہ نکال لوں گا اگر اون سے چھٹکارا پانے اور بچنے کی کوئی اور صورت نظر نہ آئے گی۔

مرتھہ۔ اگر تم سے زیورات کو چھین لیا گیا۔

میجر۔ تو میں لڑ کر یا کسی حیلہ سے زیورات کو واپس لے لوں گا۔

مرتھہ۔ ممکن ہے کیتھرائن ہی تم کو زیورات نہ دے۔

میجر۔ کیا وہ شاہی حکم کی خلاف ورزی کر سکتی ہے۔

مرتھہ۔ ممکن ہے وہ حکم کو جھوٹا یا فریب قرار دے۔

میجر۔ میں اس کو یقین دلادوں گا کہ یہ حکم مجھکو بادشاہ نے خود اپنے ہاتھ سے دیا ہے۔

مرتھہ۔ خدا تم کو برکت دے ..... تم سے پہلے اس مہم پر کرنیل ہان فرنر جا چکا ہے کیا تم اس سے واقف ہو۔

میجر۔ ہاں میں اس سے واقف ہوں لیکن جہاں تک میرا خیال ہے وہ مجھکو نہیں جانتا۔

مرتہہ۔ اگر وہ تم سے پہلے ہی پہونچ جائے تب بھی اوس کی کوشش بیکار رہے گی اس لیئے کہ شاہی حکم اوس کے پاس نہیں ہے اگرچہ وہ یہ خیال کرتا ہے کہ حکم اس کے پاس ہے پھر وہ شاہی حکم کے مضمون سے بھی واقف نہیں ہے۔

میجر۔ ہر نوع میں ہر حال میں کامیاب رہوں گا۔

مرتہہ۔ اس خیال میں نہ رہئے بہت ممکن ہے وہ پہلے پہنچکر تم سے شاہی حکم کو واپس لینے کی کوئی کارروائی کرے یا اوس حکم میں جو تمہارے پاس ہے شکوک وشبہات پیدا کردئے۔

میجر۔ تو اُس سے پہلے پہونچنے کی کوشش کروں گا۔

مرتہہ۔ اگر وہ تم سے پہلے پہنچ گیا۔

میجر۔ اس کی بابت میں کچھہ نہیں کہہ سکتا البتہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں زیورات پر قبضہ کرلوں گا۔ خواہ یہ قبضہ غصب کے طریقہ پر ہو یا چوری وغیرہ سے مختصر یہ کہ زیورات ہی لیکر یہاں واپس آؤں گا۔

مرتہہ۔ بہتر ہے۔ اور تم زیورات لیکر کہاں آؤ گے۔

میجر۔ یہیں اسی مکان میں۔

مرتھہ - اچھا - پندرہ منٹ کے بعد ایک شاندار اور بہترین موٹر کار تمہارے حکم کے ماتحت ہو گی -

میجر - خاتون! کیا یہ زیورات وہی ہیں جن کی نسبت ......

مرتھہ - ہاں یہ وہی زیورات ہیں جن کی بابت آج پارلیمنٹ میں شور و شغب برپا ہو چکا ہے -

میجر - ہاں - میں سمجھ گیا اور آج شام کے اخبارات میں اس کی بابت بہت سے اشارات میری نظر سے گذرے ہیں -

مرتھہ - تمہاری ذکاوت و فراست پر آفرین ... تم یہاں تھوڑی دیر میرا انتظار کرو میں ابھی آتی ہوں -

یہ کہکر مرتھہ میڈم مارگیرٹ میزل کے کمرہ میں چلی گئی چند باتیں اس کے کان میں کہیں اور پھر باہر چلی گئی -

ساتواں باب

دلچسپ ملاقات

چند منٹ بعد اوس کمرہ میں جس میں میجر جوزف شسندر بیٹھا ہوا مرتھہ کا انتظار کر رہا تھا مارگیرٹ میزل داخل ہوئی اور میجر کو

مخاطب کر کے کہا "جناب میجر تھوڑی سی چاء اور مٹھائی تناول فرما لیجئے"۔

میجر۔ میڈم! میں آپ کی مہربانیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مارگریٹ۔ میں چاء بناتی ہوں امیلیا اتنے دیر آپ کا دل بہلائے گی کیا آپ اس ملاقاتی کمرہ سے امیلیا کے کمرہ میں تشریف لے چلیں گے۔

میجر کا دل دہڑ کنے لگا اور اس نے کہا "محترم خاتون! آپ کی خواہش کی تعمیل میرا فرض ہے اور یہ خواہش نہایت باکیف خواہش ہے۔

فوراً مارگریٹ باورچی خانہ میں پہنچی اور میجر امیلیا کے کمرہ میں امیلیا اس وقت کمرہ میں کہڑی تہی اوس کے رخساروں پر شفقی رنگ تھا اور ہونٹوں پر تبسم کہیل رہا تہا ہاں وہ نورانی تبسم جس کی چمک کبہی ختم نہیں ہوتی میجر نے قریب پہنچکر کہا "میری حور! اپنا ہاتہہ مجہہ کو دو تاکہ میں اوس کو چہو کر اس امر کا یقین کر سکوں کہ میں خواب نہیں دیکہہ رہا ہوں"۔

یہ کہکر میجر نے امیلیا کا ہاتھ اپنے ہاتہہ میں لے لیا اور اسپر ایک ایسا بوسہ دیا جس کا نقش اگرچہ ہاتہہ سے محو ہو سکتا ہے لیکن اوس کا کیف واثر دل سے محو نہیں ہو سکتا ادہر میجر امیلیا کے ہاتہہ کو اپنی طرف کہینچ رہا تہا اور ادہر امیلیا نیچی نظریں کئے

ہوئے اوس سے کہہ رہی تھی "آہ ... کیا تم ساحر ہو"
میجر - میں مسحور ہوں ساحر نہیں -
امیلیا میں نہیں کہہ سکتی تم نے کیونکر دخل پایا -
میجر - اس مکان میں -
امیلیا - نہیں بارونہ مرتھہ برجن کے دل و دماغ میں - ہاں اوس بارونہ کی عقل میں جو گرجے کی منتظمہ سے زیادہ میری حفاظت و نگرانی کرتی ہے -
میجر - میں اس کا سبب نہیں بتا سکتا ... تم نے بارونہ میں کیا کوئی نئی بات پائی -
امیلیا - ہاں میں نے محسوس کیا ہے کہ وہ تم سے خوش ہے اور بہت خوش صرف یہی نہیں بلکہ تمہارے اخلاق و عادات نے اون کو اپنا بنا لیا ہے -
میجر - اور میں نے صرف تمہاری وجہ سے اون کی غلامی پسند کی ہے میری بابت انہوں نے تم سے کیا کہا -
امیلیا - وہ کہتی تھیں کہ جیسا نوجوان میں چاہتی تھی مجھکو مل گیا -
میجر - وہ کس لئے کسی نوجوان کو تلاش کرتی تھیں -
امیلیا - جو لوگ اس مکان میں رہتے ہیں اون کی حفاظت کے لئے -
میجر - میں اس مکان کی حفاظت کے لئے وفادار کتے کی مانند

ہوں اور تم اپنی نسبت کیا خیال رکھتی ہو۔
امیلیا کے چہرہ کا رنگ بدل گیا اور کچھہ تامل کے بعد اوس نے کہا۔
"اور میں ایک مطمئن پرند کی مانند ہوں۔
میجر۔ امیلیا! مجھہ کو اندیشہ ہے کہ اس نعمت کی عمر مختصر نہو۔
امیلیا۔ جوزف! اور مجھہ کو یہ خوف ہے کہ اس قفس سے نکال کر مجھہ کو دوسرے پنجرے میں بند نہ کر دیا جائے۔
میجر۔ لیکن بارونہ نے مجھہ سے وعدہ کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ پختہ وعدہ ہے۔
امیلیا۔ آہ.... تم سے کیا وعدہ کیا ہے۔
میجر۔ یہ وعدہ کیا ہے کہ میں اس قفس میں ہر وقت آسکتا ہوں۔
امیلیا۔ یا اللہ..... میں تمہارے بیان سے حیران ہوں اس لئے کہ بارونہ کا سلوک میرے ساتھہ یہ ہے کہ میرے کمرہ میں ہوا کا گذر بھی ممنوع ہے اس خیال سے کہ کہیں ہوا میری خبر کسی تک کسی نہ پہنچا دے تعجب ہے تم نے بارونہ کو کیونکر ہموار کر لیا اور اپنا معتقد بنا لیا۔
میجر۔ میرا خیال ہے میں نے بارونہ کے دل ودماغ پر نہیں بلکہ بارونہ نے میرے دل ودماغ پر قبضہ کر لیا ہے۔
امیلیا۔ یہ کیونکر۔
میجر۔ اس کا سبب میں بیاں نہیں کر سکتا...... میں اس وقت دیوانہ

کی مانند ہوں جو کچھ نہیں جانتا البتہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ اوس نے میرے دل کے لئے میرے سینہ کو کشادہ کردیا ہے جس طرح میرے جسم کے لئے اس مکان کے دروازہ کو کھولدیا ہے۔

امیلیا۔ تمہارے سینہ کو کشادہ کردیا ہے۔

میجر۔ ہاں ۔۔۔۔ اوس نے مجھکو ایک خاص راز کا امین بنایا ہے۔

امیلیا۔ یا اللہ۔۔۔ وہ کونسا راز ہے۔

میجر۔ راز ۔۔۔ اور راز کو تم مجھہ سے دریافت کرتی ہو۔

امیلیا۔ معلوم ہوتا ہے تمہارے دل میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جنکو تم مجھہ سے زیادہ عزیز رکھتے ہو۔

میجر۔ امیلیا ہرگز نہیں۔ لیکن مجھہ کو اس کا ڈر ہے کہ اگر میں نے باروِنہ کے راز کو ظاہر کردیا تو پھر تمہارا قرب مجھہ کو حاصل نہوگا۔

امیلیا۔ تمہارے اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ راز شاید میری ذاتِ خاص سے تعلق رکھتا ہے۔

میجر۔ نہیں ۔۔۔ لیکن اوس کی حفاظت اس لئے ضروری ہے کہ اس نعمت کا حصول اوس کی حفاظت کے ساتھ مشروط ہے۔

امیلیا۔ کون سی نعمت۔

میجر۔ تمہاری ملاقات کی نعمت۔

امیلیا۔ آہ۔ تم نے تو مجھہ کو فکر میں ڈالدیا ۔۔۔۔ میں تو اس کا یقین کر چکی تھی کہ باروِنہ مرہتہ بر جن تم سے خلوص و عقیدت رکھتی ہے۔

میجر۔ اس کا علم مجھ کو نہیں۔۔۔۔ مجھکو خوف یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

امیلیا۔ تعجب ہے تم ناواقف ہو۔۔۔۔ بہر نوع اگر تم کو راز کا علم ہو جاتا تو تم آسانی سے بارونہ کے وعدہ کی قدر و قیمت سے آگاہ ہو جاتے۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔ اگر اس راز کی حفاظت شرط ہے تو تم مجھ سے اوس کو بیان نہ کرو۔۔۔۔ لیکن ہاں یہ تو بتاؤ کہ یہ راز کس کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔

میجر۔ یہ بات میں تم سے نہ چھپاؤں گا یہ راز ملکۂ محترمہ کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔

امیلیا۔ ملکۂ معظمہ کی ذات سے۔

میجر۔ ہاں۔۔۔۔ اور ملکۂ محترمہ ہی کے کام سے میں اس وقت ایک خطرناک مہم پر جا رہا ہوں۔

امیلیا۔ کہاں؟

میجر۔ معاف کیجئے میں اس سوال کا جواب دینے سے مجبور ہوں۔

امیلیا۔ اگر تمہاری مہم کا تعلق ملکۂ محترمہ کی ذاتِ خاص سے ہے تو تم کو بارونہ مرتھہ کے وعدہ پر پورا اعتماد رکھنا چاہئے لیکن۔۔۔۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس مہم کا کچھہ نہ کچھہ تعلق میری ذات سے بھی ہے۔

میجر۔ امیلیا تم نے یہ خیال کس بنا پر قائم کیا ہے۔

امیلیا۔ ان ایام میں چونکہ پرنس روڈلف (ولی عہد آسٹریا) کئی

مرتبہ میرے پاس تشریف لا چکے ہیں اور مجھہ پر خاص مہربانی فرماتے ہیں اس وجہ سے مجھہ کو یہ رائے قائم کرنے کا موقع ملا ہے۔

مینجر جوزف یہ سنکر چونک پڑا اور کہا "یا اللہ ..... تم کیا کہہ رہی ہو۔

امیلیا۔ میں یہ کہہ رہی ہوں کہ چند روز سے پرنس یہاں اکثر تشریف لایا کرتے ہیں۔ مجھکو اون کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے اور وہ مجھہ پر خاص شفقت و مہربانی فرماتے ہیں اور علمی و فنی مسائل میں مجھہ سے بحث و گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ بات تو تم کو معلوم ہو گی کہ پرنس علم دوست اور ادب پرور انسان ہیں اور علم و ادب سے اون کو خاص ذوق ہے۔

مینجر۔ یہ تو مجھہ کو معلوم ہے لیکن اس حقیقت سے میں واقف نہیں کہ حضور ولی عہد یہاں کیوں تشریف لاتے ہیں۔

امیلیا۔ اس کا سبب تو مجھکو بھی معلوم نہیں لیکن ولی عہد کا یہاں اکثر تشریف لانا اور ان کی موجودگی میں بار و نہ مرتبہ کا میری ذات خاص کی طرف زیادہ متوجہ رہنا اور مجھہ کو آراستہ رکھنا میرے دل میں یہ شکوک و شبہات پیدا کرتا ہے کہ یہاں میری بابت کوئی خاص کوشش کی جا رہی ہے

جس کا علم مجھ کو نہیں ہے۔

میجر۔ کیا تمہارے خیال میں اس قسم کی کارروائیاں کسی بُرے ارادہ پر مبنی ہیں۔

امیلیا۔ نہیں...... نہیں...... بلکہ اس کے خلاف میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ کوئی پسندیدہ اور مسرت انگیز جد و جہد ہے اگر اوس میں کوئی راز پنہاں نہیں خصوصاً مستقبل کا راز۔

میجر۔ آہ...... مجھ کو اندیشہ ہے کہ کہیں یہ کوئی ایسی جد و جہد نہ ہو جو تم کو مجھ سے جدا کر دے اور تم مجھ سے دور ہو جاؤ۔

امیلیا یہ الفاظ سنکر چونک پڑی اور کہا " خدا کی پناہ...... لیکن...... آہ...... میں کچھ نہیں جانتی...... دنیا میں ہر بات ممکن ہے۔

میجر۔ پھر کیا۔ کیا جائے۔

امیلیا۔ آہ میں کچھ نہیں جانتی میں تو گویا ایک سمندر میں تیر رہی ہوں اور اس سے بالکل ناواقف ہوں کہ کون سا کنارہ قریب ہے۔

میجر۔ تمہارا معاملہ بھی عجیب و غریب ہے...... کیا تم کو یہ معلوم ہے کہ ملکۂ محترمہ سے تمہارا کیا تعلق ہے۔

امیلیا۔ ملکۂ معظمہ سے

میجر۔ ہاں۔

امیلیا۔ میرے خیال میں تو ملکۂ محترمہ سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔
میجر۔ بارونہ مرنہہ کا بیان تو یہ ہے کہ ملکۂ محترمہ تمہاری سرپرستا اعلےٰ ہیں۔
امیلیا۔ ہائیں...... مجھکو اس کی بابت کچھ معلوم نہیں اور نہ مجھکو یہ معلوم ہے کہ بارونہ سے پہلے میرا سرپرست کون تھا اور بارونہ کے بعد کون ہوگا۔
میجر۔ اور سب سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ تم کو اپنے نسب کا حال بھی معلوم نہیں۔
امیلیا۔ مجھکو اپنے نسب کا حال معلوم نہ ہونے کا بہت رنج ہے اور یہ بات بھی میرے امکان میں نہیں ہے کہ میں اس کی تحقیق و تفتیش کروں میں تو اوس چڑیا کے مانند ہوں جو قفس میں بند ہو۔
میجر۔ اور اس چڑیا کا صرف یہ قصور ہے کہ وہ حسین و جمیل ہے۔
امیلیا۔ کس قدر بری اور قابل ملامت ہیں وہ خوبیاں جو اپنے مالک کو غلام بنا دینے کی موجب ہوں۔
میجر۔ امیلیا تعجب اور حیرت ہے کہ تم اپنی بہترین زندگی کی شکایت کر رہی ہو کیا حضور ملکۂ محترمہ کی نعمتوں کی بارش تمہاری خوشنودی کے لئے کافی نہیں ہے۔
امیلیا۔ میں اس کی شکایت نہیں کرتی بلکہ اون بھید کیوں

کا ذکر کر رہی ہوں جو میری زندگی کی راہ میں پڑ گئی ہیں! اور میں یہ محسوس کر رہی ہوں کہ بار دونہ مرتبہ کی تمام نوازشات عنایات اور مہربانیاں مجھ کو غلامی کی زنجیر دل میں جکڑ رہی ہیں اور ایسی حالت میں جبکہ میں قیدی کی طرح زندگی بسر کر رہی ہوں۔ یہ امر میرے امکان سے خارج ہے کہ میں اپنی ابتدائی زندگی کے ورق کو الٹ کر یہ معلوم کر سکوں کہ میں کون ہوں اور کیا ہوں میں نے اپنے بچپن کے گہوارہ میں آنکھ کھول کر صرف گرجے کو دیکھا ہے پھر مجھ کو گرجے سے اس مکان میں منتقل کر دیا گیا ہے جو اگرچہ وسعت میں گرجے سے کم ہے لیکن صفائی اور آراستگی میں گرجے سے بہت زیادہ ہے۔

میجر۔ حیرت ہے کیا گرجے کی منتظمہ نے کبھی تم کو یہ نہیں بتایا کہ تمہارے خاندان کے لوگ کون ہیں یا تم کس خاندان سے تعلق رکھتی ہو۔

امیلیا۔ اوس نے کچھ نہیں بتایا اور نہ وہ بتا سکتی تھی۔

امیلیا اتنا ہی کہنے پائی تھی کہ مارگریٹ منزل کی آواز سنائی دی جو دونوں کو چائے پر بلا رہی تھی امیلیا نے میجر سے کہا "آؤ اب ایک دوسرے کو رخصت کریں"

میجر۔ میں ابھی ابھی اس یقین کے ساتھ ایک بڑے سفر پر جانیوالا

ہوں کہ کل صبح تک واپس آجاؤں گا لاؤ اپنا ہاتھ میری طرف بڑھاؤ تاکہ میں اوس پر ایک ایسا بوسہ دوں جو کل تک میری زندگی کو تازہ رکھے"!

یہ کہکر میجر نے امیلیا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور دیر تک اس کو چومتا رہا وہ بیخودی کے ساتھ ہاتھ کو چوم رہا تھا اور امیلیا کہہ رہی تھی "! بس...... بس اب چھوڑ دو تمہیں مارگیرٹ ہم کو نہ دیکھ لے"! میجر نے ہاتھ کو چھوڑ کر کہا " امیلیا تم میرے لئے دعا کرنا کہ خیر و عافیت کے ساتھ میں واپس آجاؤں میں نہایت خطرناک مہم پر جا رہا ہوں"!

امیلیا۔ آہ...... چلتے وقت تم کوئی ایسی بات نہ کہو جو تمہاری واپسی تک مجھ کو پریشان رکھے۔

میجر۔ ڈرو نہیں میں تمام خطرات کا بہادری کے ساتھ مقابلہ کرونگا صرف اوس زندگی کو بچانے کے لئے جس کو میں نے اپنے معبود پر وقف کر دیا ہے۔

امیلیا۔ یا اللہ...... میں اُن خطرات سے بہت خوفزدہ ہوں جو تم کو پیش آنے والے ہیں۔

میجر۔ کیا تم مجھ کو ایک ایسے تعویذ سے مسلح نہیں کر سکتیں۔ جو مجھ کو خطرات سے محفوظ رکھے۔

یہ کہکر میجر نے امیلیا کے سینہ اور گردن پر نظر ڈالی امیلیا اس

وقت اپنی گردن میں سونے کی ایک زنجیر پہنے ہوئے تھی جس کے وسط میں سونے کا ایک مرصع قلب نما تعویذ پڑا ہوا تھا امیلیا نے فوراً اس زنجیر کو گردن سے نکالا اور میجر کو دیتے ہوئے کہا "یہ ایک لوح ہے جس پر ہماری آقا و سردار حضرت مریم علیہ السلام کی تصویر کندہ ہے تم اس کو تعویذ کے طور پر اپنے پاس رکھو پاک مریم تمہاری حفاظت کریں گی"

میجر۔ امیلیا بیشک یہ ایک بہترین محافظ ہے لیکن جس شخص نے تم کو یہ بیش قیمت ہدیہ مرحمت فرمایا ہے۔ ممکن ہے وہ تم سے اس کا علیحدہ ہونا گوارا نہ کرے خواہ ایک ہی دن کی علیحدگی کیوں نہ ہو۔

امیلیا۔ جس روز میں گرجے سے رخصت ہوئی ہوں اوس روز یہ لوح گرجے کی منتظمہ نے مجھکو عنایت کی تھی اس لئے اگر ایک دن کے لئے تم اس کو اس لئے مانگتے ہو کہ صاحب صورت (مریم علیہا السلام) تمہاری حفاظت کریں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

میجر۔ امیلیا یہ لوح گویا قلب کا نمونہ ہے۔ جسم ہاں اس جسم کا جو قلب کا محافظ ہے۔ نمونہ کہاں ہے۔

امیلیا (مسکراتے ہوئے) مجھ کو اندیشہ ہے اگر میں نے اپنی تصویر تم کو دیدی کہ وہ کسی دوسرے کے ہاتھ میں نہ پڑ جائے۔

میجر۔ امیلیا اگر تم مجھ سے محبت رکھتی ہو تو کسی بات کا خوف نہ کرو تمہاری ہر چیز مجھ کو اپنی زندگی سے زیادہ عزیز ہے۔
امیلیا اٹھی اور اپنی میز پر جا کر ایک چھوٹی سی کتاب (البم) اٹھا لائی اور کہا "یہ میری بچپن سے لیکر اس وقت تک کی تصویروں کا مجموعہ ہے"
میجر جوزف نے البم کو کھولا اور الٹ پلٹ کر کہا "یہ تو کئی تصویریں ہیں"
امیلیا۔ ہاں اس میں میری ہر دو سال کی ایک تصویر ہے۔
میجر نے سونے کی لوح اور تصاویر کی البم کو اوس جیب میں جو دل کے پاس ہی تھی رکھ لیا اور پھر کہا "اس ذخیرہ کو میں اس وقت تک محفوظ رکھوں گا جب تک کہ قلب کی حفاظت مجھ سے ممکن ہے"
امیلیا۔ (مسکراتے ہوئے) کیا مجھکو کوئی ایسی چیز آپ عنایت نہیں فرما سکتے جس کی میں حفاظت کروں اور اپنے پاس رکھوں
میجر۔ امیلیا میرا دل آپ کے ہاتھ میں ہے آپ جو شغل اوس سے مناسب فرمائیں اختیار کر لیں۔
امیلیا۔ دل تو ہاتھ میں ہے میں آنکھوں کا شغل چاہتی ہوں۔
میجر۔ (مسکراتے ہوئے) میری عدم موجودگی میں میری تصویر آپ کا دل بہلائے گی۔

یہ کہکر میجر نے اپنی جیب سے فوٹو کی ایک تصویر نکالی اور امیلیا کے ہاتھہ میں دیدی۔

معًا مارگیرٹ کی یہ آواز آئی "چار ٹھنڈی ہو رہی ہے" یہ سنکر دونوں اٹھہ کھڑے ہوئے تینوں نے ایک جگہ بیٹھہ کر چار پی ادہر چار ختم ہوئی اور ادہر مرتھہ برجن مسکراتی ہوئی کمرہ میں داخل ہوئی اور کہا "جناب میجر آپ میرے ساتھہ تشریف لائیے"

میجر مرتھہ کے پیچھے ہولیا بڑے کمرہ میں پہونچکر مرتھہ نے اوس سے پوچھا "کیا تم تیار ہو"

میجر۔ میں پہلے سے زیادہ تیار ہوں اگر میری خدمات کو حضرت ملکۂ محترمہ اور جناب والا پسند فرمائیں۔

مرتھہ۔ خدا تمہارے ارادوں میں برکت دے۔ کیا تم نے ٹرلسیٹ کو دیکھا ہے۔

میجر۔ میں ٹرلسیٹ ہی میں پیدا ہوا ہوں۔

مرتھہ۔ بہت بہتر۔ لیکن مجھکو خوف ہے کہ وہاں تم کو تمہارے یار دوست نہ گھیرلیں اور ان کی محبت تم کو نہ روک لے۔

میجر۔ خاتون! میرا دل یہیں رہے گا اور دل کے بغیر میں بیس گھنٹہ سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا گویا میں ٹرلسیٹ میں ایک اجنبی کی طرح داخل ہوں گا اور اپنا کام کرکے فورًا لوٹ پڑوں گا پھر

موٹرکار ہر قسم کے ضروری سامان سے آراستہ اور بالکل نئی تھی۔ شہر کے اندر تو میجر موٹر کو اس رفتار سے لے گیا جو قانون کے مطابق تھی لیکن شہر سے باہر نکلتے ہی اوس نے پوری رفتار سے موٹر کار چھوڑ دیا اور صرف ان مواقع پر رفتار کو کسی قدر سست کیا جہاں موڑ پڑتا تھا یا کئی سڑکیں مختلف اطراف سے آکر ملتی تھیں وہ موٹر کو ہوا کی مانند لے جا رہا تھا اور جلد سے جلد ٹرلسیٹ پہنچنے کے خیال کے سوا اوس کے دل میں کوئی خیال نہ تھا وہ گویا خواب و بیداری کی سی حالت میں تھا اور تیز رفتاری کے سبب موٹر کار کی مشین خراب ہو جانے یا بگڑ جانے کا اندیشہ تک اوس کے دل میں پیدا نہ ہوتا تھا۔ آدھی رات گذرنے سے پہلے وہ شہر ہاربورگ میں پہنچ گیا۔ جو ٹرلسیٹ کے قریب واقع تھا شہر سے باہر نکل کر وہ اس دکان پر چند منٹ کے لئے ٹھہرا جو شہر کے جنوبی کنارہ پر واقع تھی۔ اور اس وقت تک کھلی ہوئی تھی اس نے دکان کے سامنے موٹر کو ٹھہرا کر دریافت کیا "کیا ابھی ابھی یہاں سے کوئی موٹر کار گذری ہے جس میں ایک فوجی افسر سوار تھا؟"

مالک دوکان - ہاں! وہ فوجی افسر آدھے گھنٹہ کے قریب یہاں ٹھہرا تھا اور دو پیالے دودھ کے ایک پیالہ چاء کا اور پانچ پیالے شراب کے اوس نے یہاں پئے تھے۔ محترم افسر! کیا آپ

وہاں نہ میرا کوئی عزیز ہے اور نہ دوست۔
مرتھہ۔ کیا تم نے امبریال کا ہوٹل دیکھا ہے۔
میجر۔ ہاں میں اکثر وہاں اپنے دوستوں سے ملتا رہا ہوں۔
مرتھہ۔ اس ہوٹل کے داہنی جانب ایک مکان ہے یہی مکان کیتھرائن شراٹ کا ہے تمہارے لئے آرلینڈ کے میدان میں داہنی جانب ایک موٹر کار تیار کھڑی ہے یہ لو یہ ایک چھوٹی سی صندوقچی ہے جس میں سفر کے ضروری مصارف کا سامان ہے۔ جاؤ مبارک پرندہ کے پروں پر اڑ کر جاؤ...... ہاں میجر اس بات کو یاد رکھو کہ تمہاری یہ خدمت ملکہ کو خوش کردیگی۔ ... جاؤ جاؤ کرنیل فرز تم سے صرف ایک گھنٹہ پہلے روانہ ہوا ہے یہ سنکر میجر اول مرتھہ سے رخصت ہوا اور پھر مارگیرٹ وامیلیا کو رخصتی سلام کرتا ہوا مکان سے باہر نکل گیا۔

آٹھواں باب

میجر جوزف اور کرنیل فرز کی مٹھبھیڑ

ٹھیک نو بجے شام کو میجر جوزف شندر موٹر کار میں سوار ہوا

چند منٹ کے لئے یہاں قیام نہ فرمائیں گے۔

مینیجر۔ کچھہ حرج نہیں ...... تم دو پیالے لے آؤ ...... ہاں یہ تو بتاؤ اوس فوجی افسر کو یہاں سے گئے ہوئے کتنی دیر ہوئی

مالک دکان۔ اوس کو گئے ہوئے تقریبًا پندرہ منٹ ہوئے ہونگے

مینیجر۔ لو۔ یہ ایک کروُن لو اور دو پیالے لے آؤ۔

جوزف نے دوکاندار کی واپسی کا انتظار نہیں کیا اور موٹر کار پوری رفتار سے چھوڑدی اور دکان دار یہ کہتا ہی رہ گیا "یہ اوس سے زیادہ مجنون ہے یہ جنون کے نشہ میں مدہوش ہے اور وہ نشہ میں دیوانہ تھا"

مینیجر جوزف اوس پہاڑی کی بلندی پر تھا جو مقام کارنیوال کے کنارہ پر واقع ہے کہ اس نے ایک قائم روشنی کو دیکھا چند منٹ میں وہ روشنی کے قریب پہنچ گیا اور موٹر کار کو روک کر دیکھا کہ ایک شخص ایک موٹر کار کے قریب کھڑا ہے فورًا اس شخص کو دیکھکر اوس نے اپنے دل میں کہا "وہ نامراد ابیں وقت پر پہنچ گیا"

مینیجر جوزف کے موٹر کی روشنی اوس شخص کے چہرہ پر پڑ رہی تھی جوزف نے اس کے چہرہ کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ وہ کرنیل ہان فرنز ہے لیکن کرنیل نے اس کے چہرہ کو نہیں دیکھا اس لئے کہ جوزف روشنی کے پیچھے تھا۔ جوزف نے آگے بڑھ کر

کرنیل سے پوچھا کیا ہوا"

کرنیل۔ موٹر کار خراب ہوگئی ہے۔ میں نے مشین کو اچھی طرح دیکھہ لیا۔ لیکن خرابی کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔

جوزف نے کرنیل کے لب ولہجہ سے محسوس کرلیا کہ وہ شراب کے نشہ میں مدہوش ہے اور اوس کے دل ودماغ بیکار ہوگئے ہیں وہ آگے بڑھا اور کہا "ٹھہرو! میں دیکھتا ہوں" یہ کہکر جوزف کرنیل کی موٹر کار کی طرف بڑھا اور کرنیل سے کہا "تم روشنی ادہر لاؤ میں موٹر کے نیچے جاکر مشین کی حالت دیکھنا چاہتا ہوں" جوزف نے موٹر کار کو نیچے سے دیکھکر کہا "میرے خیال سے بعض پیچ ڈھیلے ہوگئے ہیں تم پیچکش لاؤ میں اون کو کس دوں"

کرنیل۔ میرے پاس پیچکش نہیں ہے۔

میجر۔ میرے پاس موجود ہے میں لاتا ہوں۔

یہ کہکر جوزف نے اپنی موٹر کار کے بکس سے پیچکش نکالا اور کرنیل کی موٹر کے پرزوں پر اپنا عمل شروع کیا یعنی بعض پرزوں کو کھول دیا بعض کو سختی کے ساتھ کھینچ دیا اور بعض کو ڈھیلا کردیا۔ اور اس کے بعد کہا "لو تمہاری موٹر ٹھیک ہوگئی" یہ کہکر جوزف اپنی موٹر کار پر سوار ہونے کے لئے موٹر کی طرف بڑھا کرنیل نے چلا کر کہا "ٹھہرو! جب تک ہم موٹر کار

کو چلا کر نہ دیکھ لیں تم نہیں جا سکتے "۔
میجر ۔ میں بہت عجلت میں ہوں ۔
کرنیل ۔ اور میں تم سے زیادہ عجلت میں ہوں ۔
میجر ۔ موٹر کار کو درست کرنا میرا کام نہیں ہے تمہاری وجہ سے کافی دیر ہو گئی ہے اس سے زیادہ تاخیر مجھ کو گوارا نہیں ۔
کرنیل ۔ میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ جب تک مجھ کو اپنی موٹر کار کے درست ہو جانے کا یقین نہ ہو جائے ۔ تم آگے نہیں جا سکتے اگر میری موٹر نے کام نہیں دیا تو میں مجبور ہوں کہ تمہاری موٹر کار پر قبضہ کر لوں ۔
میجر ۔ تم کس قوت و اقتدار کے ماتحت مجھ کو یہ حکم دے رہے ہو ۔
کرنیل ۔ فوجی حکومت کے ماتحت ۔
میجر ۔ فوجی حکومت یہاں کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتی ۔
کرنیل ۔ تو پھر میں حضرت بادشاہ کی جانب سے تم کو یہ حکم دیتا ہوں ۔
یہ کہکر کرنیل نے میجر جوزف کی آستین پکڑ لی جوزف نے جھٹکا دیکر آستین چھڑالی اور دور کھڑے ہو کر کہا " اور میں حضرت ملکہ محترمہ کے حکم سے اس حکم کو رد کرتا ہوں "۔
یہ کہکر جوزف اپنی موٹر کار پر سوار ہو گیا اور کرنیل کو برا بھلا کہتا چھوڑ کر آگے چلدیا ۔

نواں باب

میجر جوزف کا زیورات پر قبضہ

صبح کے چار بجنے سے پہلے پہلے جوزف ٹرسیٹ میں داخل ہوگیا اسوقت شہر گورستان بنا ہوا تھا اور آبادی کے اندر کسی قسم کی حس و حرکت نہ تھی اور صرف وہی لوگ اِدہر اودہر آ-جا رہے تھے جو آفتاب نکلنے سے پہلے اپنا کاروبار شروع کرتے ہیں چند منٹ تک جوزف یہ سوچتا رہا کہ کیا وہ براہ راست کیتھرائن شراٹ کے پاس جاکر اوس کو جگائے اور شاہی حکم پہنچائے یا ابھی دن نکلنے کا انتظار کرے معًا اوس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر وہ فورًا جاکر کیتھرائن کو جگاتا اور شاہی حکم پہنچاتا ہے تو ممکن ہے یہ عجلت کہیں اوس کو شکوک و شبہات میں مبتلا نہ کردے اس خیال سے وہ ٹہر گیا لیکن پھر اوس کو یہ خیال ہوا کہ اگر کرنیل موٹر کو وہیں چھوڑ کر ریل پر سوار ہوگیا یا کسی نے اوس کی موٹر کار کو درست کردیا۔ یا کوئی موٹر کار اوس کو اجرت پر مل گئی اور وہ بھی جلد سے جلد یہاں پہونچ گیا تو سخت مشکلات رونما ہوجائیں گی

میجر۔ لیکن میں تو اون سے اسی وقت ملنا چاہتا ہوں۔
خادمہ۔ گھر میں ایک شخص بھی ایسا نہیں۔ جو اون کے غصہ کے خوف سے اون کو جگا سکے۔
میجر۔ اگر تم ان سے جا کر یہ کہو کہ وائنا سے ایک پیامبر آیا ہے اور اسی وقت تم سے ملنا چاہتا ہے تو امید ہے کہ وہ اپنے جگائے جانے پر ناخوش ہونے کے بجائے تم کو انعام دیں گی۔
خادمہ نے غور سے میجر کے چہرہ اور لباس پر نظر ڈالی اور اس کو ایک خاص منصب کے فوجی لباس میں پا کر کہا "اچھا میں ایک خادمہ کو جا کر جگاتی ہوں وہ میڈم کیتھرائن کو جگائے گی"۔
خادمہ کے چلے جانے کے بعد میجر جوزف مکان کے سامنے ٹہلنے لگا چند منٹ بعد اوس نے دیکھا کہ ایک کھڑکی کھلی۔ روشنی چمکی اور کسی نے جھانک کر دیکھا اس کے بعد ہی دربان نے اوس کو بلایا اور اندر جانے کی اجازت دیدی۔
مکان کے بڑے کمرہ میں داخل ہو کر میجر جوزف ٹہلنے لگا تھوڑی دیر میں کیتھرائن شراٹ ایک ہلکی چادر اوڑھے ہوئے کمرہ کے اندر داخل ہوئی جوزف نے جھک کر سلام کیا اور کہا "محترم خاتون معاف فرمائیے میں نے آپ کو غیر معمولی تکلیف دی اگر حضرت بادشاہ نے مجھے یہ حکم نہ دیا ہوتا کہ میں ٹرلسیٹ میں داخل ہو کر فوراً آپ کی خدمت میں حاضر ہوں تو میں کبھی

اس خیال نے اوس کو اس امر پر آمادہ کر دیا کہ وہ فوراً کیتھرائن کے پاس جائے اور شاہی حکم اوسکو پہنچا وے۔

غرض وہ کیتھرائن کے مکان کی طرف روانہ ہوا مکان کے قریب پہنچ کر ایک جگہ بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیئے یہاں تک کہ اس کو نیند آگئی جب تاریکی کافور ہو گئی اور روشنی پھیلنے لگی تو وہ ایک مکان کی دستک کی آواز سے چونکا دیکھا تو دودھ والا کیتھرائن شراٹ کے دروازہ پر دستک دے رہا تھا وہ فوراً اٹھا آگے بڑھا اور کیتھرائن کے دروازہ پر پہنچ گیا جس کو دربان نے کھولدیا تھا معاً ایک خادمہ آئی اور دربان سے دودھ لے کر اندر جانے لگی میجر نے اس کو آواز دی اور کہا "میں اس وقت میڈم کیتھرائن شراٹ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں"

خادمہ نے ناگواری کے ساتھ اس خواہش کو سنا اور کہا "خوب! کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جو نیند کی لذیذ ساعتوں میں سونے والے کو جگائے"

میجر۔ ہاں۔ مریض کے تیماردار طبیب کو جا کر جگاتے ہیں اور دروازہ والا تم کو جگاتا ہے۔

خادمہ۔ لیکن میڈم شراٹ دس بجے دن سے پہلے کسی سے ملاقات نہیں کرتیں۔

اتنے سویرے حضور کو جگانے کی جرأت نہ کرتا ...... یہ لیجئے
بادشاہ کا پیام ہے جو انہوں نے اپنے ہاتھ سے لکھکر دیا ہے"
جوزف نے یہ تمام باتیں ایک لمحہ میں کہیں اور فوراً خط کو کیتھرائن
کے ہاتھ میں دیدیا تاکہ کیتھرائن اوس سے زیادہ گفتگو نہ کر سکے
اور اوس کا نام وغیرہ دریافت نہ کرے۔
کیتھرائن خط کو پڑھ کر چونک پڑی اور اوس کے چہرہ کا رنگ
اڑ گیا ایک لمحہ تک وہ خاموش بیٹھی خط کو دیکھتی رہی اور پھر کہا"
تعجب ہے خط کو لفافہ کے اندر بند نہیں کیا گیا۔
میجر۔ میری مالکہ! معاف فرمائیے چونکہ یہ حکم نیم سرکاری ہے
اسی لئے اس کو لفافہ میں بند نہیں کیا گیا ...... اور حکم تو
واضح اور ظاہر ہی ہے۔ جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما رہی ہیں۔ اس
کے علاوہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت بادشاہ نے گویا
میری ذاتِ خاص ہی کو اس خط کا لفافہ قرار دیا ہے۔
کیتھرائن نے غور سے میجر جوزف کو دیکھا اور کہا "مگر تم یہ کہنا
چاہتے ہو کہ ......
میجر۔ ہاں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت بادشاہ مجھ
پر کامل اعتماد و بھروسہ رکھتے اور یہ سمجھتے ہیں کہ میں حضور کی اطاعت
میں اپنی جان کو قربان کر دینے کا جذبہ اپنے اندر رکھتا ہوں ...
...... میری مالکہ! اور یہی وہ جذبہ ہے جس نے نیند کو اس وقت

سے مجھ پر حرام کر دیا ہے جب سے کہ حضرت بادشاہ سے نے یہ خط میرے حوالہ کیا ہے اور میں اس وقت تک نیند سے اپنی آنکھوں کو آشنا نہ ہونے دوں گا جب تک کہ زیورات کو حضور کے ہاتھوں میں نہ پہنچا دوں گا۔

مینجر کے آخری الفاظ سنکر کینتھرائن کا اضطراب بڑھ گیا اور اس نے پوچھا۔ "کیا حضرت بادشاہ نے تم سے اُن زیورات کا ذکر کیا تھا۔ جو انہوں نے طلب فرمائے ہیں؟"

مینجر۔ مجھ کو زیورات کی تفصیل سے حضرت بادشاہ نے آگاہ نہیں فرمایا ان کی مراد غالباً اس خط میں اون زیورات سے ہے جن کی وجہ سے کل پارلیمنٹ میں شور وشغب برپا ہو چکا ہے۔

کینتھرائن۔ کل

مینجر۔ ہاں کل پارلیمنٹ کی اشتراکی جماعت نے ان زیورات کی بابت انتہا درجہ کا شور وغوغا کیا میرا خیال ہے حضرت بادشاہ نے اسی وجہ سے ان زیورات کو طلب فرمایا ہے۔ تاکہ ملکہ کی سالگرہ میں لوگ ان زیورات کو ملکہ کے جسم پر دیکھکر مطمئن ہو جائیں اور شور وشغب ختم ہو جائے اس کے بعد حضرت بادشاہ جلد سے جلد زیورات کو حضور کی خدمت میں واپس بھیجدیں گے ...... میرا خیال ہے آج کے اخبارات

ہیں حضور نے اس سلسلہ میں کچھ پڑھا ہوگا۔

اس وقت کیتھرائن غصہ سے کانپ رہی تھی اور اپنی غیظ و غضب کی حالت کو چھپانے پر قادر نہ تھی اس نے غضبناک لہجہ میں کہا "ملکہ کی سالگرہ کا جشن۔

میجر۔ ہاں آج شام کو جشن منعقد ہوگا۔

کیتھرائن۔ ان نامراد اشتراکیوں کو کیا ہوا کہ وہ اس قسم کے معاملات میں دخیل ہوتے ہیں۔

میجر۔ حضور والا! میں ایک سپاہی ہوں اور میرا کام صرف حضرت بادشاہ کے احکام پر عمل کرنا ہے سیاسی امور سے مجھکو دلچسپی نہیں۔

کیتھرائن چند منٹ تک گرگٹ کی طرح رنگ بدلتی رہی اور پھر کہا "اس خط کے مضمون کے سوا حضرت بادشاہ نے اور کیا کہا ہے؟"

میجر۔ مجھ کو لیکر کے ساتھ یہ حکم دیا ہے کہ میں زیورات کو انتہائی احتیاط کے ساتھ لاؤں اور پوری قوت سے ان کی حفاظت کروں۔

کیتھرائن۔ تم کو ان زیورات کی قیمت معلوم ہے۔

میجر۔ میری مالکہ! اتنا جانتا ہوں کہ یہ نہایت قیمتی زیورات ہیں اور انتہا درجہ کے نفیس اور اسی وجہ سے حضرت بادشاہ نے ان کو لانے کے لئے اپنے معتمد غلام کو انتخاب فرمایا ہے۔

کیتھرائن۔ تم کب واپس جاؤ گے۔

میجر۔ ابھی۔۔۔۔۔ اسی وقت۔

کیتھرائن۔ تمہارے پاس بہت کافی وقت ہے۔
میجر۔ نہیں...... میری مالکہ حضرت بادشاہ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں فوراً واپس آؤں۔ میں نے اپنے قیمتی وقت کا کچھ حصہ یہاں صرف کیا ہے اور کچھ وقت آپ کے مکان کے سامنے ضائع ہوا ہے اس لئے کہ میں نے فوراً ہی آپ کو جگانا پسند نہیں کیا۔
کیتھرائن۔ تو اب کوئی چارہ کار نہیں۔
میجر۔ ہاں محترمہ! حضرت بادشاہ کے حکم پر عمل کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں امید ہے۔ میری مالکہ جلد سے جلد اس حکم کے موافق مجھ پر مہربانی فرمائیں گی تاکہ مجھ پر تاخیر کا جرم قائم نہ ہو اور میں وقت پر بادشاہ کے حضور میں پہنچ جاؤں۔
کیتھرائن خشم آلود اٹھی اپنے خاص کمرہ میں گئی اور ایک صندوقچی کو ہاتھ میں لئے ہوئی واپس آئی جوزف شنڈر کے سامنے صندوقچی کو کھولا اور زیورات کو گن کر کہا "لو یہ بارہ عدد ہیں"
میجر۔ میری مالکہ! میں سمجھ گیا مجھکو صندوقچی مقفل کر کے مرحمت فرمائیے اور میں اسی طرح مقفل حالت میں ٹھیک دس بجے اس کو حضور بادشاہ کی خدمت میں پیش کر دوں گا...... اچھا اب اجازت مرحمت فرمائیے..... انشاء اللہ پھر جلد حاضری کا شرف حاصل کروں گا۔
کیتھرائن۔ بہتر ہے...... خدا نے چاہا تو جلد واثنا میں ملاقات ہوگی

ینجر جوزف نے صندوقچی کی کنجی کو جیب میں ڈال لیا اور صندوقچی کو ہاتھہ میں لیکر کھڑا ہو گیا ادب سے جھک کر کیتھرائن کو سلام کیا اور پھر مکان سے باہر نکل گیا۔

صبح کی روشنی اگرچہ اچھی طرح پھیل چکی تھی لیکن کیتھرائن ابھی تک خاموش اپنے کمرہ میں بیٹھی غور و فکر میں مبتلا تھی۔

دسواں باب

اضطراب و تجسس

چند گھنٹہ بعد ایک خادمہ کیتھرائن شرٹ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا "ایک فوجی افسر آپ سے فوراً ملاقات کا خواستگار ہے" کیتھرائن یہ سنکر چونک پڑی اوس کا دل کسی سازش کے خیال سے دہڑکنے لگا اوس نے فوراً کہا "اچھا بلاؤ" چند منٹ کے بعد ملاقات کے کمرہ میں ایک بلند مرتبہ فوجی افسر داخل ہوا جھک کر سلام کیا اور کیتھرائن کے ہاتھہ میں ایک سر بمہر لفافہ دیدیا جس کے اوپر اوس کا نام لکھا ہوا تھا لفافہ پر بادشاہ کے قلم سے اپنا نام لکھا ہوا دیکھکر کیتھرائن مضطرب ہو گئی اور کانپتے ہوئے ہاتھوں

سے لفافہ کو کھولنے لگی وہ لفافہ کھول رہی تھی اور دل میں کہہ رہی تھی "یا اللہ . . . . . کہیں ایسا نہ ہو مجھ کو دہوکہ دیا گیا ہو"

کیتھرائن نے لفافہ کے اندر سے خط کو نکالا اور پڑھنا شروع کیا لکھا تھا۔

ڈیر راعئ صائح کی منتظمہ کے نام

بارونہ لیوٹی کا مطالبہ اگر درست ہو تو تم اوس کی خواہش کو پورا کر دو۔

بادشاہ

خط کے الفاظ کو پڑھ کر کیتھرائن چلا اٹھی اور کہا "افسوس . . . . افسوس . . . . یقیناً اس حکم میں کوئی دہوکہ ہے فریب ہے یا حیلہ۔

کرنیل ہاں فرنر کیتھرائن کے ان الفاظ کو سنکر ششدر رہ گیا اور پوچھا "خاتون محترم! آپ کیا فرما رہی ہیں"

کیتھرائن۔ تم کو یہ خط کس نے دیا ہے؟

کرنیل۔ کل شام کو مجھے خود حضرت بادشاہ نے یہ لفافہ اپنے ہاتھ سے مجھکو مرحمت فرمایا ہے۔

کیتھرائن۔ کیا اوس وقت سے جبکہ بادشاہ نے اس کو تمہارے حوالہ کیا ہے اس وقت تک یہ تمہارے ہی پاس رہا ہے۔

کرنیل۔ ایک لمحہ کے لئے بھی مجھ سے علیحدہ نہیں ہوا۔

کیتھرائن۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی نے اس کو تمہاری جیب سے

نکال لیا ہو اور تم کو محسوس نہ ہوا ہو اور پھر اوس نے اوس کو تمہاری جیب میں ڈالدیا ہو۔

کرنیل۔ میری مالکہ! یہ امر ناممکن ہے اس لئے کہ جب سے میں اس مہم پر روانہ ہوا ہوں ایک منٹ کو بھی میں نہیں سویا۔

کیتھرائن۔ حیرت ہے۔ . . . تعجب ہے۔

کرنیل۔ میری مالکہ! میں آپ کی حیرت کا مطلب نہیں سمجھا آپ کے سوالات نے تو مجھہ کو بد حواس بنا دیا ہے۔ کیا یہ خط اپنے مفہوم میں صاف و صریح نہیں ہے۔

کیتھرائن۔ حضرت بادشاہ نے اس خط کے علاوہ اور بھی کوئی پیام دیا ہے۔

کرنیل۔ مجھہ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جو چیز میرے سپرد کی جائے میں اس کو لے آؤں۔

کیتھرائن۔ کیا تم کو یہ نہیں بتایا گیا کہ میں کیا چیز تمہارے سپرد کروں گی۔

کرنیل۔ نہیں میری آقا مجھکو کچھہ نہیں بتایا گیا میں تو حضرت بادشاہ کا ایک پیام بر ہوں اور ان کے احکام کو پہنچانے والا۔

کیتھرائن۔ سنو۔ . . . ایسا تو نہیں کہ تم اس فریب میں چوروں کے شریک ہو۔

کرنیل۔ آہ! میری مالکہ آپ کیا فرما رہی ہیں۔

کیتھرائن۔ میں یہ کہتی ہوں کہ ایک فوجی افسر میرے پاس بادشاہ کا اصلی حکم لیکر آیا اور مجھ سے زیورات کی صندوقچی لے گیا یہ واقعہ ابھی چند گھنٹہ کا ہے۔

کرنیل۔ کیا مجھ سے پہلے بھی حضرت بادشاہ کا حکم لے کر کوئی فوجی افسر آیا تھا۔

کیتھرائن۔ ہاں! اور یہ دیکھو بادشاہ کا حکم یہ ہے۔

کرنیل حقیقتِ حال کو معلوم کر کے حیران رہ گیا اور کہا "میری مالکہ! جو حکم میں آپ کے پاس لایا ہوں اوس کا مضمون کیا ہے؟"

کیتھرائن۔ وہ حکم دیر راعئی صالح کی منتظمہ کے نام ہے اور وہ یہ ہے تم خود پڑھ لو۔

کرنیل نے خط کو لیکر پڑھا تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی اوس نے کہا "میری مالکہ! میں نہیں جانتا کیا معاملہ ہے میں نے حضرت بادشاہ سے سر بمہر حکم کو حاصل کیا تھا اور آپ تک اوس کو سر بمہر ہی پہنچا دیا۔ اور آپ یہ فرماتی ہیں کہ ایک فوجی افسر آپ سے زیورات کی صندوقچی لے گیا ہے؟"

کیتھرائن۔ ہاں۔ اوسکو اپنی موٹر میں گئے ہوئے چند گھنٹے گذرے ہیں

کرنیل۔ یا اللہ...... موٹر کار میں میں نے ایک فوجی افسر کو موٹر کار میں دیکھا ہے جس نے اپنی موٹر کار کو امپریال ہوٹل کے سامنے روک رکھا تھا۔ میرا خیال ہے ابھی وہ ہوٹل ہی میں ہوگا۔

کیتھرائن۔ جاؤ۔ ۔ ۔ جاؤ۔ ۔ ۔ اوس کو پکڑو۔ ۔ ۔ وہ تمہارے ہاتھوں سے چھٹ کر جانے نہ پائے۔ ۔ ۔ ۔ فوراً اوس کو پولس کے حوالہ کردو۔

کرنیل فوراً مکان سے باہر نکلا اور ہوٹل کی طرف دوڑا ہوٹل یہاں سے تقریباً چوتہائی میل پر تھا ہوٹل کے قریب پہنچکر جب اوس نے موٹر کار کو ہوٹل کے سامنے کھڑے دیکھا تو وہ خوش ہوگیا اور آگے بڑھ کر ہوٹل کے دربان سے دریافت کیا "اس موٹر کار کا مالک کہاں ہے"؟

دربان۔ ایک فوجی افسر ہے۔ ابھی صبح کی روشنی نے ہم کو نیند سے بیدار نہیں کیا تہا۔ کہ اوس نے ہمارے دروازہ پر دستک دی اپنی زندگی میں اس فوجی افسر کے سوا اتنے سویرے میں نے کسیکو ہوٹل کا دروازہ کہلواتے نہیں دیکھا وہ دیوالوں کے مانند دروازہ کھلوانے کی کوشش کررہا تہا دروازہ کہلتے ہی وہ موٹر کار سے اترا اور کہا "مجھکو ایک کمرہ اور ناشتہ فوراً چاہیئے کمرہ میں داخل ہوکر وہ فوراً ہی واپس آیا اور کہا "وہ ابھی ابھی واپس آتا ہے ناشتہ فوراً تیار کیا جائے" یہ کہکر وہ چلاگیا اور یہ بھی نہ بتایا کہ ناشتہ میں کیا چیز ہونی چاہیئے"!

کرنیل۔ تم کو معلوم ہے وہ کہاں گیا۔

دربان۔ میرا خیال ہے وہ اپنی موٹر کار کے لئے پٹرول خریدنے

گیا ہے ۔ اوس نے مجھہ سے پوچھا تھا کہ کیا تمہارے پاس پیٹرول ہے میں نے جواب دیا کہ ہم لوگ ہوٹل والے ہیں دوکاندار نہیں ۔ میں کہہ نہیں سکتا اس وقت وہ دیوانہ پیٹرول کہاں سے خریدے گا جب کہ تمام دکانیں ابھی بند ہیں ۔

کرنیل نے ایک لمحہ تامل کیا اور پھر کہا " میں یہیں اوس کا انتظار کرنا چاہتا ہوں "

دربان ۔ بہتر ہے آپ ملاقاتی کمرہ میں تشریف رکھئے ۔

کرنیل نے کمرہ کے اندر داخل ہوکر پوچھا " وہ جس وقت کمرہ میں داخل ہوا ہے اوس کے پاس کوئی چیز تھی ؟"

دربان ۔ اوس کے ہاتھہ میں ایک صندوقچی تھی ۔

کرنیل ۔ میں اوس کے کمرہ میں اس کی صندوقچی دیکھنا چاہتا ہوں

دربان ۔ حضور! صندوقچی کو وہ اپنے ساتھہ لے گیا ہے ۔

کرنیل یہ سنکر غضبناک ہو گیا اور کہا " میں اسوقت جا رہا ہوں اور فوراً واپس آؤں گا اگر وہ فوجی افسر مجھہ سے پہلے واپس آجائے تو تم اوس سے میری بابت کچھہ نہ کہنا اور اوس کو یہ معلوم نہ ہونے دینا کہ کوئی شخص اوس کو دریافت کرتا تھا "

یہ کہکر کرنیل کچھہ سوچتا ہوا باہر نکلا اور دربان کو مخاطب کرکے کہا " خبردار! میری بابت اوس سے کچھہ نہ کہنا ۔ لو یہ اپنا انعام لو اگر وہ افسر فوجی مجھکو مل گیا تو میں تم کو کافی انعام دوں گا ۔

دربان نے خوش ہو کر چاندی کے سکّے کو لیلیا اور کہا "حضور! میں آپ کا خادم ہوں..... اس کے علاوہ کوئی اور خدمت ہو تو فرمائیے"۔

کرنیل۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر وہ فوجی افسر آجائے تو تم اوسکو کسی شغل میں مصروف رکھنا اور جس طرح ممکن ہو میری واپسی تک اوس کو جانے نہ دینا میں تم کو معقول انعام دوں گا۔

یہ کہکر کرنیل موٹر کار پر سوار ہو گیا اور سیدھا پولس اسٹیشن پہنچا اور پولس افسر سے کہا کہ مجھکو فوراً ایک مکار و فریبی کو گرفتار کرنے کے لئے دو سپاہی درکار ہیں"۔

اس کے بعد اس نے دونوں سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ فوراً ابریلن ہوٹل چلے جائیں! ور فوجی لباس میں اون کو جو شخص وہاں ملے اس کو روک لیں۔

سپاہیوں کو ہوٹل کی طرف روانہ کر کے کرنیل تھوڑی دیر تک سڑکوں پر گھومتا رہا تاکہ کہیں وہ فوجی افسر مل جائے تو اوس کو گرفتار کرے لیکن جب وہ کہیں نظر نہ آیا تو ہوٹل کی طرف روانہ ہوا ہوٹل پہنچکر اوس نے دونوں سپاہیوں کو کمین گاہ میں شکار کا انتظار کرتے دیکھا ہوٹل کے دربان نے اوس سے بیان کیا کہ آپ کی واپسی کے بعد اوس نے ایک فوجی افسر کو سڑک پر اِدہر سے اُدہر ٹہلتے دیکھا اور جوں ہی وہ اوس کی نگرانی کے لئے آگے بڑھا تھا کہ وہ نظروں

سے مخفی ہو گیا بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابھی پٹرول تلاش کر رہا ہے اور جب تک اوس کی موٹر کار یہاں کھڑی ہے یقین ہے وہ ضرور یہاں آئے گا۔

کرنیل ہوٹل میں اوس کی واپسی کا انتظار کرنے لگا آدھ گھنٹہ بعد میڈم شرٹ آئی اور کرنیل سے حقیقت حال کو دریافت کیا کیتھرائن شرٹ اس وقت بہت پریشان تھی کرنیل نے اوس کو وہ تمام گفتگو سنائی جو دربان سے ہوئی تھی اور جو احتیاطی تدبیریں اوس مکار فوجی افسر کو گرفتار کرنے کے لئے اوس نے اختیار کی تھیں اون سے آگاہ کیا اور پھر مشورہ دیا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے وہ ہر طرح مطمئن رہیں مکار فوجی افسر ضرور گرفتار ہو جائے گا۔

ایک گھنٹہ اسی طرح انتظار میں گذر گیا لیکن مکار فوجی افسر واپس نہ آیا میڈم کیتھرائن اور کرنیل دونوں بہت پریشان تھے کرنیل نے مزید احتیاط کے لئے چند سپاہیوں کو اوس آبادی کے اندر فوجی افسر کی تلاش میں روانہ کیا ایک گھنٹہ اور گذر گیا۔ لیکن کچھ پتہ نہیں چلا۔

آخر کیتھرائن اس امر پر مجبور ہو گئی کہ دائنا کو تار کے ذریعہ واقعہ سے آگاہ کر دے لیکن اس خوش اسلوبی کے ساتھ کہ کسی کو پتہ نہ چلے۔ ۔۔

کے آگے رکھدیا بادشاہ تار کے الفاظ کو پڑھ کر غضب ناک ہو گیا۔
"یا اللہ ۔ ۔ ۔ ۔ کیا وہ تمام لوگ جو میرے گرد وپیش ہیں میرے مخالف بن گئے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ واقعہ کیونکر ہوا"

درویلٹ (خوف زدہ لہجہ میں) اس سازش میں عالیجاہ مرتبہ برجن کا ہاتھ ہے۔

بادشاہ۔ یا اللہ ۔ ۔ ۔ ۔ کیا یہ سازش اس بدبخت شیطانہ کی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ اس ملعونہ نے کرنیل فرنر کو اپنی جانب مائل کر کے میرا مخالف کر دیا ہو۔

درویلٹ۔ میرے خیال میں ایسا ہونا ممکن نہیں ہے میرے آقا کرنیل بال برابر بھی عالیجاہ کی وفاداری سے نہیں ہٹ سکتا۔

بادشاہ یہ بھی تو ممکن ہے کہ بارونہ لیوٹی نے مکرو فریب کیا ہو۔ اور یہ خطرناک کھیل اوسی نے کھیلا ہو ورنہ ایسا ہونا کیونکر ممکن تھا کہ وہ حکم جو میں نے کرنیل ہان فرنر کو دیا تھا اس حکم سے تبدیل ہو جاتا جو گرجے کی منتظمہ کے نام میں نے لکھکر اوس عورت کو دیا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ میرے احکام کو کھیل بنانا سخت جرم ہے اور اس کی کم سے کم سزا دائمی حبس ہے۔

درویلٹ۔ عالی جاہ! مجھکو اس کا پورا یقین ہے کہ بارونہ لیوٹی خیانت کی تہمت سے بری ہے اور وثوق کے ساتھ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ عالی جاہ کے خلاف وہ کوئی سازش نہیں کر سکتی لیکن

گیارھواں باب

شاہی خاندان میں اضطراب کی لہریں

ٹریسٹ کو چھوڑکر اب ہم وائنا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ساڑھے نو بجے کے قریب وان درو بلیٹ بادشاہ کے نائب سکریٹری کے نام ایک تار آیا جس کا مضمون یہ تھا۔

"خوفناک سازش ایک مکار فوجی افسر (سرکاری پیام سے) پہلے پہنچا جس کے پاس بغیر لفافہ کے سرکاری حکم تھا اوس نے قیمتی صندوقچی کو حاصل کرلیا اس کے بعد شاہی قاصد لفافہ لے کر آیا جس کے خط میں گرجے کی منتظمہ کو بارونہ لیوٹی کی بابتہ حکم دیا گیا تھا۔ غور فرمائیے

ک۔ش

وان درو بلیٹ نے تار کو پڑھا اور گھبرا کر کھڑا ہو گیا اوس نے اضطراب کی حالت میں کئی بار تار کو پڑھا اور پھر غور کرنے لگا کہ کیا کرنا چاہئیے کافی غور و تامل کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ تار کو لیجا کر بادشاہ کی خدمت میں پیش کردیا جائے چنانچہ وہ دوڑا ہوا گیا اور بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تار کو بادشاہ

بارونہ مرتہہ کسی حال میں اس سازش سے بری قرار نہیں دیجاسکتی
بادشاہ۔ میں بارونہ برجن کو بری قرار نہیں دینا لیکن مرتہہ برجن
تنہا تو یہ سازش نہیں کر سکتی یقین ہے اوس کے ساتہہ اور بہی
خائن ہوں گے جن کو اوس نے اپنی سازش میں شریک کیا ہوگا۔
درویلیٹ۔ درست ہے۔ فرڈیننڈ فرنگٹن مرتہہ کا سب سے بڑا
مددگار ہے اور وہ یقیناً اس خیانت اور سازش میں شریک
ہے مجہکو معلوم ہوا ہے کہ وہ دونوں خفیہ طور فرنر اسٹریٹ
کے باغ کے قریب کے ایک خفیہ مکان میں جمع ہوتے اور مشورہ
کرتے ہیں۔

بادشاہ نے دانت پیس کر کہا وہ اس فرنگٹن پر خدا کی لعنت وہ
میرے تخت کے پایوں میں سوراخ کرکے مجہکو تخت سے گرا دینا
چاہتا ہے۔

درویلیٹ۔ عالی جاہ! بارونہ مرتہہ کا ساختہ پرداختہ ایک شخص اور
ہے۔ جس کا نام میجر جوزف شندر ہے اور میرا خیال ہے کہ یہی
وہ مکار فوجی افسر ہے جس کا ذکر اس تار میں کیا گیا ہے۔

بادشاہ۔ یہ میجر شندر کون ہے؟

درویلیٹ۔ باڈی گارڈ کا ایک سوار ہے۔

بادشاہ۔ یا اللہ . . . . کیا میری محافظ سپاہ میں بھی خائن
لوگ ہیں۔

درویلٹ۔ ہاں عالی جاہ۔ یہ شخص بھی اوسی مکان میں بارونہ برجن سے
ملتا ہے۔ جہاں بارونہ کے تمام اعوان وانصار جمع ہوکر سازش
کیا کرتے ہیں اور تحقیقات سے مجھ کو یہ معلوم ہوا ہے کہ کل شام
یہ شخص اوسی مکان میں مرتبہ برجن کے پاس تھا تعجب نہیں اس سازش
پر عمل کرنے کے لئے بارونہ برجن نے اسی شخص کو مامور کیا ہو۔
بادشاہ۔ حیرت ہے اس خائن کو کیونکر اس کی جرأت ہوئی کہ وہ اپنے
فوجی فرائض کو چھوڑ کر ٹرلسیٹ جائے اور جرم کا ارتکاب کرے۔
درویلٹ۔ عالی جاہ اوس نے ایک ماہ کی رخصت حاصل کر رکھی ہے
بادشاہ۔ (غضبناک لہجہ میں) اس خائن کی سزا صرف موت ہے...
...ہاں اوس مکان کی کیفیت تو بتاؤ جہاں یہ خائن جمع ہوتے ہیں
درویلٹ۔ عالی جاہ! اس مکان کا راز کسی کو معلوم نہیں اوس میں
ایک عورت اور ایک نوجوان لڑکی رہتی ہے جن کے درمیان جہاں تک
خیال کیا جاتا ہے کوئی تعلق نہیں ہے اور بارونہ برجن ان کی سرپرست
ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بارونہ برجن نے اس مکان کو اپنے
مشوروں کی جگہ بنا رکھا ہے اور جو لوگ خفیہ طور پر اوس سے
ملنا چاہتے ہیں وہ اسی مکان میں جاکر اوس سے ملتے ہیں جیسے...
بادشاہ۔ جیسے۔
درویلٹ۔ جیسے بارونہ وتسیرا۔
بادشاہ۔ (غضبناک ہوکر) بارونہ وتسیرا۔

درویلیٹ۔ ہاں میرے آقا۔۔ ۔۔ وہ اکثر اس مکان میں آیا جایا کرتی ہے۔

بادشاہ یہ سنکر غضبناک ہو گیا اور سخت لہجہ میں دریافت کیا "یقیناً وہاں پرنس روڈلف (ولی عہد) بھی جاتا ہوگا۔۔۔۔۔اس لمحہ کے بعد پرنس اوس سے نہیں ملنے پائے گا ضروری ہے کہ اس لڑکی کو میری مملکت کی حدود سے آج ہی باہر نکالدیا جائے اور اس کے ساتھی بارونہ برحسن کو بھی میں چاہتا ہوں کہ شاہی خاندان کو ان خائنوں سے پاک کردوں ہاں یہ تو بتاؤ کہ یہ سازش کیونکر وقوع میں آئی"۔

درویلیٹ کا دل بادشاہ کے آخری الفاظ سنکر دھڑکنے لگا۔ اور گھبراکر اوس نے بادشاہ کے سوال کے جواب میں عرض کیا "عالی جاہ! یہ ایک شیطانی سازش ہے جس کی صحیح کیفیت تحقیقات کے بعد ہی معلوم ہو سکتی ہے ۔۔۔۔ عالی جاہ! مجھکو یہ اندیشہ ہے کہ کہیں زیورات گم نہ ہو جائیں اور شام کی منعقدہ مجلس شاہی محل کے اندر فساد کی کوئی صورت نہ اختیار کر لے بہتر یہ ہے کہ حضور والا اوس نامراد مکار فوجی افسر کی تلاش اور گرفتاری کے احکام فوراً جاری کردیں تاکہ زیورات گم شدگی سے محفوظ رہیں اور سازشیوں کے ہاتھوں میں نہ پہنچ جائیں۔۔۔۔۔ حضور والا سے غالباً یہ امر مخفی نہ ہوگا کہ ان خائنوں کا مقصد اس سازش سے صرف یہ ہے کہ زیورات یہاں پہنچنے نہ پائیں تاکہ اونکو

مزید شور وغل کا موقع مل جائے اور اشتراکی جماعت کے ممبروں کو شہ دیجا سکے۔

درویلیٹ کے ان الفاظ سے بادشاہ کی ابروؤں پر بل پڑ گئے اور چہرہ نہایت خوفناک ہو گیا اوس نے چند منٹ تامل کے بعد سخت لہجہ میں کہا "ہش ...... میری مملکت میں کون ایسا شخص ہے جو میرے ارادوں میں مزاحمت کی جرأت کر سکتا ہو۔ حکومت۔ قانون اور تنفید تینوں طاقتوں کا مجموعہ میں ہوں ان خائنوں اور شور وشغب کرنے والوں کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ اون کا انجام کیا ہوتا ہے۔

یہ الفاظ کہکر بادشاہ غصہ کی تیزی کے سبب کھڑا ہو گیا اور کمرہ کے اندر اس طرح ٹہلنے لگا جس طرح شیر اپنی کچھار میں ٹہلتا ہے وہ دیر تک کچھہ سوچتا رہا اور پھر کہا "سلیمان حکیم نے کہا ہے کہ ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے اب میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی شخص جائے اور راستہ ہی میں جوزف شنڈر کو روک کر اوس سے زیورات کا بکس اس طرح حاصل کر لے کہ کسی طرح کا شور وغضب نہ ہو"

درویلیٹ۔ عالی جاہ! میری رائے بھی یہی ہے کہ اس واقعہ کے متعلق غیر معمولی جد وجہد سے ایک شور برپا ہو جائے گا۔ اور ساری قوم اور سارا ملک حقیقتِ حال کو معلوم کرے گا

بہتر یہ ہے کہ عالی جاہ کے حکم کے مطابق آسانی کے ساتھ اویس خائن فوجی افسر جوزف شندر سے شور وشغب کے بغیر صندوقچی کو لے لیا جائے اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی سرگرمی نہ دکھائی جائے ورنہ مزید مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔

بادشاہ۔ ہاں.... ہاں.... وان درولیٹ یہ ٹھیک ہے کیا تم اس خدمت کو انجام دے سکتے ہو۔

وان درولیٹ نے چند منٹ تامل کیا اور پھر کہا وہ اگر عالی جاہ شاہی احکام کے اسلحہ سے مجھ کو مسلح کر دیں تو یقین ہے میں شور وشغب کے بغیر صندوقچی کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤنگا"

بادشاہ۔ میں اس سازش کا مقابلہ سرکاری طور پر نہیں کرنا چاہتا اس لئے کہ بادشاہ ایسے اشخاص کے وجود کا اعتراف کرنا پسند نہیں کرتا جو شاہی ارادوں کے خلاف سازش کرتے ہیں بایں ہمہ میں تم کو ہر قسم کے اختیارات دیتا ہوں تم غیر سرکاری طریقہ پر صندوقچی کو حاصل کرنے کے لئے ہر کام کر سکتے ہو۔

درولیٹ۔ عالی جاہ کا زبانی حکم میرے لئے کافی اسلحہ ہیں..... حضور والا چونکہ بعض مکار سازشی خود شاہی محل کے اندر موجود ہیں اور بعض سازشیوں کو شاہی محل کے اقتدار سے مدد ملتی ہے اس لئے مجھ کو یہ ڈر ہے کہ کہیں یہ لوگ میرے سدِّراہ نہ ہوں اگر حضرت بادشاہ مجھکو یہ حکم دیدیں کہ میں ہر ادیس با اقتدار شخص کے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لا سکوں جو شاہی محل سے

تعلق رکتے ہیں تو میں آسانی کے ساتھ اوس خائن جوزف شندر کو گرفتار کر سکوں گا اور اوس کی گردن پکڑ کر کتوں کی طرح اوس کو گھسیٹ لاؤں گا۔

بادشاہ۔ تم یہ سمجھ لو کہ میں نے تم کو ہر قسم کے اختیارات دیدئے ہیں۔ تم جو چاہو کرو۔ تمہارے ہر قسم کے افعال کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔

ڈآن درو بلیٹ نے لعاب دہن کو نگلتے ہوئے کہا "اگر عالی جاہ نے یہ پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ شاہی محل کو فتنہ پردازوں سے پاک کرنے کے لئے سانپ کے سر کو بالکل کچل دیا جائے تو بہتر یہ ہے کہ حضور دالا فوراً یہ مقدس حکم جاری فرمادیں کہ بارونہ مرتھہ برجن اور بارونہ ولتسیرا کو جلاوطن کر دیا جائے"۔

بادشاہ۔ سنو۔ بارونہ مرتھہ برجن اوس وقت تک ملک بدر نہیں کی جاسکتی جب تک کہ وہ اپنے جرائم کی سزا نہ بھگت لے لیکن بارونہ ولتسیرا اوس کے لئے صرف اتنی ہی سزا کافی ہے کہ اوس کو فوراً جلاوطن کر دیا جائے...... لو۔ اسی وقت بارونہ ولتسیرا کو ملک بدر کرنے کا حکم یہ ہے۔

یہ کہکر بادشاہ نے میز کی طرف رخ پھیر دیا اور بارونہ ولتسیرا کو ملک بدر کئے جانے کا حکم لکھدیا جس میں یہ حکم تھا کہ حکم نامہ پہنچنے کے بعد آدھ گھنٹہ کے اندر اندر بارونہ ولتسیرا شہر کو خالی کر دے ورنہ شاہی عتاب کی مستحق ہوگی۔

حکم لکھکر بادشاہ نے دان درویلیٹ کے حوالہ کر دیا اور کہا "یہ حکم فوراً اوس چھوٹی بارونہ کو پہنچا دو۔ ۔ ۔ ۔ ہاں اب یہ بتاؤ کہ تم نے کیا سوچا ہے"؟

درویلیٹ۔ میں ایک یا دو آدمیوں کو فوراً روانہ کروں گا تاکہ راستہ ہی میں جوزف شندر کو جالیں اور اوس وقت تک اوس کے پیچھے لگے رہیں جب تک کہ میں رڈ ڈنہرگ یا نیوسٹاڈ کے اسٹیشن پر پہنچکر اون سے نہ ملوں ادہر میری نظر جوزف شندر پر پڑی اودہر صندوقچہ میرے ہاتھ میں آئی۔

بادشاہ۔ فرض کرو جوزف شندر تمہارے آدمیوں کو نہ ملا اور نہ تم کو

دان درویلیٹ میں دارالسلطنت کے اسٹیشن اور شہر کے تمام ناکوں پر خفیہ پولس کو مقرر کردوں گا جو پوری احتیاط سے نگرانی کرے گی۔

بادشاہ۔ فرض کرو وہ آج شہر کے اندر داخل ہی نہ ہو۔

دان درویلیٹ۔ میرا خیال ہے کرنیل فرنر نے یقیناً اوس کا پیچھا کیا ہو گا اور میڈم کیتھرائن شراٹ کو اوس نے تار پر اطلاعات بھیجی ہوں گی جب میں میڈم شراٹ کو اپنے پتہ سے آگاہ کروں گا تو وہ ضرور اون اطلاعات سے مجھکو آگاہ فرمائیں گی۔

بادشاہ میرا خیال ہے یہ صورت مفید نہ ہو گی میں چاہتا ہوں برقیہ یا یات کے اشارات کو جہاں تک ممکن ہو استعمال نہ کیا جائے۔

درویلٹ۔ یہ ضروری برقی اشارات رموز ہوں گے۔ عالی جاہ میرا خیال ہے میں ضرور اس مہم میں کامیاب ہوں گا اس لئے کہ جوزف شندر صندوقچی کو آج ہی بارونہ برجن کے ہاتھوں میں پہنچانے کی پوری کوشش کرے گا لیکن وہ بارونہ برجن کے پاس پہنچ نہیں سکتا اس لئے کہ ہم اوس کی راہ میں حائل ہونگے۔

بادشاہ۔ ممکن ہے راستہ میں شندر کا پیچھا کیا جائے اور وہ آج کے بجائے کل آئے۔

درویلٹ۔ بارونہ برجن کو آج اوس وقت تک سکون و اطمینان میسر نہیں ہو سکتا جب تک صندوقچی اوس کے ہاتھوں میں نہ پہنچ جائے اور اس بناء پر میں کہہ سکتا ہوں کہ اوس نے جوزف شندر کو سخت تاکید کی ہو گی کہ وہ آج ہی صندوقچی کو لے کر آ جائے۔ اس لئے میں عالی جاہ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ حضور والا اس سازش کی خبر سے اپنے آپ کو انجان ظاہر کریں تاکہ بارونہ برجن کسی ذریعہ سے اپنے قاصد کو احتیاط کی اطلاع نہ دے سکے اور وہ آسانی سے ہمارے ہاتھوں میں پڑ جائے۔

بادشاہ نے ایک لمحہ تامل کیا اور پھر کہا "بہتر ہے۔۔۔۔۔۔ وان درویلٹ کیا میں تم پر پورا بھروسہ رکھوں"؟

درویلٹ۔ عالی جاہ! آپ اپنے وفادار اطاعت گذار غلام پر

بھروسہ رکھیں اور پورا اعتماد فرمائیں۔
بادشاہ۔ دان درویلیٹ میں اس صندوقچی کو آج ہی چاہتا ہوں۔
درویلیٹ۔ میرے آقا اگر صندوقچی آج میرے ہاتھ نہ آئی تو حضور اس کا یقین فرمالیں کہ میں نے اس دنیا کو ترک کر کے آخرت کا سفر اختیار کر لیا۔
بادشاہ۔ اچھا جاؤ تم کو بادشاہ کی طرف سے تمہارے لائق انعام دیا جائے گا۔

دآن درویلیٹ بادشاہ کے سامنے جھکا اور سینہ میں بڑی بڑی امیدوں کو لئے ہوئے چلا گیا۔

بادشاہ کے پاس سے واپس ہو کر جونہی دان درویلیٹ اپنے کمرہ میں داخل ہوا اوس کی نظر بارونہ لیوٹی (یا جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے نینا فرسٹ) پر پڑی دان درویلیٹ نے اوس کو دیکھتے ہی کہا "نامراد۔۔۔۔ تم کیونکر آئیں"

لیوٹی۔ میں بادشاہ کی خدمت میں ایک شکایت پیش کرنے آئی ہوں
درویلیٹ۔ کیا شکایت ہے۔
لیوٹی میں نے بادشاہ کا حکم وزیر اعظم صالح کی منتظمہ کو کل شام پہنچا دیا تھا اوس نے مجھ سے وعدہ کیا کہ آج تمہاری خواہش کو پورا کر دیا جائے گا چنانچہ آج میں اس کے پاس گئی تو وہ ٹال مٹول کرنے لگی۔

درویلٹ۔ یہاں ایک بڑی سازش ......
اتنا کہکر درویلیٹ خاموش ہوگیا اور پھر کچھہ سوچکر کہا وہ اسوقت اپنی شکایت کو چھوڑو اور میرے حکم کو سنو جو نہایت اہم ہے اور جس کو عمل میں لانے سے تم کو غیر معمولی فائدہ پہنچے گا"۔
لیوئی نے ہنسکر کہا "کیا حکمرانی کا چوگان تمہارے ہاتھہ آگیا ہے"۔
درویلیٹ۔ ہاں۔ آج حکمرانی کا چوگان صرف میرے ہاتھہ میں ہے تم مذاق نہ سمجھو...... آج میں تمہاری عیاری و چالاکی کا محتاج ہوں تم وقت پر آئیں..... اچھا اب تم اپنی قیام گاہ پر چلو اور میرا انتظار کرو میں ابھی ابھی تھوڑی دیر میں تمہارے پاس پہنچتا ہوں تم راستہ میں ایک لمحہ کے لیئے بھی نہ رکنا اور سیدھی گھر جانا۔
بارونہ درویلیٹ کے اس حکم سے حیران رہ گئی اور اوس نے پوچھا وہ میں اس وقت تم کو بہت مشغول و منہمک پاتی ہوں کیا......
درویلیٹ۔ تم کو ابھی سارا حال معلوم ہو جائے گا تم اس وقت جاؤ۔
اس کے بعد درویلیٹ نے اپنے ماتحت کو ضروری احکام دئے اور پھر دفتر سے باہر نکل گیا۔

۱۲ بارھواں باب

حوّا کی ایک بیٹی کی عیاریاں

وہ ٹرین جو ٹریسٹ سے وائنا کو آتی ہے ٹھیک بارہ بجے عزتز کے اسٹیشن پر پہنچی ٹرین یہاں تقریباً بیس منٹ ٹھہرتی ہے تاکہ مسافروں میں سے جو لوگ دوپہر کا کھانا یہاں کھانا چاہیں اسٹیشن کے ہوٹل سے کھالیں۔

اسی ٹرین میں میجر جوزف شندر بھی تھا ٹرین کے ٹھہرتے ہی جوزف گاڑی سے نکلا۔ تیزی سے ہوٹل میں پہنچا۔ پانچ منٹ کے اندر کھانا کھایا اور بغیر اس کے کہ اسٹیشن کے آنے جانے والوں کو دیکھے نیچے نظریں کئے واپس آکر گاڑی میں بیٹھ گیا۔

گاڑی نے ابھی اسٹیشن سے حرکت نہ کی تھی کہ اوس کمرہ میں جس میں جوزف شندر بیٹھا ہوا تھا ایک موٹی نقاب چہرہ پر ڈالے ایک عورت داخل ہوئی اور جوزف شندر کے پاس بیٹھ گئی ایک لمحہ کے بعد اوس نے نقاب کو الٹ دیا جوزف نے کن انکھیوں سے اوسکی طرف دیکھا ہی تھا کہ عورت نے مُسکراتے ہوئے اوس کی

جانب دیکھا اور آنکھوں کو ایک خاص انداز سے گردش دی پھر مسکراتے ہوئے جوزف سے کہا "میرا خیال ہے میں غلطی نہیں کر رہی ہوں کیا جناب کا نام میجر جوزف شندر ہے"؟

جوزف نے مڑ کر غور سے عورت پر نظر ڈالی اور کہا "ہاں۔ میں ہی آپ کا خادم ہوں میرا خیال ہے میں نے آپ کو کہیں دیکھا ہے"؟

عورت۔ میرا خیال ہے آپ اوس ملاقات کو نہ بھولے ہوں گے جو پچھلے دنوں ہرمن کی دوکان پر ہوئی تھی۔

جوزف شندر۔ ہاں... ہاں... مجھکو یاد ہے آپ نے اوس وقت غالباً اپنا نام جولیا ہرتمان بتایا تھا... کیا میں غلط کہہ رہا ہوں

جولیا۔ (مسکراتے ہوئے) ہاں... ہاں... جولیا ہرتمان... ... میں تم کو یہاں تنہا پاتی ہوں تم سگار پینے والوں میں کیوں شامل نہیں۔

جوزف۔ سگار پینے والوں میں دس مرد اور دس عورتیں تھیں یعنی دس جوڑے پورے تھے میں نے اپنے دل میں کہا جب تک کوئی میرا جوڑا نہ آئے میں یہیں مردوں کے کمروں میں بیٹھوں ممکن ہے کوئی حسین جوڑا نصیب ہو جائے۔ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ تشریف لے آئیں۔

جولیا۔ میجر آپ کی مہربانی و دلداری کا شکریہ اگر آپ فوجی لباس

میں ملبوس ہوتے تو بہت سی حسین عورتوں کے دل آپ کیطرف کھنچ جاتے..... تم نے اپنا خوبصورت فوجی لباس کیوں اتار دیا اور اس لباس کو کیوں پہن لیا جو عام آدمیوں سے تم کو ممتاز نہیں بناتا۔

میجر جوزف۔ محترم خاتون! مجھ کو افسوس ہے میں اس حقیقت سے واقف نہ تھا ورنہ اس غلطی کا ارتکاب مجھ سے نہ ہوتا۔

جولیا۔ لیکن میرے نزدیک دونوں قسم کے لباس برابر ہیں اس لئے کہ جسم وجان سے تم کو اپنا عزیز بنا لیا ہے۔ تم جس قسم کے کپڑے چاہو پہنو۔ میری محبت میں کمی نہیں آسکتی۔

مینجر۔ میڈم آپ کا شکریہ! میرا خیال ہے آپ کی پُرلطف محبت سے میں دیر تک متمتع رہوں گا۔

جولیا۔ آپ کی پُرلطف محبت مجھ کو یہاں سے وائنا تک متمتع کریگی اس کے بعد آپ کی وحشت کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔

جوزف جولیا کے آخری پُرلطف فقرے سے بہت محظوظ ہوا اور مسکراتے ہوئے کہا "مجھ کو آپ کے مکان ہی کا پتہ معلوم نہ ہو تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔

جولیا نے قہقہہ لگایا اور کہا "جب تک ہرمن کی دُکان موجود ہے تمہارے لئے ملاقات کی جگہ مقرر کرنے میں کوئی دشواری نہیں:... ہاں یہ ممکن ہے کہ فرنر اسٹریٹ میں ممکن ہے کوئی ایسی چیز ہو جو تم

کو مخلص دوستوں کی ملاقات سے روکتی ہو۔"
میجر کا دل زور زور سے حرکت کرنے لگا اور اوس نے مسکرا کر کہا۔"
فرنر اسٹریٹ میں؟"
جولیا۔ ہاں جہاں آپ کا خزانہ ہے وہیں آپ کا دل ہے۔
میجر۔ میڈم معلوم ہوتا ہے فرنر اسٹریٹ کی کچھہ دل خوش کن خبریں آپ کو معلوم ہیں۔
جولیا۔ مجھکو بہت سے خبریں معلوم ہوئی ہیں ہیں نہیں کہہ سکتی دل خوش کن خبروں سے آپ کی کیا مراد ہے۔
میجر۔ یعنی وہ نئی باتیں جو اب تک معلوم نہیں ہوئی تھیں۔
جولیا۔ مجھکو بہت سی نئی باتیں معلوم ہوئی ہیں۔
میجر۔ تم کو خدا کی قسم . . . . . بتاؤ وہ کیا ہیں۔
جولیا (مسکراتے ہوئے) میجر۔ نامعلوم باتوں کا معلوم کرنا آسان نہیں ہے اور جو چیز دشواریوں سے حاصل کی جائے اوس کو سستے داموں نہیں بیچا جا سکتا۔
میجر۔ میڈم! تم شاید ان خبروں کی اجرت یا معاوضہ چاہتی ہو۔
جولیا۔ تم میرے اس حق سے انکار نہیں کر سکتے۔
میجر۔ ممکن ہے اس اجرت کے ادا کرنے کی مجھہ میں وسعت نہ ہو۔
جولیا۔ تم آسانی سے بغیر کسی قسم کے نقصان کے اس اجرت کو ادا کر سکتے ہو۔

میجر۔ جو اجرت میں آسانی کے ساتھہ ادا کر سکتا ہوں اوس کے ادا کرنے میں مجھہ کو کوئی قابل نہیں ہے خصوصاً وہ معاوضہ جس سے مجھہ کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔ خاتون محترم فرمائیے میں آپ کا وفادار غلام ہوں۔

جولیا۔ میں آپ کے شگفتہ دہانہ کا ایک بوسہ چاہتی ہوں۔

جوزف کے چہرہ کا رنگ سرخ ہو گیا اور اس نے متردد لہجہ میں کہا "محترم خاتون میں یہ کہتے ہوئے ڈرتا ہوں کہ یہ دہانہ اور وہ دل جو سینہ کے اندر ہے اور محبت کے اون اعضاء میں سے جو میرے جسم کے اندر ہیں تمام اعضاء وقف ہیں اور مال وقف میں کسی شخص کو تصرف کا حق حاصل نہیں ہے۔

جولیا (مسکراتے ہوئے) یعنی یہ تمام چیزیں امیلیا کے لئے وقف ہیں۔

میجر۔ اشارہ کنایہ سے میں جس بات کو ظاہر کرنا چاہتا تھا ظاہر کر چکا اس سے زیادہ کچھہ عرض نہیں کر سکتا۔

جولیا۔ تم میرے اس مطالبہ سے یہ نہ سمجھو کہ میں اس وقف کی توہین کر رہی ہوں بلکہ معاملہ اس کے برعکس ہے گویا میں یہ کہہ سکتی کہ میں اس مقدس وقف کی عظمت کو بڑھا رہی ہوں۔

جوزف نے حیرت کے لہجہ میں کہا "تعجب ہے آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں میں آپ کے مفہوم کو نہیں سمجھا ایسا ہونا کیونکر ممکن ہے۔

جولیا۔ (مسکراتے ہوئے) بات نہایت معمولی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو شخص امیلیا سے محبت کرے گا وہ مجھ سے بھی محبت رکھے گا۔

مینجر۔ ابھی آپ کی بات معمہ کا معمہ ہی رہی میڈم ذرا وضاحت سے کہو۔

جولیا۔ دوسرے الفاظ میں میرا مطلب یہ ہے کہ جو شخص امیلیا کو محبوب رکھے گا میں بھی اوس سے محبت کروں گی۔

مینجر۔ الفاظ تو صاف ہیں لیکن ان کے مفہوم میں مختلف صورتیں نکل سکتی ہیں۔

جولیا۔ مینجر۔ اس سلسلہ میں۔ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی۔

مینجر۔ کوئی مضائقہ نہیں لیکن دوسرے عنوان سے آپ کیا کہتی ہیں

جولیا (قہقہہ لگاکر) اجرت ...... اجرت ...... پہلے اجرت دو

مینجر۔ میڈم! میں تمہاری اس بات کو مانتا ہوں کہ جو شخص امیلیا سے محبت کرے گا اوس کے لئے ضروری ہے کہ وہ آپ سے بھی محبت کرے۔

یہ کہکر جوزف اور جولیا دونوں ایک دوسرے سے لپٹ گئے اور ایک نے دوسرے کے دہانہ پر پُرلطف بوسے دئے جوزف نے اس پُرلطف معانقہ سے خاص کیفیت حاصل کی اوس کے جسم میں ایک برقی رو دوڑ گئی جس کی گرمی کو صرف محبت کے شعلوں کی گرمی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے اسی حالت کیف میں

میجر نے کہا " تیرا برا ہو تو نے تو میرے دل میں محبت کے خزانوں کو کھولدیا خدا کے لئے اب اس بے تکلفی کو ختم کرو ایسا نہ ہو یہ جوش حد سے بڑھ جائے اور پھر اس کا روکنا ممکن نہو "

جولیا۔ تمہارے سینہ کے خزانے میں جوش پیدا ہوا ہو یا نہ ہوا ہو لیکن میرے دل کی محبت کی نہریں تو ابل پڑیں خدا کے لئے اب ایسا نہ کرنا کہ محبت کے ان چشموں کا پانی خشک ہو جائے۔

میجر (مسکراتے ہوئے جولیا کی طرف دیکھ کر) میڈم

جولیا۔ کیا امیلیا تم سے محبت نہیں کرتی۔

میجر۔ ہاں مجھ سے محبت کرتی ہے۔

جولیا۔ تو تم اس کا یقین کر لو کہ میں بھی تم سے محبت کرتی ہوں۔

میجر۔ میڈم۔ تم میری لاعلمی کے دائرہ کو اور بڑھا رہی ہو۔

جولیا۔ تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ لاعلمی۔ علم سے زیادہ بہتر ہے اگر تم کو واقعہ کا علم ہو جائے تو تمہارے اضطراب میں غیر معمولی اضافہ ہو جائے۔

میجر جوزف کا دل ان باتوں سے دھڑکنے لگا اور اس نے کہا " تم نے اجرت بھی حاصل کر لی اور دل خوش کن خبریں بھی نہیں بیان کرتیں اس پر طرہ یہ ہے کہ لاعلمی کو علم پر ترجیح دیتی ہو "

جولیا نے مسحور کن نظروں سے میجر کی طرف دیکھا اور کہا " تم کیا چاہتے ہو "

مینجر۔ خدا کی پناہ۔ کیا تم کو میری حالت پر رحم نہیں آتا میں اس وقت ایک نامعلوم گہرائی کے جہنم پر ایک کمزور دھاگے میں بندھا ہوا لٹک رہا ہوں۔

جولیا۔ تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو۔

مینجر۔ میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ فریزر اسٹریٹ کے متعلق تم کو کیا معلوم ہوا ہے۔

جولیا۔ جو لوگ وہاں رہتے ہیں معلوم ہوا ہے کہ عنقریب وہ وہاں سے جانیوالے ہیں۔

مینجر یہ الفاظ سنکر گھبرا گیا اور کہا "آہ... کہاں جانیوالے ہیں"

جولیا۔ اوس جگہ جہاں سے اون کی خبریں معلوم نہ ہوں۔

جوزف کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا اور اوس نے غمگین لہجہ میں کہا "تم کو خدا کی قسم! ایسی بات نہ کہو۔

جولیا۔ تم اطمینان رکھو اجرت لینے کے بعد میں تم سے کوئی جھوٹی بات نہ کہوں گی۔

مینجر۔ اچھا مذاق نہ کرو۔

جولیا۔ میں کہہ سکتی ہوں کہ میری ساری زندگی مذاق میں گذری ہے مگر آج میں مذاق نہیں کر رہی ہوں۔

مینجر۔ کیا یہ خبریں مجھ سے بھی چھپائی جائیں گی۔

جولیا۔ ہاں...... اور تم ہی سے ان خبروں کو پہلے مخفی رکھا جائیگا۔

ہیجر۔ اور تم سے۔
جولیا۔ اور مجھ سے آخر میں لیکن میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ مجھ سے یہ خبریں مخفی نہیں رہ سکتیں۔
ہیجر۔ میرا خیال ہے خبروں کو چھپانے میں تم مجھ پر ظلم نہ کرو گی۔
جولیا۔ دنیا کی ہر چیز یا تو کسی سبب پر مبنی ہوتی ہے یا کسی غایت پر اگر تم ان میں سے کوئی چیز ہو تو اوس چیز سے تمہارا تعلق باقی رہے گا۔
ہیجر۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ میں ان دونوں باتوں میں سے ایک بن سکوں۔
جولیا۔ یہ بات تمہاری ذاتِ خاص سے تعلق رکھتی ہے۔
ہیجر۔ بہر نوع اس کی کوشش کیونکر ممکن ہے کہ میں ان چیزوں میں سے ایک بن جاؤں۔
جولیا۔ تقدیر اس معاملہ میں بہترین استاد ہے۔
جوزف نے چند منٹ تامل کے بعد کہا "محترم خاتون۔ تمہاری ان باتوں نے میرے دل و دماغ میں انتشار پیدا کر دیا ہے اور میں تمہاری ان باتوں کے صحیح و درست ہونے میں تردد و تامل یا شک و شبہ کا حق رکھتا ہوں جب تک تم اس پر کوئی دلیل پیش نہ کرو"۔
جولیا نے قہقہہ لگا کر کہا "کیا تم مجھ کو مکار اور فریبی خیال کرتے ہو جب فریزر اسٹریٹ پر پہنچ کر تم کو حقیقتِ حال سے آگاہی ہو گی اور میں

وقت تم کو میری باتوں کا یقین ہو جائے گا"۔

میجر۔ میں تم کو لغو گو اور بیہودہ خیال نہیں کرتا بلکہ میں یہ خیال رکھتا ہوں کہ ممکن ہے تمہاری معلومات غلط ہوں یا بہت معمولی ہوں۔

جولیا۔ گویا تم مجھ کو اس امر پہ مجبور کر رہے ہو کہ میں اپنی تمام معلومات تمہارے سامنے پیش کر دوں۔

میجر۔ ہاں ان معلومات کا پیش کرنا ضروری ہے تاکہ بعض واقعات سے بعض کی تائید ہو سکے . . . . . کیا تم کو اوس نامعلوم راز میں سے بھی کچھ معلوم ہوا ہے جو ابھی تک راز سربستہ ہے

جولیا۔ تمہاری مراد شاید امیلیا کے نسب سے ہے۔ ہاں اس کے متعلق مجھ کو بہت کچھ معلوم ہو چکا ہے۔

میجر۔ کیا معلوم ہوا ہے۔

جولیا۔ (مسکراتے ہوئے) تم یہ چاہتے ہو کہ میں اپنے اسرار کو کھول کر رکھدوں اور جو باتیں ابتک میرے قلب و دماغ کے گوشوں سے باہر نہیں نکلی ہیں اون کو تمہارے سامنے رکھدوں۔

میجر۔ میں اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ میرا منشا انہیں اسرار کو معلوم کرنا ہے اگر تم مجھ کو اسی طرح چاہتی ہو جس طرح امیلیا کو تو تم ان اسرار کو مجھ سے کیوں بیان نہیں کرتیں میں ان کو معلوم کرنیکا اتنا ہی مشتاق ہوں جتنا کہ امیلیا۔

جولیا نے قہقہہ لگاکر کہا" وہ کس قدر سادہ لوحی ہے ۔ کیا یہ ممکن ہے کہ جن باتوں کو ۔ امیلیا سے چھپایا جائے اون کو تم پر ظاہر کردیا جائے"

میجر ۔ بہرحال اب بیان کرو ۔

جولیا ۔ ہاں ..... ہر مخفی چیز کا عنقریب اعلان کیا جائے گا اور ہر راز علانیہ ہو جائے گا ۔

جوزف نے کچھ تامل کے بعد کہا" میڈم ۔ جب تک تم باتوں کو چھپائے رہوگی مجھ کو شک وشبہ کا حق حاصل رہیگا اگر تم ان اسرار کا علم رکھتی ہو تو کوئی ثبوت پیش کرو ورنہ میں تمہاری کسی بات کا یقین کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں"

جولیا ۔ مجھکو بھی اس معاملہ میں شک ہی ہے کہ تم امیلیا سے کسی قسم کا تعلق رکھتے ہو جب تک تم اپنے علائق کا ثبوت نہ پیش کرو ۔

میجر یہ سنکر سیدھا بیٹھ گیا اور کہا" امیلیا سے تعلقات کے سلسلہ میں میرے پاس بہت سے ثبوت ہیں"

جولیا ۔ اور میرے پاس بھی اپنی معلومات کی صحت پر زبردست دلائل ہیں

میجر ۔ اچھا کوئی ثبوت پیش کرو میں بھی اپنا ثبوت پیش کروں گا ۔

جولیا نے سینہ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور جیب سے فوٹو کی ایک تصویر نکال کر جوزف کو دکھائی اور کہا" کیا تم اس تصویر کو پہچانتے ہو"

جوزف کی آنکھیں اس تصویر کو دیکھکر چمک اٹھیں اور اس نے کہا" آہ ..... میں اپنے معبود کو کیونکر نہیں پہچان سکتا ..... یہ

تصویری فرشتہ تم کو کیونکر ملا"
جولیا۔ یہ میرا وہ ثبوت ہے جس کو حاصل کرنے کے لیئے تم اپنی زندگی کا نصف حصہ قربان کر سکتے ہو۔

جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا "میڈم۔ میں نے اپنی ساری زندگی کو قربان کر دیا ہے"

جولیا۔ اور اس قسم کی کوئی چیز تم کو میسر نہ ہوئی۔

میجر۔ میں نے اس سے زیادہ اور بہت زیادہ کو حاصل کرلیا ہے

جولیا۔ میں یقین نہیں کر سکتی۔

میجر۔ میں تم کو دکھاتا ہوں۔ دیکھو۔

یہ کہکر جوزف نے تصویروں کی وہ کتاب (البم) جو اوس کو امیلیا نے دی تہی نکالی اور جولیا کے ہاتھہ میں دیدی جولیا ان تصویروں کو دیکھہ کر حیران رہ گئی اور اس نے کہا "نامراد . . . . تجھکو یہ البم کہاں سے مل گئی۔ کیا تو چور ہے کیا تو اٹھائی گیرا ہے اگر تجھہ کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس قسم کا نادر مجموعۂ تصاویر تجھہ جیسے آدمیوں کو نہیں مل سکتا تو تجھہ کو اس کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو جائیگا"

یہ کہکر جولیا نے تصویروں کو الٹ پلٹ کر دیکھنا شروع کیا وہ ان تصویروں کو دیکھہ رہی تہی اور اس کا دل دہڑک رہا تھا جس کی آواز ممکن ہے میجر جوزف کے کانوں تک بھی پہنچ رہی ہو میجر جوزف نے اوس کے چہرہ پر نظر ڈالی اور یہ دیکھکر کہ اوس کی

آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں وہ حیران رہ گیا جولیا نے اوس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "میں یقین نہیں کرسکتی ۔ ۔ ۔ ۔ ہاں میں کبھی اس کا یقین نہیں کرسکتی کہ اس قسم کا نفیس تحفہ تمہارے قبضہ میں آسکتا ہے"

مینجر جوزف نے قہقہ لگایا اور کہا "اوس وقت تم کیا کہوگی جب میں تم کو یہ چیز دکھاؤں گا" یہ کہکر اوس نے جیب سے ایک مرصع قلب نکالا جس میں سونے کی زنجیر پڑی ہتی اور جولیا کو دکھایا جولیا اس کو دیکھہ کر چونک پڑی اور ایک منٹ تک دیوانوں کیطرح اوس کو الٹ پلٹ کر دیکھتی رہی پھر اوس نے کہا "تم کو معلوم ہے تمہارے ہاتھہ میں یہ کیا چیز ہے"

مینجر ۔ کیا چیز ہے ۔

جولیا ۔ تمہارے ہاتھہ میں میرا دل ہے ۔

مینجر ۔ اس سے کیا مراد ہے پتھر کا دل یا زندہ دل

جولیا ۔ آہ بدقسمتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میری مراد دونوں سے ہے

یہ کہکر جولیا نے ہاتھہ بڑہایا اور قلب کو جوزف کے ہاتھہ سے لے لیا دیر تک وہ اُس کو دیکھتی رہی اور اس طرح جسم کو حرکت دیتی رہی جس طرح پرندے نہانے کے بعد پانی کے قطروں کو جسم سے جھاڑنے کے لئے جسم کو حرکت دیتے ہیں اور پھر کہا "اے میرے بزرگ و برتر خدا تو نے میرے عہد کی حفاظت

کی اور میری سعادت کو تازہ زندگی عطا فرمائی۔ . . . میں نے جو گناہ کیا تھا اوس کا بار دوسرے کی گردن پر ہے. . . . . اے اللہ مجھہ پر رحم کر. . . . میرے گناہ کو بخشدے. . . . میرے دل کے سرور کو تازہ کر۔ اپنی نعمتوں سے مجھہ کو نواز۔ تیری قدرت وشان کے صدقہ تو بیشک باعظمت اور پاک ہے. . . . تو ہی نے اپنے ایک ناچیز لونڈی کو تازہ مسرت بخشی ہے"

جولیا کی اس مختصر دعا نے میجر جوزف کے دل کو نرم کر دیا اور اس کے قلب میں غیر معمولی عاجزی ونرمی پیدا ہوگئی اس وقت کی خاموشی زبان سے زیادہ ترجمانِ دل تھی۔ جولیا دیر تک سرنگوں کچھہ سوچتی رہی اور جوزف خاموش بیٹھا اوس کی حالت کو دیکھتا رہا یہانتک کہ جولیا کی آنکھوں سے آنسوؤں کا تار بندہ گیا جوزف اوس کی رقت اور آنسوؤں سے بہت متاثر ہوا اور اوس نے آہستہ سے کہا "محترم خاتون۔ میرا خیال ہے میری وجہ سے آپ کے غم والم تازہ ہوگئے ہیں اور اسوقت آپ کو غیر معمولی روحانی صدمہ پہنچا ہے میں اس کی معافی چاہتا ہوں"۔

جولیا۔ محترم میجر۔ تم میرے دل کے لئے ایک مطمئن پیام بر ہو. . . . . . تم سے مل کر مجھہ کو جو باتیں حاصل ہوئی ہیں وہ قابل شکریہ ہیں اور میں خوش ہوں کہ تقدیر نے مجھکو تم سے ملایا اور تمہاری

وجہ سے بعض خاص باتوں کا علم مجھکو حاصل ہوا۔
میجر۔ محترم خاتون۔ معلوم ہوتا ہے سونے کا یہ مرصع قلب ایک خاص تاریخی حیثیت رکھتا ہے جس کا حال آپ کو اچھی طرح معلوم ہے۔
جولیا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اس کی تاریخی حقیقت میری ذات سے وابستہ ہے۔
میجر۔ تعجب ہے کیا جن لوگوں کے ہاتھہ میں یہ قلب رہا ہے وہ اس کی تاریخ سے واقف نہیں۔
جولیا۔ ممکن ہے اس کی ابتدائی تاریخ سے وہ واقف نہ ہوں۔
میجر۔ تمہارے خیال میں یہ ایک اثری و تاریخی چیز ہے۔
جولیا۔ آہ ایک اہم اثر اور ایک باعظمت نشان
میجر۔ میجر مجھہ کو اندیشہ ہے کہ اگر میں اس قلب کی تاریخ پر آپ سے مزید روشنی ڈالنے کی خواہش کروں تو اس سے آپ کو تکلیف ہوگی اور آپ کے جذبات بھڑک اٹھیں گے۔
جولیا۔ اس کی کچھہ نہ کچھہ کیفیت تو آپ کو بھی معلوم ہوگی۔
میجر۔ صرف اس قدر کہ یہ قلب امیلیا کی گردن میں تھا۔
جولیا۔ آہ امیلیا ۔ ۔ ۔ ۔ میری لخت جگر ۔ ۔ ۔ ۔ اوہ ۔ ۔ ۔ ۔ آہ میرے دل کے چین ۔ ۔ ۔ ۔ میری زندگی کی راحت۔
یہ کہکر جولیا رونے لگی اور جوزف گھبرا گیا کچھہ توقف کے بعد

جولیا نے رقت خیز لہجہ میں کہا "تم کو معلوم ہے۔ پہلے یہ قلب کس کے پاس تھا۔

میجر۔ مجھکو معلوم نہیں ممکن ہے دیر راعئی صالح کی منتظمہ کے پاس ہو

جولیا۔ ہاں.... اور اس سے پہلے میرے پاس تھا......

ہاں میری گردن میں یہ قلب محبت کا تعویز تھا..... محبت وفا کا تعویذ......آہ......آہ میرا دل کس قدر گرم اور سخت ہے۔

میجر (کچھہ تامل کے بعد) محترم خاتون۔ کیا آپ یہ بتاسکتی ہیں کہ تمہارے اور امیلیا کے...... یا یہ کہ امیلیا.........

جولیا۔ آہ امیلیا میری بیٹی ہے...... میرے خون اور گوشت کا ٹکڑہ۔ ابتدا و عمر سے اس وقت تک وہ مجھہ سے جدا رہی ہے اور اب میں نے اس کو پایا ہے آہ کس قدر ظالم ہیں وہ لوگ جنہوں نے میری بیٹی کو مجھہ سے غضب کر رکھا ہے۔

میجر۔ محترم خاتون۔ اگر آپ یہ ثابت کر سکتی ہیں کہ آپ امیلیا کی ماں ہیں تو پھر دنیا میں کونسی قوت ہے جو امیلیا کو آپ کے پاس آنے سے روک سکے۔

یہ سنکر جولیا پر پھر رقت طاری ہو گئی اور اوس نے کہا "کیا یہ ظلم نہیں ہے کہ عورت اپنے بچہ کو اپنا ثابت کرنے پر مجبور ہو"

میجر جوزف جولیا کے تاثر سے بہت متاثر ہوا اور اوس نے یہ سمجھہ کر کہ امیلیا کی زندگی کی ابتدائی تاریخ اسرار و رموز سے محیط

ہے جولیا سے کہا "محترم خاتون تنہا آپ ہی تو اپنی بیٹی کی مالک نہیں ہیں"

جولیا۔ (میجر کیطرف دیکھکر) اور اس حق میں میرا کون شریک ہے۔

میجر۔ خاتون معاف فرمائیے لڑکی کا باپ بھی تو حقدار ہے.... کیا امیلیا کا باپ نہیں ہے۔

یہ سنکر جولیا کی منہہ سے ایک چیخ نکلی اور وہ گر پڑی اور بے اختیار اوس کی زبان سے یہ الفاظ نکلے "اوس کا باپ.... اوس کا باپ تباہ ہو جائے..... اوس کا خاندان تباہ ہو جائے..... آہ..... آہ..... افسوس"

اس قسم کے الفاظ وہ کہتی رہی یہانتک کہ بیہوشی اوس پر طاری ہو گئی جوزف یہ حالت دیکھکر ڈر گیا اور بہت متاثر ہوا اور اوس کو ہوش میں لانے کی ضروری تدبیریں کرنے لگا لیکن جولیا کا تاثر غیر معمولی تہا اوسکی حالت اس درجہ نزاکت اختیار کر چکی تھی کہ گویا اوسپر مرگی کا خطرناک دورا پڑا ہے بہت دیر کے بعد اوس نے آنکھیں کہولیں اور آہستہ سے کہا "میرے عزیز دوست معاف کرنا صدمہ نہایت سخت تہا" اتنا کہکر اوس نے پھر آنکھیں بند کر لیں گویا موت کا فرشتہ اوس کے سر پر پرواز کر رہا ہے اور وہ چند منٹ کی مہمان ہے۔ میجر بہت دلگیر ہوا جولیا کا ہاتہہ اپنے ہاتہہ میں لے لیا خفیف سے حرکت دی اور اوس

کی آنکھوں کو کھول کر کہا "میری پیاری تم پر میری جان صدقے ...... کیا ڈاکٹر کو تلاش کروں"۔

جولیا۔ نہیں اگر ممکن ہو تو شراب کا ایک پیالہ کافی ہوگا۔

میجر۔ ٹھہرو...... میں ابھی لاتا ہوں۔

یہ کہکر جوزف کھڑا ہوگیا اور ٹرین کے ہوٹل کیطرف روانہ ہوا وہاں سے شراب کی ایک بوتل خرید کی اور واپس آیا وہ یہ دیکھکر حیران رہ گیا کہ گاڑی کے اندر نہ تو خاتون تھی اور نہ زیورات کی صندوقچی اور نہ وہ مرصع قلب اوس نے انگلیوں سے آنکھوں کو مل کر دوبارہ دیکھا اور کہا "آہ مکار عورت" یہ کہکر وہ اپنے کمرہ سے دیوانوں کی طرح دوسرے کمروں کی طرف دوڑا اور گاڑی کے درمیان ادہر سے اودہر پھرنے لگا چند منٹ تک اس طرح دوڑنے کے بعد اوس نے مسافروں سے دریافت کرنا شروع کیا لیکن کسی نے سنجیدگی کے ساتھ جواب نہیں دیا اور تقریباً ہر شخص نے اوس کا مذاق اڑایا گویا بارونہ لیوڈی نمک کی ایک کنکری تھی جو پانی میں گھل گئی۔

ممکن ہے میجر جوزف شنڈر کو کیتھرائن کے زیورات سے زیادہ اوس مرصع قلب کا رنج ہو جس کو اوس کی معشوقہ امیلیا نے تعویذ کے طور پر دیا تہا۔

تیرھواں باب

چڑیا کہاں گئی

چند منٹ کے تگ و دو کے بعد میجر جوزف تھک گیا اور اتنے میں ستینا منجر کا اسٹیشن بھی آگیا جہاں ٹرین کے کھڑے ہوتے ہی جوزف کمرہ سے کود کر باہر نکلا اور اسٹیشن کی اوس کھڑکی کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا جہاں سے لوگ باہر نکل رہے تھے اسٹیشن چھوٹا تھا اور چند مسافر یہاں اترے تھے اس لئے ایک منٹ میں تمام مسافر اسٹیشن سے باہر نکل گئے لیکن ان مسافروں میں نہ تو جولیا تھی اور نہ کوئی شناسا انسان ادہر سے اطمینان ہو جانے کے بعد جوزف نے اپنے دل میں کہا "یقیناً وہ مکارہ ابھی ٹرین ہی میں ہے۔ اگر ٹرین کے کھڑے ہونے سے پہلے وہ گاڑی سے کود کر کہیں بھاگ جانے میں کامیاب نہ ہو گئی ہو"

یہ کہتا ہوا وہ غیظ و غضب کی حالت میں ٹرین کی طرف لوٹا یکایک اوس کی نظر ٹرین کے گارڈ پر پڑی جو اس کی طرف اشارہ کر کے ایک آدمی سے گفتگو کر رہا تھا وہ ان کی طرف لپکا اوس شخص نے

جو گارڈ سے باتیں کر رہا تھا۔ گارڈ کو چھوڑ دیا اور جوزف کی طرف متوجہ ہوا اور اوس کو سلام کر کے کہا "جناب والا۔ معاف فرمائیے کیا میں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ اس ٹرین کے مسافروں میں سے ہیں"؟

جوزف نے سر کو حرکت دیتے ہوئے کہا "ہاں"؟

شخص۔ مسافروں میں آپ نے میجر کے رتبہ کا کوئی افسر تو نہیں دیکھا

میجر۔ نہیں...... میں نے تقریباً تمام مسافروں کو دیکھا ہے۔

شخص۔ ٹرین کا گارڈ کہتا ہے کہ مسافروں میں کوئی افسر فوجی افسر نہیں ہے۔

میجر۔ ممکن ہے وہ فوجی افسر ملکی لباس میں ہو کیا آپ اوس کے نام سے واقف نہیں ہیں۔

اوس شخص نے کچھ تامل کے بعد کہا "ممکن ہے وہ ملکی لباس میں ہو اوس کی ایک شناخت یہ ہے کہ اوس کے پاس ایک چھوٹی سی صندوقچی ہے اور کوئی اسباب غالباً اس کے ساتھ نہیں ہے"؟

میجر۔ کیا ٹرین کے گارڈ نے تم سے یہ کہا ہے کہ اوس نے مسافروں میں کسی ایسے شخص کو دیکھا ہے جس کے پاس صندوقچی ہو۔

شخص۔ ہاں بتایا ہے۔

میجر۔ وہ کہاں ہے۔

شخص۔ وہ آپ ہی ہیں گارڈ نے آپ ہی کی طرف اشارہ کیا ہے کیا مہربانی سے آپ اپنا نام بتا سکتے ہیں۔

مینجر۔ پہلے آپ یہ بتائیے کہ جس شخص کو آپ تلاش کر رہے ہیں اوس کا کیا نام ہے۔

شخص۔ گویا وہ آپ ہی ہیں۔

مینجر۔ ممکن ہے میں ہی ہوں۔

شخص۔ کیا جناب کا نام مینجر جوزف شندر ہے۔

مینجر۔ آپ مینجر کو کیوں تلاش کرتے ہیں۔

شخص۔ اگر آپ وہ شخص نہیں ہیں تو بحث و گفتگو بے فائدہ ہے

مینجر۔ فرض کر لیجئے میں وہی شخص ہوں۔

شخص۔ میں اُن کی حفاظت پر مامور کیا گیا ہوں۔

مینجر۔ تم کو کس نے بھیجا ہے۔

شخص۔ اون لوگوں نے جنہوں نے آپ کو بھیجا ہے۔

مینجر۔ مجھہ کو کس نے بھیجا ہے۔

شخص۔ اون لوگوں نے جن کے پاس تم نے اپنی تصویر کل چھوڑ دی تھی۔

یہ سنکر جوزف کا دل دھڑکنے لگا اور اوس نے پوچھا "تم سے یہ کس نے کہا کہ میں نے اپنی تصویر اون کے پاس چھوڑ دی تھی" اوس شخص نے جوزف کی تصویر کو جیب سے نکالا اور جوزف

کو دکھا کر کہا وہ کیا یہ آپ کی تصویر نہیں ہے اگر آپ اس سے انکار کریں گے تو اس کا ثبوت پیش کر دیا جائے گا اور ایسی حالت میں تم انکار ہی نہیں کر سکتے جبکہ اس کے نیچے تمہارے دستخط موجود ہیں"

مینجر۔ اللہ ۔ ۔ ۔ یہ تمہارے ہاتھہ کیونکر لگی۔

شخص۔ یہ تصویر مجھہ کو نشانی کے طور پر دی گئی ہے تاکہ اس کے ذریعہ مجھہ پر اعتماد کیا جا سکے۔

مینجر جوزف نے جھک کر اوس کے کان میں کہا وہ کیا تم کو بارونہ نے بھیجا ہے"

شخص۔ بارونہ ہی نے نہیں ملکہ معظمہ نے بھی ۔ ۔ ۔ ۔ وہ صندوقچی کہاں ہے

مینجر۔ خدا تم پر رحم فرمائیے ایک شیطانی حیلہ سے چرالیگئی۔

شخص۔ افسوس ۔ ۔ ۔ تم پر افسوس ہے۔

مینجر۔ ایک مکارہ عورت۔ میں اوس کو دیوانوں کی طرح تلاش کرتا پھر رہا ہوں۔

شخص۔ انتہا درجہ کی مکاری اور فریب ۔ ۔ ۔ وہ عورت کہاں ہے۔

مینجر میں نہیں کہہ سکتا وہ کہاں ہے البتہ مجھہ کو اس کا یقین ہے کہ وہ ابھی اس اسٹیشن سے باہر نہیں گئی ہے میں نے باہر جانے والے تمام مسافروں کو دیکھہ لیا ہے اون میں وہ نہ تھی اس لئے میرا خیال ہے وہ ابھی ٹرین کے اندر ہی ہے اور اگر وہ ٹرین

سے کے کھڑے ہونے سے پہلے گاڑی سے کود گئی ہو تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

شخص۔ ٹرین کے اندر تو وہ مخفی نہیں ہے۔

مینجر۔ میں نہیں کہہ سکتا ٹرین کے کھڑے ہونے سے پہلے میں اوس کے تمام کمروں کو دیکھہ چکا ہوں مجھہ کو کہیں نہیں ملی۔

شخص۔ کیا تم اوس سے واقف ہو۔

مینجر۔ ایک مرتبہ واثنا میں اوس سے ملاقات ہوئی تھی لیکن میں اس وقت تک اوس کے اصلی نام سے ناواقف ہوں اس لئے کہ اوس نے جو لیا ہر تمان کے پردہ میں اپنے اصلی نام پر پردہ ڈال رکھا ہے۔

شخص۔ یا اللہ...... وہ کہاں ہے... کیا آپ نے اوس کو ٹرین کے پاخانوں میں بھی تلاش کیا۔

مینجر۔ نہیں..... یہ بات میری ذہن میں نہیں آئی۔

شخص۔ اور انجن میں ممکن ہے انجن کے لوگوں سے اوس کا تعارف ہو یا وہ اوس کے ہم مشرب ہوں اور انہوں نے اوسکو وہاں چھپا رکھا ہو۔

مینجر۔ میں نے انجن کی گاڑی میں بھی تلاش نہیں کیا۔

شخص۔ اچھا تم ٹرین میں چلے جاؤ اور اوس کے پاخانوں میں اوس کو تلاش کر دیں انجن پر جاتا ہوں لیکن جب تک ٹرین آگے نہ

بڑھے تم اسٹیشن کے صحن پر نظر رکھنا۔
جوزف ٹرین میں چلا گیا اور کھڑکی کے سامنے کھڑا ہو کر اسٹیشن کے میدان کو دیکھتا رہا اور وہ شخص دوڑ کر انجن کی طرف گیا اور اوس کے اوپر چڑھ گیا معاً اسٹیشن کی گھنٹی بجی اور گارڈ نے سیٹی دی ٹرین اسٹیشن سے چلی ہی تھی کہ جوزف کی نظر جولیا پر پڑی جو اسٹیشن کے صحن میں صندوقچی لئے کھڑی تھی جولیا کی نظر جوزف پر پڑی تو اوس نے ہاتھ اونچا کر کے رومال ہلایا اور مسکرائی گویا وہ مسافر کو رخصت کر رہی ہے جوزف فوراً گاڑی کی کھڑکی کی طرف دوڑا اور اوسکو کھولکر کودنا چاہتا تھا کہ اوس کی نظر اوس آدمی پر پڑی تھی جو اسٹیشن پر اوس سے گفتگو کر رہا تھا اور گاڑی کے چھوٹ جانے پر انجن سے اتر آیا تھا اوس شخص نے جوزف کو کودنے سے منع کیا تاکہ وہ خطرہ سے محفوظ رہے جوزف رک گیا اور چلا کر اوس شخص سے کہا "وہ دیکھو... ... وہ عورت اسٹیشن کے صحن میں کھڑی ہے دوڑ کر جاؤ ایسا نہ ہو کہیں چھپ جائے صندوقچی اوس کے ہاتھ میں ہے"۔
ٹرین اسٹیشن سے باہر نکل گئی وہ شخص دوڑ کر اسٹیشن کے صحن میں پہنچا عورت نے اوس کو تاڑ لیا اور باہر نکل گئی۔ اوس شخص نے اسٹیشن سے باہر نکل کر دیکھا تو وہ غائب تھی

۱۴

چودھواں باب

چڑیا کا شکار

اوس شخص کا خیال درست تہا یہ مکار عورت پاخانہ میں چھپی ہوئی تھی ٹرین کے کھڑے ہوتے ہی وہ پاخانہ سے نکلی اور باہر نکل جانا چاہا لیکن جوزف کو اسٹیشن کے صحن میں پاکر وہ واپس چلی آئی اور پھر پاخانہ میں گھس گئی پھر جب ٹرین چھوٹی تو پھر باہر نکلی اور گاڑی سے اتر گئی اور جب اسٹیشن کے چبوترہ سے ٹرین گذر گئی تو اوس نے ٹرین کی کھڑکیوں پر نظر ڈالی اور جوزف کو ایک کھڑکی کے سامنے پاکر اوس کو سلام کیا گویا وہ اس کا مذاق اڑا رہی ہے پھر اوس نے اوس شخص کو دیکھا جو اسٹیشن پر جوزف سے باتیں کر رہا تہا اوس کو دیکھتے ہی اس کے دل میں یہ خطرہ گذرا کہ یہ شخص یقیناً جوزف کا ساتھی ہے اور یہ ضرور اس کا پیچھا کرے گا خصوصاً جبکہ اوس نے یہ دیکھا کہ وہ شخص اوس کی طرف دوڑا ہوا آرہا ہے وہ اوس کی آنکھ بچا کر دوڑی اور اسٹیشن کے پاخانہ میں گھس گئی یہاں تک کہ جب اوسکو اس امر کا یقین ہو گیا کہ وہ شخص اسٹیشن

سے باہر نکل گیا ہے تو وہ پاخانہ سے نکلی اور اسٹیشن کے باہر جانا چاہا مگا اوس نے سنا کہ وہ شخص مسافروں سے اوس کو دریافت کر رہا ہے وہ پھر چھپ گئی اور اُس وقت تک چھپی رہی جب تک کہ اوس شخص کی آواز آنا بند نہ ہو گئی وہ حیران تھی کہ کیا کرے اسی تردد و انتشار میں پندرہ منٹ گذر گئے یہاں تک کہ اسٹیشن پر دوسری ٹرین آگئی جو اودہر ہی جا رہی تھی جدہر پہلی ٹرین گئی تھی وہ دوڑی اور ٹرین میں داخل ہو کر چھپ گئی۔ اوس کو نہ تو گارڈ نے دیکھا نہ اسٹیشن ماسٹر نے دیکھا اس لئے کہ آدمی بہت کم تھے چند منٹ میں ٹرین چھوٹ گئی اور اس نے اطمینان کا سانس لیا۔

ہمارے ناول کی خاص شخصیت جولیا ہر تمان ۔ یا باروننیو یا نینا فرسٹ ۔ یا کونٹس الما فورٹن جیسا کہ ناظرین ان تمام ناموں سے واقف ہیں ٹرین میں سوار تھی اور اس تردد میں مبتلا کہ کوئی شخص اوس کو گرفتار نہ کر لے ٹرین چند اسٹیشنوں پر ٹھہری اور آگے روانہ ہو گئی اور کسی نے اوس سے تعرض نہیں کیا اب اوس کو اطمینان ہو گیا اور اوس نے اپنے دل میں کہا "خدا کا شکر ہے نجات مل گئی اور میں اپنی مہم میں کامیاب ہو گئی"!

جب گاڑی اڈنبرگ کے اسٹیشن پر ٹھہری تو جولیا نے کھڑکی

سے جھانک کر دیکھا تاکہ اوس کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص دکھائی دے تو اوس کو بلالے وہ ادھر ادھر پریشان نگاہوں سے دیکھ رہی تھی کہ یکایک اوس نے محسوس کیا کہ کسی نے اوس کا ہاتھ پکڑ لیا ہے اوس نے مڑ کر دیکھا تو کپتان کے لباس میں ایک سپاہی کو پایا جو اُس سے کہہ رہا تھا "خاتون ۔ میرے ساتھ آؤ"

جولیا گھبرا گئی اور اوس نے عاجزی کے لہجہ میں پوچھا "کیوں"

کپتان ۔ میں حضور بادشاہ کے حکم سے تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم میرے ساتھ چلی آؤ ۔

جولیا ۔ میں حضرت بادشاہ کی لونڈی اور خادمہ ہوں میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں اور کہاں لیجانا چاہتے ہیں ۔

کپتان تم کو چاہیے کہ بلا چوں و چرا میرے ساتھ ہو لو ۔ ۔ ۔ ۔ اگر تم مجھ سے جھگڑا کروگی تو میں تم کو گردن پکڑ کے لے چلوں گا جب تم وہاں پہنچ جاؤ جہاں میں تم کو لیجانا چاہتا ہوں اوس وقت تم جتنی بحث و گفتگو چاہو کر لینا ۔

جولیا ۔ جناب والا ۔ ممکن ہے آپ کسی دوسری عورت کی تلاش میں ہوں اور غلطی سے آپ نے مجھکو پکڑ لیا ہو ۔

کپتان ۔ نہیں ۔ ۔ ۔ نہیں ۔ ۔ ۔ اگر یہ بات فرض کر لی جائے

جو تم کہہ رہی تو اس سے تمہاری ذات کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا کہ تم میرے ساتھ چل کر وہاں گفتگو کر لینا اگر تم وہ نہیں ہو جس کی تلاش جاری ہے تو تم کو فوراً چھوڑ دیا جائے گا۔

جولیا (سخت لہجہ میں) تم پر افسوس ہے کیا اس میں میرا کوئی نقصان ہی نہ ہوگا۔ اگر میری گاڑی چھوٹ گئی تو میرا سخت ہرج ہوگا میں اس گاڑی میں جانے پر مجبور ہوں۔

کپتان۔ تم اپنے نقصان کا جو معاوضہ تجویز کروگی وہ تم کو فوراً دیا جائے گا۔

جولیا۔ یہ امر قانون کے خلاف ہے اور مجھکو اس امر کا یقین ہے کہ تم نے مجھ کو غلطی سے گرفتار کیا ہے۔

کپتان۔ میڈم۔ مجھکو بحث و گفتگو کی اجازت نہیں ہے اگر تم گاڑی چھوٹنے سے پہلے اور فوراً میرے ساتھ چلنے پر رضامند نہیں ہوئیں تو میں مجبور ہوں گا کہ تم کو گھسیٹ کر لے چلوں بہتر یہ ہے تم فوراً گاڑی سے اتر آؤ۔

جولیا نے دیکھا کہ پولس مین اپنی بات کا دہنی ہے اور کوئی حیلہ اوس کے مقابلہ میں نہیں چل سکتا تو وہ گاڑی سے اتر آئی اور اس کے ساتھ ہولی وہ اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ادہر اُدہر دیکھتی جارہی تھی اور خیال تھا کہ کوئی مددگار مل جائے لیکن کوئی نظر نہ آیا۔

پولیس مین نے اوس کو اسٹیشن سے باہر لیجاکر موٹر کار میں بٹھایا اور موٹر کار کو بجلی کی مانند تیزی سے لے چلا صرف دو منٹ میں موٹر کار نے اپنا راستہ طے کرلیا اور ایک چھوٹے سے خوبصورت واراستہ مکان کے سامنے ٹھہر گئی کپتان پولس نے جولیا کو موٹر کار سے اتارا اور مکان کے اندر لے چلا مکان کے اندر داخل ہوکر وہ اوس کو ایک ایسے کمرہ میں لے گیا جس کی تمام کھڑکیاں اور روشن دان بند تھے اور اسی وجہ سے اُس میں بہت کم روشنی داخل ہوسکتی تھی کمرہ کے اندر پہنچکر کپتان پولس نے اوس سے کہا "خاتون۔ تشریف رکھیئے چند منٹ کے بعد آپ کو اس کی اجازت دیجائیگی کہ آپ جو کچھہ کہنا چاہتی ہیں کہیں اور جو کچھہ دریافت کرنا چاہتی ہیں دریافت کریں"

یہ کہکر کپتان پولس دروازہ پر کھڑا ہوگیا ایک منٹ کے بعد ایک شخص آیا جس کو کپتان پولس نے جھک کر سلام کیا اور ادب سے ایک طرف ہٹ گیا وہ شخص کمرہ کے اندر داخل ہوگیا بارونہ لیوٹی یا جولیا نے پہلی ہی نظر میں اوس کو شناخت کرلیا کہ یہ وہی شخص ہے جو سٹینا منجر کے اسٹیشن پر جوزف سے گفتگو کررہا تھا وہ حیران تھی کہ یہ شخص یہاں کیونکر پہنچ گیا جب وہ شخص اوس کے سامنے بیٹھ گیا تو جولیا کو یقین ہوگیا کہ یہ وہی شخص ہے اوس نے نرم لہجہ میں دریافت کیا "میں نہیں جانتی یہ

کیا معاملہ ہے۔۔۔۔ کیا پولس کے آدمی بھی ڈاکو بن گئے ہیں؟"
اوس شخص نے مسکراتے ہوئے کہا "میڈم۔ کس بناء پر آپ نے یہ خیال قائم کیا ہے۔ کیا پولس کے کسی آدمی نے آپ سے کوئی چیز لے لی ہے؟"
جولیا۔ نہیں مجھ سے کوئی چیز نہیں لی ہے۔۔۔۔ لیکن کیا یہ ثبوت کافی نہیں ہے کہ وہ مجھ کو زبردستی ٹرین کے اندر سے پکڑ لائی ہے اور یہاں لاکر مجھ کو بٹھا دیا ہے۔
شخص۔ تو کیا آپ اس مکان اور اس کمرہ کو چوروں ڈاکوؤں کا غار خیال فرماتی ہیں۔
جولیا۔ اگر یہ کمرہ چوروں کا غار نہیں ہے تو پولس کا دفتر بھی نہیں ہے اگر مجھ پر کوئی الزام ہے تو اوس کی جوابدہی میں پولس کے دفتر ہی میں کر سکتی ہوں اور اس بناء پر میرا یہ خیال قائم کرنا درست ہے کہ میں چوروں کے غار میں ہوں اور تم لوگ ڈاکو ہو۔
شخص اچھا اب ہم دیکھتے ہیں کہ میڈم چور کون ہے؟ مہربانی سے یہ تو بتائیے کہ یہ صندوقچی تمہارے ہاتھ کہاں سے آئی۔
جولیا۔ میں اس کا جواب پولس کے دفتر ہی میں دے سکتی ہوں
شخص۔ تمہارے معاملہ کو سلجھانے کے لئے یہی جگہ پولس کا خاص دفتر ہے اگر تم چوری کے الزام سے بری ہو تو اپنی برائت کا ثبوت پیش کردو۔

جولیا۔ جب تک مجھ کو یہ معلوم نہو جائے کہ مجھ سے کون شخص اس معاملہ میں گفتگو کر رہا ہے۔ میں کوئی جواب دینا نہیں چاہتی ہیں اس وقت نہ تو پولس کے دفتر میں ہوں نہ عدالت میں اور نہ کسی باقاعدہ قانونی حکومت کے سامنے۔

شخص۔ آپ ایک قانونی حکومت کے سامنے ہیں لو میں باقاعدہ حاکم ہوں بتاؤ تمہارا نام کیا ہے۔

جولیا۔ میرا نام بارونہ لیوفی ہے۔

شخص۔ ماشاءاللہ ..... بارونہ اور چوری۔

جولیا۔ تم مجھ پر تہمت لگانے والے کون۔

شخص۔ تم نہایت ذلیل اور خوار ہو۔

اسوقت جولیا دروازہ کے قریب تھی اور اس خیال سے کہ کوئی اوسپر اچانک حملہ نہ کردے دروازہ کی جانب بڑھ رہی تھی تاکہ موقع پائے تو باہر نکل جائے لیکن اوس کو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ پولس کپتان جو اوس کو گرفتار کرکے لایا تھا قریب کے کمرہ موجود ہے اور تمام گفتگو کو سن رہا ہے پولس کپتان نے جب سنا کہ گفتگو کا انداز سخت ہوگیا ہے اور دونوں کے درمیان پستول کا ذکر آگیا ہے تو وہ اپنی جگہ سے اٹھا دوسری طرف کا دروازہ کھولا اور کمرہ کے اندر داخل ہوکر جولیا کے سر پر پہنچ گیا۔ اور اوس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ لیا۔ جولیا کے ہاتھ

میں پستول تہا کپتان پولس نے جو نہی اوس کے ہاتہوں کو پکڑا پستول چل گیا اور گولی دیوار پر جا کر لگی فوراً کپتان پولس نے پستول کو اوس کے ہاتہہ سے چہین لیا اور اوس کو زمین پر گرا دیا اور اس کے ہاتہوں اور پانوؤں میں ہتکڑیاں اور بیڑیاں ڈالدیں وہ شخص جو جولیا سے گفتگو کر رہا تھا بدستور کمرہ میں موجود تہا جب پولس کپتان اپنے فرض کو ادا کر چکا تو اوس شخص نے اوس کو اپنے ہمراہ لیا اور دونوں کمرہ سے باہر چلے گئے۔

ان لوگوں کے جانے کے بعد باروبہ کمرہ کے اندر پڑی چیختی اور شور و شغب مچاتی رہی وہ بار بار بلند آواز سے یہ کہتی تہی کہ ”اگر تم لوگوں نے اس جگہ مجہہ کو اسی حالت میں چہوڑ دیا تو میں چلّا چلّا کر آسمان سر پر اٹہا لوں گی“

اوس شخص نے پولس کپتان کو حکم دیا کہ وہ صندوقچی کو مقام معین پر پہنچا دے اور اس کے بعد اوس نے واپس آکر جولیا سے کہا ”اگر تم بدستور چلاتی رہیں تو یاد رکہو تم یہاں سے نجات نہ پا سکو گی“

جولیا نے کہا ”دو مردوں کے لئے یہ بات نہایت ذلیل اور قابل شرم ہے کہ وہ ایک کمزور عورت پر اسقدر سختی روا رکہیں“

پندرھواں باب

چڑیا کا شکاری کو فریب

اوس شخص نے جولیا کے جواب میں کہا "جو عورت حضور ملکہ محترمہ کے خلاف ایک خطرناک کھیل کھیلنے کی جرأت کر سکتی ہے اوس کو کمزور نہیں کہا جا سکتا بلکہ اوس کی سزا تو یہ ہے کہ اوس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لوہے کی زنجیروں میں جکڑ دیا جائے"

جولیا اس دہمکی سے ڈر گئی خطرناک انجام کے خیال نے اوس کے غیظ و غضب کو فرو کر دیا اور وہ رونے لگی لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو سنبہالا اور سنجیدگی کے لہجہ میں کہا "میرا نام بارونہ لیوٹی ہے اور میں ایک علم دوست انسان ہوں اہل علم کی جماعت میری نسبت حسن ظن رکہتی اور مجھہ کو سمجھدار خیال کرتی ہے اور یہ کہ میں......."

شخص۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ آج جس عورت کا نام بارونہ لیوٹی ہے کل وہ کونٹس الما فورٹن کے نام سے مشہور تہی اور خدا ہی جانتا ہے اس سے پہلے اوس کا نام کیا تہا۔

جولیا۔ میرے آقا آپ نہایت سخت حاکم ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فرض کرلیا جائے میں ایسی ہی ہوں جیسا کہ آپ نے فرمایا تو پھر آپ مجھ کو پولس کے حوالہ کیوں نہیں کردیتے تاکہ وہ قانونی تحقیقات کے بعد آپ کے اور میرے درمیان فیصلہ کردے کہ کون سچا ہے

شخص۔ میں تمام حکومتوں سے بالاتر ہوں اگر تم میرے سامنے اپنی برأت کا ثبوت پیش کرسکتی ہو تو کہو۔

یہ کہکر وہ شخص غیظ و غضب کی حالت میں کمرہ کے اندر ٹہلنے لگا جولیا نے اوس سے کہا "میرے آقا۔ اگر آپ حلیم و بردبار ہیں اور میری زندگی کی تاریخ سننے کے لئے مجھکو کافی وقت مرحمت فرما سکتے ہیں تو میں آپ کے سامنے اپنی برأت کا ثبوت پیش کرسکتی ہوں"

شخص۔ اگر تم جھوٹے قصوں سے میری سماعت کو اذیت نہ دو تو میں تمہاری داستان کو سن لوں گا ممکن ہے تمہاری کہانی میں کوئی مفید بات ہو۔

جولیا۔ میں آپ کے حکم کی شکرگذار ہوں۔ میرے آقا میں فاضل ماں باپ کی بیٹی ہوں جو متوسط الحال شخص تھے میرے ماں باپ مجھ پر پوری شفقت فرماتے تھے اور میری تربیت کا ہر وقت خیال رکھتے تھے۔ میں پاک مانؔ حنہؔ کے مدرسہ میں تعلیم پاتی تھی اور اپنے ساتھیوں میں انتہا درجہ کی ذہین اور قابل

خیال کی جاتی تھی۔

جولیا کے آخری الفاظ سنکر اوس شخص کا دل زور زور سے حرکت کرنے لگا اور اوس نے اوس کے چہرہ کو غور سے دیکھا جولیا نے اس کے بعد کہا "ایک مرتبہ ایک جلیل القدر ہستی ہمارے مدرسہ کا معائنہ کرنے کے لئے آئی میں نے اس کے سامنے ایک قصیدہ پڑھا جس کو سنکر وہ بہت مسرور ہوا اور مجھکو انعام دیا چند روز بعد مجھہ کو معلوم ہوا کہ وہ جلیل القدر ہستی میرے قصیدہ سے نہیں مجھہ کو دیکھہ کر خوش ہوئی تھی.........."

یہ سنکر اوس شخص نے چلا کر کہا "نامراد.... کیا تیرا خیال یہ ہے کہ تو وہی............"

جولیا۔ ہاں.... میں ہی وہ میری ہوٹن ہوں جس کو پرنس روڈلف آسٹریا و ہنگری کے ولی عہد نے اپنی دوستی کے لئے انتخاب کیا تھا۔

اوس شخص نے جولیا کو جھڑک کر کہا "نامراد..... کون تجھہ کو عالم اموات سے یہاں لایا میرا خیال تو یہ تھا کہ میری ہوٹن کو بحر اوقیانوس نگل گیا...... آہ..... اے تقدیر..... شقیہ تو کہاں تھی"

جولیا میری روح نے اب اس نئے جسم کو اختیار کرلیا ہے

پرنس اب میں دنیا کے اندر اس لئے آئی ہوں کہ اپنی زندگی کا انجام دیکھ لوں اور یہ جسم میں نے اس لئے اختیار کیا ہے تاکہ لوگ مجھ کو بھول جائیں خصوصاً میرے خاندان کے لوگ ...... ہاں میں وہی میری ہوٹن ہوں جس کو پرنس نے نکال دیا تھا حالانکہ وہ پرنس کی محبت میں وفادار دا ہیں - اوس کی خواہشات کی مطیع و فرمانبردار اور اوس کی وفا پر کامل اعتماد رکھتی تھی ..... لیکن آہ ... کس قدر ندامت کا واقعہ ہے - اوس کی وفا پائدار ثابت نہیں ہوئی اور اوس نے مجھکو بیماری و تکلیف کی حالت میں چھوڑ دیا -

پرنس - (غضب ناک لہجہ میں) لیکن پرنس نے تجھہ کو اس قدر دولت دی تھی جو تیری زندگی کے لئے کافی تھی اور تو اُس سے عیش و عشرت میں بسر کر سکتی تھی کیا تو اس سے انکار کر سکتی ہے -

جولیا - میری آقا - کیا آپ اوس شخص کو جسمانی راحت پہنچا سکتے ہیں جس کی روحانی مسرتوں کا آپ نے ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا ہو

پرنس - تم اس بات کو مجھہ سے زیادہ جانتی ہو کہ ایک روز ایسا ضرور ہونا تھا جبکہ میں ولی عہد سلطنت تھا اور تم ایک معمولی عورت اس لئے تم یہ نہ کہو کہ میں نے تم کو دہوکہ دیا یا بیوفائی کی -

جولیا - کیا آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ میں اس وقت تک اپنے

لخت جگر سے محروم ہوں۔

پرنس۔ تمہاری ذلیل حرکتوں کا نتیجہ یہی ہونا چاہئے کہ تم کو تمہارے جگر پارہ سے محروم رکھا جائے بایں ہمہ تم خوب واقف ہو کہ اس معاملہ میں تم مجھ پر کوئی الزام نہیں لگا سکتیں میں اس تہمت سے بری ہوں اور اس کی حقیقت کا علم ہی مجھکو تم سے زیادہ نہیں۔

جولیا۔ اگر آپ میری آیندہ زندگی کی سلامتی کا انتظام فرمادیتے تو مجھ سے کوئی ذلیل حرکت صادر نہ ہوتی۔

پرنس۔ میں نے تمہاری کفالت اور ہر قسم کی راحت کی ضمانت کی تھی تم نے میرے وعدہ پر اعتماد نہیں کیا۔

جولیا۔ آپ کی ضمانت اور وعدوں کی قدر و قیمت بہت تھوڑے عرصہ میں معلوم ہو گئی۔

پرنس نامراد لڑکی خاموش۔ میں نے تجھ سے کیا وعدہ کیا تھا اور کس قسم کا معاہدہ۔

جولیا۔ کیا آپ بھول گئے آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھکو کبھی نہ چھوڑیں گے یہاں تک کہ اوس وقت بھی جبکہ شادی ہو جائے۔

پرنس تم نے صبر و سکون سے کام نہیں لیا تم کو بہت جلد معلوم ہو جاتا کہ میں اپنے وعدہ کو پورا کرتا ہوں یا نہیں لیکن تم نے ضبط و صبر کو اختیار نہیں کیا اور مجھ کو بدنام کرنے کے لئے شور و شغب شروع کر دیا اور تم کو اپنی اس ذلیل حرکت کا نتیجہ بھگتنا پڑا۔

جولیا۔ آپ یہ چاہتے تھے کہ میں آپ کی لونڈی بن کر رہوں یا آپ کے ہاتھوں میں گونگی بہری کٹھ پتلی کی طرح ناچتی رہوں۔۔۔۔۔

یہ الفاظ کہتے کہتے جولیا کا دل بھر آیا اور بے اختیار اوس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پھر اس نے رقت خیز لہجہ میں کہا "میں اپنی بدکرداریوں کا نتیجہ بھگتنے کے لئے تیار ہوں آپ میرے ہاتھوں اور پانوؤں کی بندشں کو اور سخت کر دیجئے۔ بیشک اوس شخص کا انجام یہی ہونا چاہیئے جس نے اپنے مستقبل کو آپ کی راحت پر قربان کر دیا ہو۔ ہاں اوس شخص کو یہی سزا ملنی چاہیئے جس نے محض اس لئے کہ آپ کا دل مطمئن ہو جائے آپ کے والدین کو سکون میسر ہو اور آپ کے خاندان کے لوگ آپ کو یہ الزام نہ دیں کہ آپ نے میری وجہ سے ماں باپ کے احکام کی نافرمانی کی دنیا کو یہ دہوکہ دیا کہ وہ سمندر میں غرق ہو گئی اور ڈاکوٹا جہاز جو امریکہ کو جا رہا تہا راستہ میں ڈوب گیا اور ہاں اوس شخص کو یہی بدلہ ملنا چاہیئے جس نے اپنے ماں باپ کی شفقت گھر والوں کو مہربانی اور ہمدردی کو محض آپ کے لئے ٹھکرا دیا ہو یہاں تک کہ اپنے خاندان کی ناموری اور عظمت کو بھی آپ کی محبت پر قربان کر دیا ہو"

پرنس جولیا کے ان الفاظ سے بہت متاثر ہوا اوس کے ہاتھوں اور پانوؤں کے زنجیروں کو کھولدیا اور کہا "خدا کی قسم

اگر تیرے غیظ و غضب سے میں متاثر نہ ہو جاتا تو تیری شرارت کبھی تجھ کو ان لوہے کی زنجیروں سے نجات نہ دیتی اور جب کہ تو نے میرے سامنے اس کا اقرار کیا ہے کہ تو اس دنیا میں اس لئے آئی ہے کہ اپنے انجام کو درست کرے تو مجھ کو تیرے شر سے بھی اطمینان ہے۔

جولیا۔ میں نے تو اس وقت تک آپ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی اور نہ کبھی آپ کی راہ میں مزاحم ہوئی آپ ہی نے میری مزاحمت کی ہے اور خواہ مخواہ مجھکو گرفتار کیا ہے۔

پرنس۔ خیر۔ یہ بتاؤ کہ صندوقچی کو مکر و فریب سے حاصل کرنے کے لئے تم کو کس چیز نے آمادہ کیا۔

جولیا۔ جن لوگوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے کیا میں ان سے ظلم و ستم کا انتقام نہ لوں اسی جذبہ نے مجھ کو اس کام پر آمادہ کیا ہے آہ مجھ پر یہ تھوڑا ظلم ہوا ہے کہ ان ظالموں نے آپ سے مجھکو چھڑا دیا اور پھر میری بیٹی سے بھی مجھکو محروم کر دیا......

پرنس۔ کیا میری محترم ماں ملکۂ محترمہ کے خلاف یہ کھیل تم نے اسی جذبہ کے ماتحت کھیلا ہے۔

جولیا۔ ہاں۔ اور اسی جذبہ کے ماتحت میں یہ کھیل بارونہ برجن کے خلاف کھیل رہی ہوں جو کیتھرائن شراٹ سے بادشاہ کے تعلق کو ناجائز قرار دیتی ہے اور جس نے میری ہوٹن سے

پرنس کے تعلق کو ممنوع قرار دیا تھا لیکن اب وہ پرنس سے اپنی بھتیجی باردنہ وتسیرا کے تعلق کو جائز سمجھتی ہے بادشاہ کیتھرائن کی محبت میں اس لئے قابل ملامت ہے کہ وہ ایک عورت کا خاوند ہے اور پرنس میری وتسیرا کی محبت میں اس لئے قابل ملامت ہے کہ وہ ایک عورت کا شوہر ہے لیکن میری ہوٹن کی محبت میں پرنس کسی طرح قابل ملامت نہ تھا اس لئے کہ وہ اوس وقت شادی شدہ نہ تھا......

پرنس! میرے دل میں بار بار یہ جذبہ پیدا ہوتا تھا کہ میں آپکی خدمت میں حاضر ہوکر آپ سے ملوں لیکن میں نے آپ سے تعرض نہیں کیا اور آپکی خدمت میں حاضری کی کبھی کوشش نہیں کی حالانکہ میں دہ برس سے آپکے قریب ہی رہتی ہوں اور آپکے سبب ایک معمولی عورت کی طرح زندگی بسر کر رہی ہوں بہت ممکن ہے آپ نے متعدد مرتبہ مجھ کو ٹرلیسٹ کے تھیٹر میں دیکھا ہو اور آپ کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی ہو کہ آپ مجھ سے ملاقات کریں اور میری محبت سے حظ حاصل کریں اور آپ اس سے بالکل واقف نہ ہوں کہ جس عورت کی صحبت سے لطف اٹھایا جا رہا ہے وہ وہی عورت ہے جو آپ کی سب سے پہلی معشوقہ رہ چکی ہے لیکن میں نے آپ کے قریب تک آنے کی کوشش نہیں کی اور ہمیشہ آپ سے دور رہی کیوں ؟ صرف اس لئے کہ آپ کی ناراضگی

کو میری مداخلت سے صدمہ نہ پہنچے حالانکہ یہ بات میرے امکان
میں تھی کہ میں آپ کے خلاف ایک خطرناک کھیل کھیل سکتی تھی۔

پرنس ان الفاظ سے بہت متاثر ہوا اوس پر رقت طاری ہو
گئی اور اوس نے کہا ڈ میری! میں تمہاری اس شرافت کی قدر
کرتا ہوں اور اوس وقت جبکہ میں پوری آزادی حاصل کرلوں گا
اور ملک کا حکمران بن جاؤں گا تمہاری اس شرافت کا کافی معاوضہ
دوں گا میری وجہ سے تم کو جو تکالیف برداشت کرنی پڑی ہیں۔
میں نے اون کو معلوم کرلیا ہے۔ میں انشاءاللہ تمہارے مستقبل
کو سعید و درخشاں بنا دوں گا۔ . . . میری اس وقت صبر کرو
ہاں میری صبر و سکون سے کام لو۔ میری میں یہ چاہتا ہوں کہ اب
تم اس زندگی سے تائب ہوجاؤ یعنی شاہی محل کی سمازشوں
میں تم کوئی حصہ نہ لو۔

جولیا۔ میں ان تمام باتوں کو چھوڑ دوں گی جن کو ترک کرنے کا آپ
حکم دیں گے اور آپ کے حکم پر چلوں گی بہت ممکن ہے آپ اپنے
عہد کو پورا کر سکیں میں آپ سے تجدید عہد کے معاوضہ میں کسی
اور عہد کے وفا کرنے کا اس وقت مطالبہ نہیں کرتی صرف یہ
چاہتی ہوں کہ میری بیٹی مجھکو دلوا دی جائے۔

پرنس۔ تمہاری بیٹی۔

جولیا۔ ہاں میری اور آپ کی بیٹی۔

پرنس۔ تم کیسی باتیں کر رہی ہو۔ مُردوں کو کون شخص زندوں میں لا سکتا ہے
جولیا۔ جو شخصیت مجھ کو بحر اقیانوس کی گہرائیوں سے نکالکر آسٹریا میں لائی ہے وہی میری بیٹی کو لانے پر قدرت رکھتی ہے۔
پرنس۔ تمہاری بابتہ تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ تمہارا مکر و فریب تم کو یہاں لے آیا ہے لیکن ہماری بیٹی کی نسبت تو یہ نہیں کہا جا سکتا۔

جولیا۔ آپ کا مکر و فریب اوس کو بھی یہاں لا سکتا ہے۔
پرنس۔ تم کو یا تو معلوم نہیں ہے یا تم اسپر یقین نہیں رکھتیں کہ ہماری لڑکی اپنی عمر کے دوسرے سال میں فوت ہو گئی تھی۔
جولیا۔ خود آپ کو معلوم نہیں ہے یا آپ کو اس سے لاعلم رکھا گیا ہے وہ مری نہیں ہے آہ کیسی مکاری اور سازش ہے۔
پرنس۔ نامراد تم کیا کہہ رہی ہو۔
جولیا۔ میں جو کچھ کہہ رہی ہوں اوسپر مجھکو کامل یقین ہے۔
پرنس۔ تمہارے وثوق و یقین کا کیا ثبوت ہے۔
جولیا۔ مجھ کو یقین اور کامل یقین ہے کہ ہماری بیٹی زندہ ہے اور اس وقت وہ آپ کی سرپرستی و نگرانی میں ایک حسین و جمیل لڑکی ہے۔
پرنس۔ میں تمہارے سامنے اپنی جان۔ اپنی عزت اور اپنے قدیم تاج کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس حقیقت سے بالکل

ناواقف ہوں اور تمہارے بیان کو میں کسی طرح درست نہیں سمجھتا
جولیا۔ یا اللہ ۔۔۔ کیا یہ درست ہے کہ آپ اون حقائق سے
ناواقف ہیں جو فرزا سٹریٹ پر میڈم مارگیرٹ کے مکان میں
پائی جاتی ہیں۔
پرنس۔ میڈم مارگیرٹ کے مکان میں۔
جولیا۔ ہاں ۔۔۔ ہاں ۔۔۔ کیا وہاں آپ نے امیلیا
کو نہیں دیکھا۔
پرنس۔ چونک پڑا اور کہا "امیلیا"
جولیا نے کہا "ہاں امیلیا ۔۔۔ کیا آپ کو معلوم نہیں وہ ہماری
بیٹی ہے۔
پرنس یہ الفاظ سنکر حیران رہ گیا دیر تک ایک بیوقوف انسان
کی طرح خاموش کچھ سوچتا رہا اور پھر کہا "آہ ۔۔۔ قریب تھا کہ
میں اس لڑکی کی محبت میں گرفتار ہو کر اس سے تعلق پیدا کر
لیتا ۔۔۔ مجھ کو اوس کے حسن نے اپنا دیوانہ بنا لیا تھا
حقیقت یہ ہے کہ وہ ذکاوت و ذہانت کا شعلہ اور حسن و جمال
کی زرّیں شعاع ہے"
جولیا۔ اپنی بیٹی کا حسن آپ کو اپنا دیوانہ بنالے اس میں تعجب
کی کیا بات ہے۔
پرنس۔ میری۔ تم یقیناً مکر و فریب سے کام لے رہی ہو۔

جولیا - پرنس میں صحیح عرض کر رہی ہوں یہ مگر نہیں ہے اچھا یہ بتائیے کہ آپ وہاں کیوں جایا کرتے ہیں -

پرنس - اس لئے کہ یہ مکان شاہی محل کے بعض افراد سے غیر سرکاری ملاقات کی جگہ ہے -

جولیا - اسی مکان کو یہ خصوصیت کیوں حاصل ہے -

پرنس - اس لئے کہ اس مکان میں جو لڑکی اور اوس کی ماں یا نگران رہتی ہے وہ اون شخصوں میں سے ہے جن پر بارونہ برجن کسی قدیم تعلق کی بناء پر شفقت کرتی ہے -

جولیا - درست ہے - اور حضور ملکۂ معظمہ اس مکان پر اسی قدیم مخفی راز کی بناء پر کافی زر نقد صرف فرماتی ہیں حضرتِ ملکہ ایک فاضل خاتون ہیں انہوں نے یہ امر کسی طرح پسند نہیں کیا کہ اون کی غیر شرعی پوتی کا مستقبل خراب و برباد ہو اس لئے انہوں نے اپنی پوتی کی تربیت پر بارونہ برجن کے نام سے کافی توجہ فرمائی ہے -

پرنس - یا اللہ ...... میری کیا تم سچ کہہ رہی ہو -

جولیا - بالکل سچ ...... میں بارونہ برجن کی مکاریوں اور سازشوں سے اوس وقت سے واقف ہوں جبکہ وہ میرے درپئے آزار تھی یہاں تک کہ اوس نے میری بیٹی کو میری نظروں سے چھپا دیا اور پھر اوس کی موت کی خبر مشہور کر دی تاکہ آپ سے دوبارہ میرے ملنے کا کوئی ذریعہ - کوئی دلیل اور کوئی طریقہ باقی نہ رہے اور

جولیا۔ درست ہے آپ نے کبھی اوس کو نہیں دیکھا ہوگا اس لئے
کہ بارونہ برجن ہرگز یہ نہیں چاہتی کہ آپ کو یہ معلوم ہوسکے کہ امیلیا
آپ کی بیٹی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اوس نے لڑکی کو یہ حکم دے
رکھا ہے کہ وہ جب پرنس کے پاس جائے تو اس قلب کو اتار دے
پرنس نے اول قلب پر بوسہ دیا اور پھر امیلیا کی تصویر پر اور
اس کے بعد کہا۔ "آہ امیلیا۔۔۔۔۔ آہ امیلیا۔۔۔۔۔ امیلیا عنقریب
میں تجھ کو خوش نصیب بناؤں گا تو میری پہلی محبت کا پھل ہے"!
جولیا۔ کیا ایسی حالت میں بھی آپ اس امر کا اعتراف نہ فرمائیں گے
کہ امیلیا میری بیٹی ہے اور میں ہی اوس کی ماں اور مالک ہوں
پرنس۔ میری۔۔۔۔ میں ابھی تمہارے اس حق کا اعتراف نہیں کرسکتا
مجھ کو امید ہے تم ابھی کچھ عرصہ اور صبر و سکون سے کام لوگی۔
جولیا۔ پرنس اب صبر کی تاب باقی نہیں ہے مجھے ڈر ہے کہیں
آپ کا یہ وعدہ بھی گذشتہ وعدوں کی طرح ثابت نہ ہو۔
پرنس۔ نہیں ایسا نہ ہوگا تم عنقریب دیکھ لوگی۔
جولیا۔ اچھا پرنس اب ایک تازہ بوسہ مرحمت فرمائیے اور میرے
دل کو اس کا اطمینان بخشئے کہ آپ میرے لئے مستقبل میں بھی ایسے
ہی ثابت ہوں گے جس طرح عہد گذشتہ میں تھے۔
پرنس۔ میری خاموش۔ کیا تم بھول گئیں کہ اس وقت میں ایک
فاضل عورت کا شوہر ہوں۔

اوس کی موت کی خبر میری محبت اور وسیلہ کو بھی ختم کر دے۔

پرنس۔ میری..... اس وقت گویا تم خواب میں باتیں کر رہی ہو۔

جولیا۔ خواب میں نہیں بیداری میں آپ کی بصارت و بصیرت کے سامنے دیکھیے اس تصویر کو ملاحظہ فرمائیے۔

یہ کہکر جولیا نے اپنے سینہ سے امیلیا کی تصویر نکال کر ولی عہد کو دکھائی ولی عہد نے تصویر کو دیکھکر کہا "ہاں یہ تصویر امیلیا ہی کی ہے"

جولیا۔ یوں کہیے کہ یہ تصویر میری بیٹی ہی کی ہے اوس قلب کو بھی تو ملاحظہ فرمائیے جو اوسکی گردن میں پڑا ہوا ہے کس قدر واضح اور صاف شکل ہے۔

پرنس۔ میں اچھی طرح دیکھ رہا ہوں۔

جولیا۔ آپ کو یاد ہے یہ وہی قلب ہے جسکو امیلیا کی پیدائش کے بعد آپ نے اپنے ہاتھ سے اوس کی گردن میں ڈالا تھا۔

پرنس۔ مجھکو یاد ہے اور میں کبھی اس کو بھول نہیں سکتا۔

جولیا۔ اور یہ لیجیے یہ اصلی قلب بھی موجود ہے۔

یہ کہکر جولیا نے اپنے سینہ کے اندر سے قلب کو نکالا اور پرنس کو دیتے ہوئے کہا "غور سے ملاحظہ فرمائیے"

پرنس دیر تک غور سے قلب کو دیکھتا رہا اور پھر کہا "تعجب ہے میں نے اس قلب کو کبھی ایک دفعہ بھی لڑکی کے گلے میں نہیں دیکھا"

جولیا۔ (چونک کر) نہیں . . . میں نہیں بھولی اور کبھی اس بات کو نہ بھولوں گی کہ باروونہ وتسیرا آپ کی بیوی کی قسمت میں شریک ہیں اور آپ نے اپنی بیوی کی قسمت میں دوسرے کو شریک کر رکھا ہے

پرنس۔ میری . . . اس موضوع پر بحث و گفتگو نہ کرو باروونہ وتسیرا سے میرا تعلق صرف علم وادب کے مشاغل کا تعلق ہے۔

جولیا۔ (مسکراتے ہوئے) پرنس آپ اس سے تو انکار نہیں کر سکتے کہ آپ کے دل میں بیوی کے لئے جتنی جگہ ہے اتنی ہی باروونہ وتسیرا کے لئے۔

پرنس۔ ممکن ہے یہ جگہ اوس کے علم وادب نے حاصل کی ہو۔

جولیا۔ پرنس کیا آپ کے قلب میں میرے لئے بھی کچھ گنجائش ہے۔

پرنس۔ میرے دل میں تمہارے لئے جتنی جگہ ہے میری اوس کا علم تم کو جلد ہو جائے گا اور آئندہ زمانہ اس کو بتا دے گا تم عجلت سے کام نہ لو اور مجھ کو اپنے مشاغل میں محو و منہمک رہنے دو۔

جولیا نے پرنس کے آخری الفاظ سے محسوس کیا کہ پرنس اوس سے صرف اس لئے وعدہ کر رہا ہے کہ وہ اس وقت اوس کو مطمئن کر کے خاموش کر دے اس سے اس کے جذبات کو ناقابل برداشت صدمہ پہنچا اور اس نے اپنے انتقام کی آگ کو سرد کرنے کے لئے جو پرنس کی اسوقت کی سرد مہری سے اوس کے دل میں بھڑک اٹھی تھی پرنس سے کہا "پرنس۔

آج صبح آپ کے مشاغل کا خاتمہ ہو گیا"
پرنس یہ سنکر چونک پڑا اور جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا
"اس سے تمہاری کیا مراد ہے"
جولیا۔ میں جانتی ہوں آجکل آپ کے مشاغل بارونہ وتسیرا کے ساتھ مخصوص ہیں"
پرنس۔ ہاں۔
جولیا۔ آج بارونہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سارے آسٹریا سے جلاوطن کر دیا گیا اور آپ دونوں کے اجتماع کو قطعاً ممنوع قرار دیدیا گیا یہاں تک کہ اب آپ میری وتسیرا سے خواب میں بھی ملاقات نہیں کر سکتے۔
یہ سنکر پرنس کے چہرہ کا رنگ اڑ گیا اور اوس نے کہا "تم جھوٹ بولتی ہو"
جولیا۔ پرنس۔ میری سچائی کی یہ روشن دلیل ہے۔
یہ کہکر جولیا نے بارونہ کی جلاوطنی کے شاہی حکم کو پرنس کے سامنے رکھدیا اور کہا "شاہی حکم کو ملاحظہ فرمائیے اور اپنی آنکھوں سے بارونہ وتسیرا کے دستخط کو دیکھئے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اوس نے اس حکم سے اطلاع پائی اور حکم نافذ ہو گیا"
پرنس اس حکم کو دیکھکر اس طرح کانپنے لگا جس طرح دورہ کے وقت مرگی کا مریض کانپتا ہے اور چلا کر کہا "نامراد ۔ ۔ ۔ ۔ تو

بڑی مکار شیطانہ ہے۔"

جولیا۔ پرنس آپ مجھ پر غصہ نہ ہوجیئے میں بالکل بے گناہ ہوں۔

پرنس۔ یہ ہولناک حکم تمہارے ہاتھوں میں کیونکر پہنچا۔

جولیا۔ پرنس یہ صرف تقدیر کے کرشمے ہیں اور کچھ نہیں۔

پرنس۔ اور یہ سازش اے بدبخت کس کی ہے۔

جولیا۔ اس سازش کی ذمہ دار۔ خود میری دلتیرا ہے اس لئے کہ حضرت بادشاہ ہر اوس شخص سے انتقام کے درپے رہتے ہیں جو اون کے خلاف کسی سازش میں حصہ لیتا ہے اور جب آپ خود بادشاہ ہوں گے تو آپ بھی ایسا ہی کریں گے۔

پرنس۔ میری دلتیرا کہاں ہے۔

جولیا۔ وہ دو بجے سے پہلے وائنا سے رخصت ہوگئی اور میرا خیال ہے کہ اب وہ جنوبی امریکہ۔ یا چین۔ یا ہندوستان سے ادہر کہیں نہیں اتر سکتی۔

پرنس یہ سنکر غضبناک ہوگیا اور شدۃ تاثر سے اپنی کنپٹیوں پر طمانچے مارنے لگا اور پھر کہا وہ ظالم و ستم گر برباد ہو...... باغی تباہ ہو"

پرنس کا تاثر اس درجہ ترقی کر گیا کہ آخر وہ بیہوش ہوکر گر پڑا۔

سولھواں باب

تعاقب

چار بجے نیوسٹاڈ سے گاڑی اوڈنبرگ پہنچی جس سے دران درولیٹ اترا اور اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگا جہاں اوس کی ملاقات بارونہ لیوٹی سے ہوئی درولیٹ نے اوس سے کہا "تم نے ستینا منجر کے اسٹیشن سے جو تار روانہ کیا تھا وہ مجھ کو ملگیا تھا جس سے مجھکو یہ معلوم ہوا کہ تم اپنی مہم میں کامیاب ہو گئی ہو میں نے تمہارے پاس نیوسٹاڈ پہنچنے میں بہت عجلت سے کام لیا لیکن جس ٹرین میں تمہارے نیوسٹاڈ پہنچنے کی توقع تھی تم اوس سے نہیں آئیں میں نے فورًا اوانا کو ٹیلیفون کیا اور تمہاری بابتہ دریافت کیا وہاں سے معلوم ہوا کہ تم وہاں نہیں پہنچیں اب مجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں کوئی حادثہ تو پیش نہیں آگیا اسلئے میں فورًا یہاں پہنچا"

لیوٹی۔ ہاں ایک سخت واقعہ رونما ہوا

درولیٹ۔ نامراد صندوقچی کہاں ہے۔

لیوٹی۔ صندوقچی کو مجھ سے ایک غاصب نے چھین لیا میں نیوسٹاڈ

گے اسٹیشن پر اوسی ٹرین سے آئی تھی جس سے آنے کی تم کو توقع تھی کہ پولس کا ایک کپتان ٹرین میں آیا اور مجھکو گرفتار کر کے اوس مکان میں لے گیا جہاں ولی عہد سلطنت (پرنس) میرا منتظر تھا ولی عہد نے صندوقچی کو مجھ سے لے لیا اور اوسی کپتان کے ہاتھ اوس کو بھیجدیا اور اب مجھ کو پرنس نے رہا کیا ہے۔

درویلیٹ۔ وہ پولس کپتان کدہر گیا ہے۔

لیوفی۔ وہ موٹر کار پر سوار ہو کر گیا ہے اس وقت وہ یا تو وائنا میں داخل ہو گیا ہوگا یا وائنا کے قریب ہوگا۔

درویلیٹ۔ تم کو یقین ہے وہ موٹر کار ہی میں گیا ہے۔

لیوفی۔ مجھکو یقین ہے۔ وہ مجھکو موٹر کار ہی میں بٹھا کر اوس مکان میں لیگیا تھا اور جب پرنس نے اوسکو صندوقچی دی ہے تو میں نے سنا کہ اوس مکان کے سامنے سے موٹر کار کے چلنے کی آواز آئی اور اوس کے جانے کی آواز دیر تک آتی رہی۔

درویلیٹ۔ افسوس ہے تم نے اپنی نجات کے لئے کوئی حیلہ اختراع نہیں کیا۔

لیوفی۔ کیا تمہارے خیال میں ایک عورت دو بااقتدار اور حکمران لوگوں پر قابو پا سکتی ہے۔

درویلیٹ۔ میں تم کو کیا کہوں۔ کیا تم اتنی قابلیت بھی نہیں رکھتیں کہ سادہ لوح پرنس کو کسی حیلہ سے اپنے قابو میں لاکر دہوکہ دیدیتیں۔

لیوفی - پرنس کو دہوکہ دینے اور قابو میں لانے سے پہلے ہی صندوقچی قبضہ سے نکل چکی تہی۔

داآن درویلیٹ نے ایک لمحہ تامل کیا اور پھر کہا "تم اسٹیشن پر اوس ٹرین کا انتظار کرو جو پانچ بجے وائنا کی طرف جاتی ہے اوس میں غالباً کرنیل ہاں فرنر ہوگا تم دونوں اس ٹرین سے نیوسٹاڈ کے اسٹیشن پر پہنچ جاؤ اور وہاں میرے پہنچنے یا میرے ٹیلیفون کا انتظار کرو"

اب ہم کپتان ملن کی طرف توجہ کرتے ہیں جس کو ولی عہد نے زیورات کی صندوقچی سپرد کی تہی وہ وائنا کے ارادہ سے موٹر کار میں سوار ہوا اور ایک گہنٹہ کے اندر اوس نہر پر پہنچ گیا جو نیوسٹاڈ کے قریب سے گذرتی ہے اور یہ نہر اون نہروں میں سے ہے جو دریائے ڈنیوب میں جا کر گرتی ہیں کپتان نے دیکہا کہ نہر کے اوپر جو پل بنا ہوا تہا وہ ٹوٹا پڑا ہے اور لوگ ادہر ادہر پہیلے ہوئے ہیں اور شور مچا رہے ہیں کپتان نے پل کی شکستگی کا سبب دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ چند شریر لوگوں نے کسی خاص غرض سے پل کو توڑ دیا ہے اور بہاگ گئے ہیں اوس نے یہ سنکر فوراً محسوس کر لیا کہ یقیناً یہ کارروائی دشمنوں کی ہے۔

کپتان حیران تہا کہ کیا کرے اس پل کے سوا اس راستہ پر اور کوئی پل نہ تہا چند منٹ کے تامل کے بعد وہ موٹر کار کو لیکر قریب

کے ایک ہوٹل میں پہونچا موٹر کار کو وہاں چھوڑا اور صندوقچی کو بغل میں دباکر نہر کے کنارے پہنچا ایک کشتی کرایہ پرلی اور اس میں سوار ہوکر دوسرے کنارہ کی طرف روانہ ہوا اوس کا خیال تہا کہ نہر کو عبور کرکے وہ نیوسٹاڈ سے موٹر کار کرایہ پر لیگا اور وائنا کی طرف روانہ ہوجائے گا وہ کشتی پر تہوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ اوس کی نظر دو فوجی افسروں پر پڑی جو دوسرے کنارہ پر ٹہل رہے تہے وہ ان کو دیکھکر خوفزدہ ہوگیا اور کشتی والے سے کہا کہ وہ کشتی کا رخ پلٹ دے اور پانی کے دہارے پر کشتی کو لیچلے کشتی والے نے اوس کے حکم کی پرواہ نہ کی اور برابر دوسرے کنارہ کی طرف بڑہتا رہا کپتان نے سمجھ لیا کہ ضرور یہاں بھی سازش ہے اوس نے کشتی والے کو جھڑک کر دوبارہ حکم دیا اب بھی اوس نے پرواہ نہ کی کپتان نے فوراً کشتی والے کو پکڑ کر اوپر اٹھایا اور دریا میں پھینکدیا اور خود کشتی کو پانی کے دہارے پر لیچلا اور کنارہ سے بہت دور لیگیا چند کشتی والوں نے اوس کا پیچھا بھی کیا لیکن وہ کشتی کو اس تیزی سے لے گیا تہا کہ دوسری کشتیاں اوس کے قریب تک نہ پہنچ سکیں۔ مختصر یہ کہ وہ ریلوے پل کے قریب پہنچ گیا فوراً وہ کشتی سے کودا اور اوسی کنارہ پر پہنچ گیا جس سے سوار ہوا تہا اور پہر وہاں سے روانہ ہوکر اوس ہوٹل میں پہنچا جہاں موٹر کار چھوڑ گیا تہا فوراً وہ موٹر کار پر سوار ہوا اور جدہر سے آیا تہا اودہر ہی روانہ ہوگیا۔

موٹر کار پوری تیزی سے جا رہی تہی اور اوڈنبرگ صرف چند میل کے فاصلہ پر رہ گیا تہا کہ ایک موڑ پر کپتان نے اپنے موٹر کو موڑا یکایک اوس کی نظر ایک موٹر کار پر پڑی جو اوس کے پیچھے آ رہی تہی اور جس میں ایک شخص ملکی لباس پہنے ہوئے بیٹھا تہا اور دوسرا ایک فوجی افسر یہ موٹر کوئی چار فرلانگ کے فاصلہ پر ہوگی کہ اوس میں سے کسی نے پکار کر کپتان کو موٹر کار روکنے کا حکم دیا کپتان نے اس حکم کی پرواہ نہ کی اور برابر تیزی کے ساتھ موٹر کار آگے لے گیا قریب تہا کہ دوسری کار اوس کے سر پر پہنچ جائے اور تہوڑا ہی فاصلہ باقی رہ گیا تہا کہ اوس کے فوجی افسر نے پہر کپتان کو موٹر کار روکنے کا حکم دیا کپتان نے پہر پروا نہ کی اور اوس کے جواب میں کہا "مجہہ کو حکم دیا گیا ہی کہ میں برابر اپنا سفر طے کرتا رہوں اور کسی کے حکم کی پرواہ نہ کروں"

دوسری موٹر کار کے فوجی افسر نے چلا کر کہا "میں بحیثیت ایک اعلیٰ فوجی افسر ہونے کے تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم فوراً اپنی موٹر کار روک لو ورنہ تم کو سخت سزا دی جائے گی"

کپتان۔ میں جس شخص کا مامور ہوں اوس سے بڑا افسر کوئی نہیں ہے اور محاکمہ کے وقت وہی میرے اس فعل کا جواب دیگا۔

فوجی افسر میں سب سے بڑے حکمران کا مامور ہوں اور تمہارا حکم دینے والا خواہ کتنا ہی بڑا افسر کیوں نہ ہو میں اوس کے حکم کی پرواہ نہیں کرتا

کپتان - میں ہرگز اپنی موٹر کار نہ روکوں گا

فوجی افسر - افسر اگر تم اپنی موٹر کو نہ روگے تو پھر مجھکو حکم کے مطابق تم پر گولی چلانا پڑیگی۔

کپتان نے اس دہمکی کی پروانہ کی بلکہ موٹر کی رفتار کو تیز کر دیا لیکن آخر کہاں جا سکتا تہا گڑھے سے کہائی میں یعنی سامنے پھر وہی شکستہ پل تہا پل کے دائیں جانب ایک خام راستہ تہا جو شہر راب کو جاتا تہا کپتان نے اپنی موٹر کو اسی راستہ پر چھوڑ دیا معاً گولیوں کی بوچھار ہوئی اور اوس کے سر پر گولیاں پہنچ گئیں فوراً اوس نے اپنا سر نیچا کر لیا اور پھر موٹر کار کے پچھلے حصہ میں اپنے سر کو چھپا لیا اور اس طرح اُن گولیوں سے محفوظ رہا لیکن موٹر کار کو روکا نہیں چند منٹ کے بعد نہ گولیوں کی بوچھار تہی اور نہ متعاقب موٹر کار کی کپتان نے پیچھے مڑکر دیکھا موٹر کار دور کہڑی تہی گویا وہ خراب ہو گئی ہے یہ دیکھکر اوس کو کچھ اطمینان ہوا معاً اوس کی نظر پل کے قریب موٹر پر پڑی اور اوس نے ایک اور موٹر کار کو پوری تیزی سے اپنی جانب آتے دیکھا اوس نے پھر اپنی موٹر کار کو تیز کر دیا اس لئے کہ اوس کو اب دوسری موٹر کار کے تعاقب سے خوف پیدا ہو گیا تہا وہ موٹر کو تیزی سے لئے چلا جا رہا تہا اور اس فکر میں تہا کہ نجات کا کوئی معقول ذریعہ پائے تو وہ تعاقب کرنے والوں سے اپنے آپ کو بچا لے یکایک اوس کی نظر ایک سوار پر پڑی جو گہوڑے پر ادہر آ رہا تہا کپتان نے اوسکو

دیکھکر موٹر کار کو روک لیا اور سوار سے کہا "اے سوار۔ میں مجبور ہوں کہ صرف آدھ گھنٹہ کے لئے تمہارے گھوڑے سے کام لوں اور تمہاری نگرانی میں اپنی موٹر کار کو چھوڑ دوں آپ اپنا گھوڑا میرے حوالہ کر دیجئے اور یہیں میرے موٹر میں آرام فرمائیے۔

سوار۔ میں ایک بہت ضروری کام سے جا رہا ہوں۔

کپتان۔ میں حضرت بادشاہ کے حکم سے تم کو یہ ہدایت کرتا ہوں کہ تم میرے حکم کو تسلیم کرلو اور فوراً گھوڑا میرے حوالہ کر دو اس لئے کہ میں ایک مجرم کو گرفتار کرنے کے لئے نہایت تیزی سے جانا چاہتا ہوں اگر تم میرا حکم نہ مانوگے تو میں تم کو مجرم قرار دیکر گرفتار کرلوں گا۔

سوار اس دہمکی سے ڈر گیا گھوڑے سے اتر پڑا اور فوراً کپتان نے سوار ہوکر گھوڑے کی باگ ایک تنگ راستہ کی جانب پھیر دی جدہر موٹر نہیں جا سکتا تھا اور اپنے تعاقب کرنیوالوں کو دور چھوڑ دیا اب نہ موٹر کار کپتان کا تعاقب کر سکتی تھی اور نہ اور کوئی سوار ہی۔

کپتان کے غائب ہو جانے کے بعد جب متعاقب فوجی افسر کا موٹر اوس جگہ پہنچا جہاں سے کپتان گھوڑے پر سوار ہوکر روانہ ہوا تہا تو گھوڑے کے مالک سے ادن کو معلوم ہوا کہ جس راستہ پر کپتان گیا ہے وہ ایک چھوٹے سے گاؤں شتل کی جانب جاتا ہے جو ایک ٹیلہ کے نیچے آباد ہے۔

تعاقب کرنے والوں میں سے ایک یعنی دان درویلیٹ تو وہیں رہ گیا اور موٹر کار کے راستہ پر کپتان کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگا اور دوسرا یعنی کرنیل فرسن جس کو دان درویلیٹ اوڈنبرگ سے اپنے ہمراہ لایا تھا دوسری موٹر کار پر گھوڑے کے مالک کو ساتھہ لیکر اوس کے گاؤں میں پہنچا جو یہاں سے قریب تھا اور گاؤں سے گھوڑا کرایہ پر لے کر موضع شتل کی جانب روانہ ہو گیا گاؤں میں پہنچکر اوس نے کپتان کو تلاش کیا لیکن صرف اتنا معلوم ہوا کہ ایک سوار ادہر سے گذرا تہا جس کا رخ اوڈنبرگ کی جانب تہا۔

کرنیل فرسن دان درویلیٹ کے پاس واپس آگیا اور دونوں موٹر کاروں پر سوار ہو کر اوڈنبرگ کی طرف بڑہے اوڈنبرگ پہنچکر انہوں نے پھر کپتان کی تلاش شروع کی تحقیقات سے یہ معلوم ہوا کہ کپتان شام کی ٹرین سے نیوسٹاڈ کی طرف روانہ ہو گیا پھر یہ دونوں موٹر کار پر سوار ہوئے اور نیوسٹاڈ کی جانب چلدیئے لیکن اوڈنبرگ سے دردویلیٹ نے اپنے اعوان والضار کو یہ ٹیلیفون کر دیا کہ ٹرین کے پہنچتے ہی کپتان کو گرفتار کرلیا جائے۔

سترھواں باب

خطرناک ساعتیں

آٹھ بجے شام سے قصر شاہی میں اون لوگوں کا آنا شروع ہوگیا جن کو ملکہ معظمہ کی سالگرہ کی تقریب میں مدعو کیا گیا تھا قصر اس وقت نور کا شعلہ بنا ہوا تھا قصر کو آراستہ کرنیوالوں کی قابل جماعت ایک ہفتہ سے اپنے کام میں مشغول تھی اور قصر کو ایسا آراستہ کیا گیا تھا کہ بادشاہ کی شادی کے بعد کبھی ایسی آراستگی نظر سے نہیں گذری۔

جو لوگ اس وقت تک قصر میں پہنچ چکے تھے اون میں سے بعض سرگوشیاں کر رہے اور اس قسم کی باتوں سے وقت کو کاٹ رہے تھے "دیکھئے ملکۂ معظمہ اون زیورات کو پہن کر تشریف لاتی ہیں یا نہیں جو دنیا کے بے مثل زیورات خیال کئے جاتے ہیں اگر ملکہ زیورات کو پہن کر تشریف نہ لائیں تو غالباً اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ شور و شغب مچانے والوں میں سے بعض کو قید خانہ میں بند کر دیا جائے گا"

بادشاہ اس وقت تک اپنے خاص کمرہ میں تھے اور یہ

ظاہر کیا جارہا تھا کہ وہ لباس زیب تن فرمارہے ہیں لیکن واقعہ یہ تھا کہ بادشاہ اس وقت بہت پریشان تھے اور ایک ایک منٹ پر دان ورویلٹ کو پوچھ رہے تھے جس کی اس وقت تک کوئی اطلاع نہیں آئی تھی آخری خبر یہ تھی کہ درویلٹ نیوسٹاڈ پہنچ چکا ہے۔ لیکن وہ وہاں کیا کررہا ہے اس کا کسی کو پتہ نہ تھا۔

درویلٹ کے اب تک واپس نہ آنے سے بادشاہ کا اضطراب اور بڑھ گیا تھا وہ دیوانوں کی مانند ادھر سے اودھر دوڑ رہا تھا کبھی وہ ملکہ کے کمرہ میں جاتا اور وہاں ملکہ کا صرف لباس پاکر اور زیورات نہ دیکھکر واپس آجاتا تھا آخر ایک مرتبہ اوس نے اپنے غیظ و غضب کو چھپاکر ملکہ سے کہا "ایلینر تجھے اب کیا انتظار ہے"؟

ملکہ۔ عالی جاہ۔ صرف آپ کے حکم کا انتظار ہے۔

بادشاہ۔ میری رائے ہے مجلس کے ابتدائی جلسہ میں تم اپنے خاص زیورات کو پہن کر چلی جاؤ اور دوسری مجلس میں اون زیورات کو پہن لینا جن کا مطالبہ کیا گیا ہے"۔

ملکہ۔ عالی جاہ بہتر ہے لیکن آپ قوم کے شور و شغب کا کیا انتظام فرمائیں گے جبکہ وہ مجھکو اون زیورات میں آراستہ نہ پاکر یہ مطالبہ کریں گے کہ ہم ملکہ کو اونہیں زیورات میں دیکھنا

چاہتے ہیں جن میں ہم نے نژاٹ کو تھیٹر میں دیکھا تھا اور اس عذر کی وہ سماعت نہ کریں گی کہ دوسرے جلسہ میں اون زیورات کو نمایاں کیا جائے گا۔

بادشاہ نے کچھ تامل کے بعد کہا "لیکن وہ زیورات ابھی نہیں آئے ہیں"

ملکہ۔ تو ہم کو ابھی انتظار کرنا چاہیئے۔

بادشاہ۔ لیکن شور و شغب برپا کرنے والے اوباش انتظار گوارا نہ کریں گے۔ کیا دنیا کے آلام و مصائب میں یہ الم کم ہے کہ انسان اپنے گھر کے اندر بھی اپنے غلاموں کا کھلونا بنا ہوا ہو۔

ملکہ۔ عالی جاہ۔ صاحب حق خواہ آقا ہو یا غلام کسی طرح اس پر مجبور نہیں ہوتا کہ کسی کے ہاتھوں میں کھلونا بن کر رہے۔

بادشاہ نے ملکہ کے الفاظ کی پرواہ نہ کی اور غیظ و غضب کی حالت میں وہاں سے نکل کر اپنے خاص کمرہ میں پہنچا جہاں وزیر اعظم اوس کا منتظر تھا وزیر کو دروازہ پر پاکر بادشاہ نے پوچھا "تو پھر ا۔ کیا خبر ہے؟"

وزیر۔ عالی جاہ۔ لوگ چہ میگوئیاں کر رہے ہیں حضرت بادشاہ اور ملکہ معظمہ کو مجلس میں پہنچنے کی ضرورت ہے۔ بہت دیر ہوگئی ہے

بادشاہ۔ تم جاکر اعلان کردو کہ میں چند منٹ میں آتا ہوں۔

وزیر - اور حضرت ملکہ -
بادشاہ - وہ بھی میرے بعد ہی تشریف لائیں گے -
اس کے بعد بادشاہ نے اپنے سکرٹری وان ہٹلر سے وان درولیٹ کی خبر دریافت کی وان ہٹلر نے کہا " عالی جاہ آخری خبر سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وان درولیٹ اس وقت تک نیوسٹاڈ ہی میں ہے اور اس وقت تک وہ اپنی اہم خدمت میں کامیاب نہیں ہوا "
بادشاہ یہ سنکر غضب ناک ہو گیا اور کہا " مکار اور سازشی تباہ و برباد ہوں - کامیاب نہ ہونے سے تمہاری کیا مراد ہے صاف صاف بتاؤ کس قسم کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں "
وان ہٹلر - عالی جاہ ! مکار چور کافی تعاقب کے بعد نیوسٹاڈ پہنچا اور وہاں چھپ رہا آخری خبر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ مکار چور راہب عورتوں کے دیر میں چھپا ہوا ہے -
بادشاہ - حیرت ہے اور اب تک اوس کو گرفتار نہیں کیا گیا -
وان ہٹلر - وہ گرجے سے باہر نہیں نکلتا اور گولیاں برسانے کی دھمکی دیتا ہے پھر وہ راہبہ عورتوں کو بھی گرجے سے باہر نہیں آنے دیتا اس لیے کہ عورتوں کے چلے آنے کے بعد دیر کو گولیوں کا نشانہ بنایا جا سکتا ہے گویا اوس نے

راہبہ عورتوں کو اپنی حفاظت کیلئے رہن گرز کہا ہے۔
بادشاہ۔ یا اللہ ... یقیناً ایسی حالت میں نیوسٹاڈ میدان قیامت بنا ہوا ہوگا میں نے بیوقوف وان در ویلیٹ کو سمجھا دیا تھا کہ اس معاملہ میں وہ شور و شغب سے بچے
وان ہٹلر۔ عالی جاہ۔ وان در ویلیٹ نہایت دانشمند اور چالاک ہے وہ اپنے ہر ایک کام کو حکمت و دانشمندی کے ساتھ کرتا ہے اگر وہ شور و شغب کی پروا نہ کرتا تو یقیناً وہ مکار چور اب تک گرفتار ہوچکا ہوتا۔
بادشاہ۔ ولی عہد کہاں ہے ...... کیا وہ ابھی تک نہیں آیا۔
وان ہٹلر۔ عالی جاہ۔ نہیں ...... شاہی قصر میں اس وقت تک وہ تشریف نہیں لائے اون کی بیوی اون کے نہ آنے سے بہت پریشان ہیں۔
بادشاہ۔ تعجب ہے ...... حیرت ہے۔
بادشاہ کے الفاظ ختم نہ ہوئے تھے کہ وزیر اعظم تنزا پھر حاضر ہوا اور عرض کیا "اگر عالی جاہ نے اب ایک منٹ کی بھی دیر کی تو نتیجہ بہتر نہ نکلے گا۔ بعض اوباشوں نے شور و شغب شروع کر دیا ہے"
بادشاہ۔ اچھا میں آرہا ہوں ...... تم اعلان کردو

کہ بادشاہ تشریف لارہے ہیں۔

یہ کہکر بادشاہ نے اپنی حالت کو درست کیا اور غیظ و غضب کو چھپا کر جلسہ گاہ میں پہنچا وان ہٹلر نے حاضرین کو مخاطب کر کے بلند آواز سے کہا "حضرت بادشاہ تشریف لے آئے ہیں"

اس آواز نے ایک منٹ کے لئے سب کو خاموش کر دیا لیکن پھر اس قسم کی سرگوشیاں ہونے لگیں کہ "حضرت ملکہ محترمہ کب آئیں گی"

بادشاہ اپنی جگہ سے اٹھا اور جلسہ گاہ میں ایک چکر لگایا وان ہٹلر بادشاہ کے آگے تھا اور جو معزز شخص راستہ میں نظر آتا تھا بادشاہ کو اوس سے متعارف کراتا چلا جاتا تھا یہاں تک کہ بادشاہ کی ملاقات وان فرنگٹن سے ہوئی فرنگٹن نے پورے احترام سے سر کو جھکا کر سلام کیا اور آداب شاہی بجا لایا بادشاہ نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا اور کہا "وان فرنگٹن۔ امید ہے تم اس مجلس کی آراستگی اور رونق کو دیکھکر خوش ہوئے ہو گے"

فرنگٹن۔ بادشاہ دیر تک سلامت رہیں۔ بیشک مجلس کو خوب آراستہ کیا گیا ہے اب صرف حضرت ملکہ کی تشریف آوری کی رونق کی اس میں کمی ہے۔

بادشاہ۔ ملکہ زیب و زینت میں منہمک رہنے کے سبب چونکہ بہت تھک گئی تھیں۔ اس لئے انہوں نے تھوڑی دیر آرام کرنا پسند کیا ہے تاکہ اون کی قوت بحال ہو جائے اور وہ تازہ دم ہوکر مجلس کی رونق کو دو بالا کر سکیں۔
فرنگٹن۔ یقیناً قیمتی زیورات کے بار سے ملکہ تھک گئی ہونگی ہاں ان زیورات کے بار سے جن کو آج کی رات قوم دیکھہ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے گی۔
بادشاہ اس تعریض کو سنکر غضبناک ہو گیا لیکن اپنے غیظ و غضب کو اوس نے چھپایا اور آگے بڑھ گیا ایک منٹ کے بعد ہی بادشاہ کے کانوں میں یہ آوازیں آنا شروع ہوئیں "ملکہ کہاں ہیں۔ ..... کیا زیورات ابھی تک نہیں پہنچے ...... زیورات کا پتہ نہیں ہے" بادشاہ ان باتوں کو سنکر ضبط نہ کر سکا اور جلسہ گاہ سے باہر نکل کر ملکہ کے کمرہ میں پہنچا جہاں بارونہ برجن موجود تھی بادشاہ اوس کو دیکھتے ہی غضبناک ہو گیا اور سخت لہجہ میں ملکہ محترمہ سے دریافت کیا "کیا زیورات پہنچ گئے"
ملکہ۔ عالی جاہ مجھہ سے دریافت فرماتے ہیں۔
بادشاہ۔ تم سے نہیں تمہاری خادمہ بارونہ برجن سے۔
بارونہ یہ سنکر گھبرا گئی اور کہا "عالی جاہ! مجھکو کیا معلوم"

بادشاہ۔ تم کو کیا معلوم ۔ ۔ ۔ کیا تم اس سے انکار کر سکتی ہو کہ تم نے ایک خوفناک سازش کی ہے اور میرے زیورات کی طلبی کے حکم کو تم نے حاصل کر لیا ہے

بارونہ۔ عالی جاہ! معاف فرمائیے۔ میں نے حضور کے حکم کو حاصل نہیں کیا۔

بادشاہ۔ (غضبناک لہجہ میں) تعجب ہے ۔ ۔ ۔ ۔ کیا تم نے راعئی صالح گرجے کی منتظمہ سے میرے حکم کو حاصل نہیں کیا

بارونہ۔ میں اس کا اعتراف کرتی ہوں کہ میں نے اوس سے اس حکم کو حاصل کیا ہے۔

بادشاہ۔ تم کو اس کا کیا حق حاصل تھا

بارونہ۔ عالی جاہ۔ واقعہ یہ ہے کہ اتفاق سے میں اوس وقت جبکہ حضور کا حکم گرجے کی منتظمہ کے نام پہنچا ہے وہاں موجود تھی گرجے کی منتظمہ اس حکم کا مفہوم نہ سمجھ سکی اور اوس نے اس حکم کا مفہوم معلوم کرانے کے لئے مجھ کو دکھایا میں نے اوس سے کہا کہ میں بادشاہ سے دریافت کر کے اطلاع دوں گی۔

بادشاہ۔ درست ہے لیکن تم وہ حکم میرے پاس لیکر نہیں آئیں۔

بارونہ۔ جب میں نے دیکھا کہ یہ حکم دوسرے شخص کے نام ہے اور غلطی سے گرجے کی منتظمہ کے نام بھیجدیا گیا ہے

تو میں نے وقت کے ضائع ہونے کا خیال کر کے اوس کو اوس شخص کے پاس جس کے پاس حضرت بادشاہ بھیجنا چاہتے تھے ایک ایسے شخص کے ہاتھ بھیجدیا جو کسیطرح امانت و وفا میں حضرت بادشاہ کے قاصد سے کم نہیں ہے۔

بادشاہ کی آنکھوں سے یہ سنکر شعلے نکلنے لگے اور اوس نے کہا "گو یا شاہی محل میں تم ہی سب سے بڑی حکمراں ہو جو احکام کو جاری کرتی معاملات کا فیصلہ کرتی اور امر و نہی کی مالک ہو"

بارونہ۔ عالی جاہ ہرگز نہیں ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ میں نے صرف عالی جاہ کے حکم کو نافذ کیا ہے۔

بادشاہ غیظ و غضب کی شدت سے کانپنے لگا اور پھر درشت لہجہ میں پوچھا "تمہارا وہ وفادار و امین قاصد اس وقت کہاں ہے"

بارونہ۔ عالی جاہ۔ شاہی محل کے سازشی اور مکار اوس کا تعاقب کر رہے ہیں تاکہ اوس کی امانت میں خلل ڈالیں اور اوس کی طاعت کا مقابلہ کریں وہ ان کے تعاقب کے خوف سے ادہر ادہر بھاگا پھر رہا ہے اور وہ اس امر پر آمادہ ہے کہ جب تک اوس کے جسم میں روح

ہے اوس وقت تک وہ اپنی امانت میں خلل واقع نہونے دیے۔ عالی جاہ! اس میں اوس کا کیا قصور ہے سارا قصور تو سازشیوں کا ہے اور پھر میں بھی اس معاملہ میں بالکل بے گناہ ہوں۔

بادشاہ۔ خاموش۔ ۔ ۔ خاموش نامراد۔ ۔ ۔ کمبخت تیرے سوا شاہی محل میں نہ کوئی مکار ہے اور نہ سازشی۔

بارونہ۔ بہت ممکن ہے عالی جاہ کا خیال درست ہو۔

بادشاہ۔ کیا تم اس کا اعتراف کرتی ہو۔

بارونہ۔ اگر عالی جاہ اون سازشوں سے چشم پوشی فرمائیں جو حضور ملکہ کے خلاف شاہی محل کے اندر کی جارہی ہیں تو یہ امر ضروری ہے کہ ملکہ محترمہ کو اون سازشوں سے محفوظ رکھنے کے لئے اسی قسم کی سازشوں اور مکاریوں سے کام لیا جائے۔

بادشاہ۔ خاموش۔ ۔ ۔ ملکہ کے خلاف سازش کرنے کی کسکو جرأت ہوسکتی ہے۔

بارونہ۔ عالی جاہ! اون لوگوں کو اس کی جرأت ہوسکتی ہے جو اس وقت اس امین قاصد کا تعاقب کر رہے ہیں اور یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ملکہ کے خلاف وہ سازش کی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ ملکہ کو پولس کے

دفتر میں ایک مجرمہ کی حیثیت سے لیجایا گیا تھا اور واقعہ یہ ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں۔ جو اِس وقت شاہی محل کے امرونہی کے مالک ہیں۔

بادشاہ۔ نامراد تو کیا کہہ رہی ہے۔

بارونہ عالی جاہ! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جس عورت کا نام بارونہ لیبوٹی ہے اور جو اس وقت حضور کے اسرار کی محافظ و امین خیال کی جاتی ہے حقیقت میں وہی عورت ہے جس نے اپنا نام کونٹس الما فورٹن رکھکر حضور ملکہ معظمہ کو دہوکہ دیا تہا اور اوس ناپاک مکان میں لے گئی تھی اور پھر بھی وہ نینا فرسٹ ہے جو مشہور ایکٹرس خیال کی جاتی اور کیتھرائن کی سہیلی ہے۔

بادشاہ۔ خاموش ...... نینا کو شاہی محل سے کیا تعلق

بارونہ۔ عالی جاہ! یہ عورت دان در ویلیٹ کی دوست اور اوس کی تمام مکاریوں اور سازشوں میں شریک رہا ہے۔

یہ سُنکر بادشاہ کے خیالات یکایک تبدیل ہوگئے اور اوس نے پیشانی پر بل ڈال کر کہا "نامراد عورت کل تجھہ سے ان تمام باتوں کا جواب طلب کیا جائے گا......

ہاں کل عدل و انصاف کی ترازو کھڑی کی جائے گی

اور ہر شخص کو اوس کے ناروا افعال کی سزا دیجائے گی
...... ہاں میں کل ہر سازشی کو اوس کی سازشوں
اور مکاریوں کی سزا دوں گا"

باوونہ۔ عالی جاہ! کل کا دن شاہی محل کے لئے نہایت بابرکت ہو گا اس لئے کہ شاہی محل ان مکاروں اور سازشیوں سے پاک وصاف ہو جائے گا اور حضرت ملکہ اپنے تخت پر اطمینان وسکون سے تشریف فرما ہوں گی ...... کل، کا دن یقیناً نہایت مبارک ہے۔

معاً شاہی محل کی ایک خادمہ نے حاضر ہو کر کہا "وزیراعظم حضرت بادشاہ کی خدمت میں حاضری کی فوراً اجازت چاہتے ہیں" بادشاہ اُٹھ کر اپنے کمرہ میں چلا گیا وزیر نے عرض کیا "عالی جاہ! حضور کے تشریف لے آنے کے بعد جلسہ گاہ شور وشغب کا مرکز بن گیا ہے آپ کے غائب ہو جانے اور ملکہ کے تشریف نہ لانے پر سخت حملے کئے جارہے ہیں"

بادشاہ نے یہ سنکر سخت لہجہ میں کہا "نامراد... کیا تیری زبان پر قفل لگ گیا ہے کیا تو لوگوں کو اطمینان دلاکر خاموش نہیں کر سکتا"

وزیر۔ عالی جاہ! جلسہ گاہ میں آپ کی موجودگی میری چرب زبانی سے زیادہ موثر ہے۔

بادشاہ یہ سُنکر اٹھہ کہڑا ہوا جلسہ گاہ میں پہنچا اور حاضرین کے درمیان کہڑا ہو گیا جس سے فوراً سکون و اطمینان پیدا ہو گیا اور خاموشی چہا گئی بادشاہ نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا "ملکۂ محترمہ کے سر میں سخت درد ہو گیا ہے نیم غشی کی حالت اون پر طاری ہے اور یہ نتیجہ ہے اوس جد و جہد کا جو انہوں نے اُس مجلس میں شرکت کے لئے کی تہی وہ اس وقت جلسہ گاہ میں تشریف لانے کے قابل نہیں ہیں"

فوراً حاضرین میں سرگوشیاں شروع ہو گئیں اور بادشاہ کے الفاظ اس طرح ضائع گئے جس طرح چٹیل میدان میں ہوا منتشر ہو جاتی ہے لوگوں نے کہنا شروع کیا "یہ بات جہوٹ اور بہتان ہے" بادشاہ نے ایک منٹ کے توقف کے بعد کہا "ملکۂ معظمہ کوشش کر رہی ہیں اگر اون کی طبیعت درست ہو گئی تو وہ چند منٹ بعد تشریف لے آئیں گی" معاً کسی نے بلند آواز سے کہا "اگر آپ اون کا تشریف لانا پسند فرمائیں گے" اب بادشاہ اپنے غیظ و غضب کو نہ روک سکا اور اوس نے کہا "اگر ملکہ تشریف نہ لا سکیں تو مجبوری ہے آپ ان کا عذر قبول کیجئے اور دوسری مجلس کا انتظار فرمائیے

جو جلد منعقد کی جائے گی"۔ بادشاہ نے اپنے یہ الفاظ ختم نہ کئے تھے کہ اوس کی نظر وان درویلیٹ پر پڑی جو کمرہ ایکے دروازہ سے کمرہ کے اندر داخل ہو رہا تھا۔ بادشاہ نے دیکھا کہ درویلیٹ کا چہرہ بشاش ہے اور وہ خوش نظر آتا ہے یہ محسوس کرکے اوس نے پھر حاضرین کو مخاطب کیا اور کہا "مجھکو امید ہے جلد ملکہ کی حالت درست ہو جائے گی اور حاضرین اون کی زیارت سے غیر معمولی مسرت و شادمانی حاصل کریں گے"

معاً مکان میں تالیوں کا شور گونجا اور اس گونج میں بادشاہ کمرے سے نکل کر اپنے خاص کمرہ میں پہنچا دیکھا کہ صندوقچی وان درویلیٹ کے سامنے رکھی ہوئی ہے اور وہ بہت خوش ہے

۱۸ اٹھارہواں باب

ہولناک ضرب

بادشاہ نے خوش ہوکر کہا "وان درویلیٹ تم نے بہت دیر کی"

درویلیٹ:- لیکن عالی جاہ خدا کا شکر ہے میں اپنی کوشش
میں کامیاب ہوا۔
بادشاہ۔ درویلیٹ اس کو کہو جلد کہو تاکہ زیورات
ملکہ کو پہنائے جائیں۔
درویلیٹ۔ عالی جاہ صندوقچی کی کنجی اوس نامرادِ مکار
کے پاس رہگئی جس کا پتہ نہیں ہے۔
بادشاہ۔ اچھا صندوقچی کا قفل توڑدو اور زیورات
نکال لو۔
ڈآن درویلیٹ نے چھری کی نوک صندوقچی کے اندر
داخل کی اور کافی کوشش کے بعد اوس نے صندوقچی
کا ڈھکنا کھولا لیکن بادشاہ اور وہ دونوں یہ دیکھ کر حیران
رہ گئے کہ صندوقچی کے اندر زیورات کے بجائے لوہے کے
پرزے بھرے ہوئے ہیں یہ دیکھکر ڈان درویلیٹ کے چہرہ
کا رنگ اڑگیا اور بادشاہ نے چلاکر کہا "شریر
تم پر خدا کی لعنت خدا تم کو تباہ و برباد کرے کیا
تمہاری سرکشی اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ تم
میرے ساتھ بھی شوخیاں کرو۔۔۔۔۔ خیر کل کا دن
جزا و سزا کا خوفناک دن ہوگا"۔
ڈآن درویلیٹ خوف سے کانپنے لگا اور آہستہ سے کہا "

یہ الفاظ سنکر شاہی جماعت کے بعض لوگوں نے چلاکر کہا "خاموش خاموش فوراً کرسی سے نیچے اتر جاؤ ورنہ بغاوت کی تحریک کے جرم میں تم کو گرفتار کر لیا جائیگا"

ان الفاظ نے گویا آگ پر تیل کا کام دیا ایک خوفناک شور برپا ہوا اور قریب تھا کہ سخت ہنگامہ برپا ہو جائے کہ کمرہ میں وزیراعظم داخل ہوا اور اوس نے پوری قوت سے چلا کر کہا "لوگو سنو۔ لوگو سنو" جب تمام لوگ خاموش ہو گئے تو وزیراعظم نے کہا "نہایت افسوس اور انتہائی رنج کے ساتھ میں یہ دردناک خبر آپ کو سناتا ہوں کہ ہمارے محبوب ولی عہد پرنس روڈلف نے اپنی جان۔ جان آفرین کے سپرد کردی کل صبح کو اون کی وفات کی تفصیلات شائع کی جائیں گی خداوند تعالے شاہی خاندان کے افراد کو اور ساری قوم کو اس صدمہ میں صبر عطا فرمائے"

یہ دردناک خبر سنکر حاضرین پر خاموشی طاری ہو گئی اور تمام لوگ اس طرح خاموش اور بے حس و حرکت ہو گئے گویا اون کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں پھر آہستہ آہستہ اس دردناک واقعہ پر سرگوشیاں شروع ہوئیں

عالی جاہ اگر اِس وقت آپ بارونہ برجن کی گرفتاری کا حکم جاری کر دیں تو میں ابھی زیورات کو اوس کے مخفی مقام سے نکال لاؤں "

بادشاہ ۔ تم دونوں پر خدا کی لعنت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تم فوراً بارونہ برجن کو بلا کر لاؤ ۔

وائی کونٹ ولیٹ بارونہ کی تلاش میں روانہ ہوا اور ادہر بادشاہ اپنے کمرہ میں غیظ و غضب کی شدت سے کانپتا رہا ۔

اب ہم مجلس سالگرہ کی طرف توجہ کرتے ہیں بادشاہ کی واپسی کے بعد جلسہ گاہ میں ایک خوفناک شور برپا ہوا ہر شخص کی زبان تیزی سے چل رہی تھی اور جس کے منہ میں جو کچھ آتا تھا کہہ اٹھتا تھا انتہا پرست طبقہ کے لوگوں نے عوام کو جوش دلا رکھا تھا اور ہر شخص ملکہ کے تشریف لانے کا مطالبہ کر رہا تھا ایک انتہا پسند کرسی پر کھڑا ہو گیا اور حاضرین کو مخاطب کر کے کہا ۔ سنو ۔ ۔ ۔ حضرات سنو" تمام لوگ خاموش ہو گئے اور اوس نے کہنا شروع کیا " اس وقت تک رات کی اس مجلس میں جو کچھ ظہور میں آیا ہے اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ قوم بدستور حکمران طبقہ کے ہاتھوں میں کھلونا بنی ہوئی ہے "

بادشاہ غیظ و غضب میں اپنے کمرہ کے اندر بیٹھا ہوا تھا کہ وان ہیٹلر کمرہ کے اندر داخل ہوا اور کہا "عالی جاہ! نہایت افسوس اور انتہائی رنج کے ساتھ یہ تار حضور کی خدمت میں پیش کرتا ہوں"
بادشاہ اپنے سکرٹری کے الفاظ سنکر چونک پڑا اور کانپتے ہوئے ہاتھوں سے تار کو اٹھا لیا اور پڑھنا شروع کیا لکھا تھا۔

از دفتر پولیس اوڈنبرگ

جناب وان ہیٹلر

نہایت افسوس اور انتہائی رنج کے ساتھ میں آپ کو یہ اطلاع دیتا ہوں کہ ہم نے اپنے محبوب ولی عہد پرنس روڈلف کو اوس قصر میں جس میں ممدوح تشریف فرما ہوتے تھے مقتول پایا پرنس ممدوح کے پہلو میں پستول پڑا تھا اور وہ شاہی حکم جو بارونہ وتسیرا کی جلاوطنی پر مبنی تھا۔ ہم نے اوس خادم سے جو قصر مذکور کا محافظ ہے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ حضور پرنس دو بجے دن کے قریب قصر میں تشریف لائے اور مجھ کو یہ حکم دیا کہ تم جاؤ اور شام سے پہلے قصر میں واپس نہ آنا شام کو میں لئے آ کر دیکھا تو حضور کو اس دردناک حالت میں پڑا ہوا پایا

وہ دوڑ کر ہمارے پاس پہنچا اور اس واقعہ سے آگاہ کیا
جناب والا اس دردناک واقعہ کی خبر آپ کیونکر حضرت
بادشاہ اور ملکہ محترمہ کو پہنچائیں گے میں نہیں کہہ سکتا......
کل صبح واقعہ کی تفصیلات بھیجوں گا۔

سپرنٹنڈنٹ پولس اوڈنبرگ

بادشاہ نے تار کو پڑھ کر اپنا منہ پیٹ لیا اور چلا کر کہنے لگا
"آہ میرے بیٹے...... پیارے بیٹے...... میرے
لخت جگر...... آہ افسوس........"
اس ہولناک خبر نے ملکہ کو سخت صدمہ پہنچایا اور
اسی طرح شاہی خاندان کے تمام افراد کو اس سے
سخت رنج ہوا اور وہ تمام لوگ جو سالگرہ کے جشن میں
آکر شریک ہوئے تھے اس سے اس قدر متاثر ہوئے
کہ فوراً ہی اپنی جگہ سے اٹھ کر اپنے مکانات کو چلد یئے۔
غرض ولی عہد کی دردناک موت کی خبر نے بادشاہ
کو ایک سخت مصیبت سے بچا لیا اور جس ہنگامہ کا اندیشہ
کیا جاتا تھا وہ پیش نہ آیا۔

دوسرے دن صبح کو اخبارات نے ولی عہد کی وفات
کی مبہم خبر شائع کی اس لئے کہ سرکاری طور پر

ابھی کوئی اعلان نہیں ہوا تہا اس مبہم خبر سے ملک میں
عام انتشار پیدا ہوگیا اور مختلف قسم کے خیالات کا
اظہار کیا جانے لگا آخر شاہی محل سرکاری اطلاع شائع
کرنے پر مجبور ہوا اور شام کے وقت یہ اعلان شائع
ہوا کہ "پرنس اپنے اوڈنبرگ کے محل میں مقتول پائے
گئے تحقیقات سے ثابت ہوا کہ یہ خودکشی ایک عصبی دورہ
کا نتیجہ تہی جو ولی عہد کو کبھی کبھی ہوا کرتا تہا"

خفیہ تحقیقات سے یہ ثابت ہوا کہ ولی عہد کو کسی نے قتل
نہیں کیا اسلئے یقیناً انہوں نے خودکشی کی تہی رجب وان
ورولیٹ سے دریافت کیا گیا کہ بارونہ وتسیرا کی جلاوطنی
کا حکم پرنس کے پاس کیونکر پہنچا تو اوس نے کہا کہ
جب یہ حکم اوس کو بادشاہ سے ملا تہا اوس نے اوس
کو بارونہ لیوٹی کے سپرد کردیا تہا تاکہ وہ اس کو بارونہ
کے پاس پہنچا دے اور یہ اس لئے کیا گیا تہا کہ وہ
خود اس مہم میں بہت مصروف و مشغول تہا جو اوس
کے سپرد کی گئی تہی۔ بارونہ لیوٹی سے دریافت کیا گیا
تو اوس نے بتایا کہ پرنس نے اوس کو گرفتار کرلیا
تہا اور اس سے زیورات کی صندوقچی اور تمام کاغذات
چہین لئے تہے کچھ عرصہ کے بعد پرنس نے اوس کو رہا

کر دیا اور جس وقت وہ پرنس سے رخصت ہوئی ہے وہ
زندہ اور خوش تھے۔
میجر جوزف شندر نے اپنی صفائی میں بیان کیا کہ اوس
نے بارونہ برجن کے حکم پر اس خیال سے عمل کیا
کہ وہ حکم ضمناً بادشاہ کا حکم تھا اس کے سوا وہ
اور کچھ نہیں جانتا۔
کپتان ملن نے بیان کیا کہ اوس نے حرف بہ
حرف پرنس کے حکم کی تعمیل کی۔
اس تمام خفیہ تحقیقات کے کاغذات کو داخل
دفتر کر دیا گیا اس لئے کہ ان کی اشاعت سے عام
رسوائی کا اندیشہ تھا اور پھر ان کے شائع کرنے سے کوئی
فائدہ بھی نہ تھا۔
بارونہ لیوٹی کو اس کے بعد رہا کر دیا گیا اور اوس کو
ہدایت کر دی گئی کہ وہ بالکل خاموش رہے اور ایک حرف
زبان سے نہ نکالے ورنہ اوس کی گردن اڑا دی جائے گی۔
جوزف شندر کو فوجی نظام کی مخالفت کے الزام میں قید
کر دیا گیا اور مارگریٹ و امیلیا ولی عہد کے واقعۂ موت
ہی کی رات کو کہیں غائب ہو گئیں۔
رہی بارونہ ہرتھہ برجن وہ بدستور اپنی آقا ملکہ کے

پاس رہی اور پھر کسی کو اس کی جرأت نہ ہوئی کہ اوس کو کوئی اذیت پہنچا سکے اور اوس وقت تک وہ ملکہ ہی کے پاس رہی جب تک کہ وہ وائنا میں رہیں یہاں تک کہ جب وہ یوروپ کی سیاحت کو روانہ ہوئیں تو بارونہ برجن بھی اس سفر میں اون کے ساتھ گئی جیسا کہ خاتمہ کے واقعات سے معلوم ہوگا۔

خاتمہ

بقیہ تاریخی واقعات

ولی عہد کی وفات کے بعد فرانسیس جوزف شاہ آسٹریا و ہنگری عرصہ تک رنج و غم میں مبتلا رہا اور بہت دنوں تک سوگ منایا اس لئے کہ ولی عہد اوس کا اکلوتا بیٹا تھا اور وہ اوس سے غیر معمولی محبت رکھتا تھا یہاں تک کہ اس نے کیتھرائن شراٹ کے عشق سے بھی توبہ کرلی اور اپنی ملکہ کی دلجوئی و دلداری میں مصروف رہنے لگا ملکہ کے لئے بادشاہ کی یہ توجہ بہترین تعزیت و تسلی ثابت ہوئی اور وہ بادشاہ کی محبت میں کسیقدر خوش نظر آنے لگی لیکن حقیقت یہ ہے کہ زمانہ زخموں کو بھر دیتا ہے اور انسان بہت جلد رنج و غم کو بھول جاتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد بادشاہ کے دل و جگر کے زخم بھی بھر گئے اور ولی عہد کی موت

کا خیال بھی جاتا رہا پھر اوس کو کیتھرائن شراٹ کی دلچسپ محبت کا خیال آیا اور اوس نے اوس کو وائنا میں بلالیا۔

ملکہ نے جب دیکھا کہ بادشاہ کی بدکاری کا مرض جڑ پکڑ چکا ہے اور کیتھرائن کا عشق اوس سے چھوٹ نہیں سکتا تو اوس نے آب و ہوا کی تبدیلی کے عذر پر وائنا کو چھوڑ دیا اور صحت حاصل کرنے کے خیال سے یوروپ کی سیاحت پر روانہ ہو گئی یوروپ میں وہ عرصہ دراز تک سیر کرتی رہی یہاں تک کہ سوئزر لینڈ میں ایک اشتراکی نے جس کا نام لوشینی تھا ملکہ کی زندگی کا خاتمہ کر دیا بادشاہ کو ملکہ کی موت کا سخت رنج ہوا لیکن اس حالت میں اوس کو تسلّی دینے والا کیتھرائن شراٹ کے سوا کوئی نہ تھا۔

ملکہ کی موت کے بعد بادشاہ کیتھرائن کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی کی مانند تھا بادشاہ کو اوس سے غیر معمولی محبت بلکہ عشق و جنون تھا کیتھرائن اوس کی زندگی تھی اوس کا دل و دماغ تھا اوس کی دنیا تھی یہانتک کہ اوس کی جنت۔

ملکہ کے سوگ کا زمانہ ختم ہونے کے بعد کیتھرائن شاہی

محل میں آنے جانے لگی۔ حکومت و اقتدار کی مالک
بن گئی اور اوس کے تمام ذاتی محل گویا نیم سرکاری
محل بن گئے جو شخص منصب و اقتدار کا خواہشمند
ہوتا۔ یا بادشاہ کی مہربانی کا آرزومند وہ کیتھرائن
ہی کے پاس جاتا اوس کی سفارش حاصل کرتا
اور اپنے مقصد کو حاصل کرلیتا اس لئے کہ بادشاہ
کیتھرائن کی خواہش کو رد نہ کرتا تھا اور ہر وقت اس کی
دلداری و دلجوئی میں رہتا تھا یہاں تک کہ بادشاہ کے
نزدیک کیتھرائن کی خواہشات کو پورا کرنا ایک ایسا
ضروری امر ہو گیا تھا کہ بادشاہ اس کے لئے مجبور تھا
کیتھرائن اکثر اوقات اپنے عزیزوں رشتہ داروں
اور خاندان والوں کے لئے مناصب و مراتب اور خطابات
و اعزازات کی سفارش کرتی اور اوس کی یہ سفارش
پوری کی جاتی اور وہ ان مناصب و مراتب اور خطابات
و اعزازات کے ساتھ ہی اون کو مال و دولت
سے سرفراز کیا کرتی تھی۔

بادشاہ نے کیتھرائن پر خرچ کرنے میں جس دریادلی
سے کام لے رکھا تھا اور جو نعمتیں اس کے لئے بادشاہ
کی طرف سے مہیا کی گئی تھیں اوس کی مثال مشکل

سے کہیں ملے گی بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اس معاملہ میں بادشاہ نے حاتم کے نام کو گمنامی میں ڈالدیا تھا اور حاتم کی مشہور انام سخاوت کو لوگ بھول گئے تھے۔ اور اس فیاضی و دریا دلی یا اسراف و فضول خرچی کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ ہر سال حکومت کی آمدنی مصارف کو کافی نہوتی تھی اور حکومت کے آمد و خرچ کا توازن خطرہ میں پڑگیا تھا۔

بادشاہ نے کیتھرائن کو وہ تمام جواہرات و زیورات حوالہ کردئے تھے۔ جن کے متعلق شاہی محل میں ایک بڑی سازش ہو چکی تھی اور جس کی کیفیت ناظرین پچھلے ابواب میں پڑھ چکے ہیں ان کے علاوہ بادشاہ نے کیتھرائن کو وائنٹا کا مشہور محل زبنگ سٹراس بھی عنایت کیا تھا۔ ایک محل موسم گرما بسر کرنے کے لئے یولیو واقع فرانس میں دیا گیا تھا ایک قصر سٹنز برگ میں اور ایک محل مقام شتل میں۔

ملکہ کی وفات کے چند سال بعد شاہی خاندان اور حکومت کے وزراء کو معلوم ہوا کہ بادشاہ کیتھرائن سے شادی کرنے اور اوس کو اپنی شرعی و قانونی بیوی بنانے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ اوسکو اپنی ملکہ بناکر اوس

کی زندگی کو سرکاری طور پر بہی شاندار بنادے شاہی خاندان کے افراد اور وزرا اس خبر کو سنکر حیران رہ گئے اور انہوں نے بادشاہ کو اس ارادہ سے روکنے کی پوری کوشش کی اور بہتا یا کہ بادشاہ کا یہ فعل تخت شاہی کو خطرہ میں ڈالدے گا بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بادشاہی کی بنیادوں کو متزلزل کردے گا لیکن بادشاہ نے کسی کے مشورہ کو قبول نہیں کیا۔

جب شاہی خاندان اور وزرا نے دیکھا کہ بادشاہ اپنے ارادہ پر پختہ ہے تو انہوں نے اوس کی بیٹیوں کی طرف رجوع کیا یعنی ادشدوقہ والیری آسٹریا اور پرنسس ہیسیلا ملکۂ باوریا سے کہا کہ وہ اپنے باپ فرانسس جوزف شاہ آسٹریا کو اس ارادہ سے روکیں بادشاہ نے ان کے مشورہ کو بھی قبول نہیں کیا اور بدستور اپنے ارادہ پر مستقل رہا۔

آخر جب تمام تدبیریں ناکام رہیں اور بادشاہ اس معاملہ میں ٹس سے مس نہ ہوا تو بادشاہ کی محبوب ترین بیٹی جیسلا کیتھرائن شراٹ کے پاس گئی اور اوس سے کہا کہ وہ بادشاہ کو اس خطرناک ارادہ سے روکے جو اوس کی زندگی اور تخت وتاج کو تباہ

وبرباد کردے گا حبیلا نے کیتھرائن شراٹ کو اس خطرناک شادی کے انجام وعواقب سے آگاہ کیا اور تفصیل سے بتایا کہ یہ شادی مسرت بخش نہیں بلکہ خطرناک ہے کیتھرائن حبیلا کے دلائل سے مرعوب ہوگئی اور اوس نے دوسرے روز اپنے سن رسیدہ محبوب فرانسیس جوزف شاہ آسٹریا وہنگری سے صاف کہدیا کہ وہ شادی کرنا نہیں چاہتی بدستور سابق اوس کی مخلص ووفادار دوست کی طرح رہنا چاہتی ہے۔

اس واقعہ کے بعد حبیلا کے دوستوں۔ عزیزوں اور عقیدتمندوں نے حبیلا کے خاص کمرہ میں دوسری تصویروں کے ساتھ کیتھرائن شراٹ کی تصویر کو بھی دیوار پر آویزاں دیکھا اور حبیلا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ کیتھرائن صرف بادشاہ ہی کی محبوبہ نہیں ہے بلکہ بادشاہ کی بیٹی کی بھی محبوبہ ہے۔

کیتھرائن شراٹ کا یہ اقتدار اور نفوذ فرانسیس جوزف شاہ آسٹریا وہنگری کی اچانک موت سے ختم ہوگیا بادشاہ کی وفات کے بعد جب وہ بادشاہ کی آخری زیارت کے لئے شاہی محل میں گئی ہے تو بادشاہ کی بیٹیوں نے اسے روک دیا اور زیارت نہ کرنے دی چند روز میں کیتھرائن

پھر اوسی جگہ پر آگئی جہاں سے اوس نے ترقی کے مدارج کو طے کرنا شروع کیا تھا اور اوس میں اور عام رعایا میں کوئی فرق باقی نہ رہا لیکن جو عزت وعظمت اور اقتدار و نفوذ اوس نے اپنے محبوب کی زندگی میں حاصل کیا تھا۔ وہی اوس کے لئے کافی تھا اور اوس کے اس عہد کو اگر حاصلِ زندگی کہا جائے تو بیجا نہیں*۔

تمام شُد

*شاہی محل کے عہدہ دار کینہ ائن شراٹ سے بادشاہ کے مجنونانہ تعلقات کی بناء پر بادشاہ کو عام طور پر شراٹ کہا کرتے تھے یعنی فرانسیس جوزف کے بجائے بادشاہ کا نام شراٹ رکھدیا تھا ۱۲۔

منشی محمد صادق حسین صاحب صادق صدیقی سردھنوی کے مقبول عام و فخر الاسلام قابلِ قدر تاریخی ناول

ترکی شہزادہ نہایت دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات کا مرقعہ ہے۔ اس ناول میں اس شیر دل ہیرو کے واقعات قلمبند کئے گئے ہیں جس نے سلطنت ترکی کی بنیاد ڈالی اس کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ فریب کار کسطرح فریب کا جال بچھاتے ہیں اور ہوشیار پختہ کار کسطرح فریب کے جال کو پارہ پارہ کر دیتے ہیں قیمت حصہ اول چھ آنہ (۶) حصہ دوم بارہ آنہ (۱۲)

بہادر چور سلطان محمد دوم فاتح اعظم کی قسطنطنیہ پر لشکر کسی اور اس کے اسباب رومیوں اور ترکوں کی سیاسی کشمکش۔ عیسائی جاسوسوں کی انقلابی جد وجہد۔ خلیل پاشاہ وزیر اعظم کی غداری۔ ایک ترکی حسینہ کی بے نظیر حب قومی مسلمانوں اور رومیوں کے دل ہلا دینے والے جنگی کارنامے۔ حیرت انگیز تاریخی واقعات۔ حسن و عشق کے دل آویز دل میں چٹکیاں لینے والے مناظر نہایت سلیس زبان اور دلکش پیرایہ میں دکھائے گئے ہیں قیمت حصہ اول ۶ حصہ دوم ۱۲ حصہ سویم ۱۲

نہایت دلچسپ حیرت انگیز تاریخی ناول

اندلس کے دو چاند

سلطنت الیسٹریاس کے مغرور بادشاہ برنارڈ کے سنسنی خیز مظالم۔ اندلس کے شیر دل سلطان عبدالرحمن اول کی پرجوش یورش کا نظارہ۔ فرانس کے بادشاہ شارلمین کی اندلس پر لشکر کشی اور اس کے اسباب۔ آرام طلبی اور عشرت پسندی کے مذموم نتائج مسلم عورتوں اور بچوں کی جنگ کے حیرتناک واقعات۔ اندلس کے مسلمانوں اور فرانسیسیوں کے دل ہلا دینے والے جنگی کارنامے جنوبی فرانس پر اسلامی قبضہ کی مفصل تاریخی داستان حسن و عشق کا دلچسپ روح نواز اور دل میں چٹکیاں لینے والا افسانہ غرضیکہ جملہ واقعات نہایت سلیس زبان اور بیحد دلکش پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں قیمت حصہ اول ۶ حصہ دوم ۱۲ حصہ سوم ۱۲ حصہ چہارم ۱۲

ملنے کا پتہ: اسے روک ... مسرت بکڈپو ویاپار منڈل دریبہ کلاں دہلی